

صفحہ	مطالب	مطالب	صفحہ
۸۶	نقل ایک بیمار کے	بانی مین ڈولواتے ہیں	۶۳
۸۷	بیان گنواں کہہ دوانے سعد	بیان نذر دنیا زکا	۶۵
	صحابے کا جو کہ انہوں نے	بیان عرس کا دن مقرر کرنے	۶۷
	انہی والدہ کے نام مشہور	مین	۶۸
	کیا تھا۔	بیان برسی کے فاتحہ دینے کا	۶۹
۸۹	مسند جو جانور کہ اللہ کے نام	نقل ایک عورت کے فاتحہ دلو	۷۰
	کے سوا کسے اور کے نام سے	کے	۷۱
	قیح ہوا ہو	بسم اللہ چار برس چار مہینے چار	۷۲
۹۰	استغفار متعلقہ حاشیہ بیچ	دن کے بعد بچے کو پڑھانے کے	۷۳
	بیان نذیر اللہ اور کہنے لفظ	بیان	۷۴
	یا رسول اللہ ادرا علی اور یا ہیک	بیان سنت پر عمل کرنے اور بد	۷۵
	کے	سے بچنے کا	۷۶
۹۱	استغفار علماء و علمی و پنجاب	بیان مخالفت بزرگوں کے منت	۷۷
	وینا و در باب مسئلہ شیا	ماننے کا	۷۸
	لہ	بیان رسومات شرک و بدعت کا	۷۹
۱۰۳	استغفار متضمن بیچ تین سوالوں	نقل ایک عالم کے	۸۰
	کے جواب سوال پہلے کا بیچ بیان	بیان آن علماء و نکاح جو کہ باعث	۸۱
	کہنے لفظ یا رسول اللہ کے	خوش آمد کے لوگوں کو خلاف شرع مسئلہ	۸۲
	جواب سوال دوسرے کا بیچ	بتاتے ہیں۔	۸۳
۱۰۶	بیان بیچ پوپا شیخ عبد القادر	بیان تارک الصلوٰۃ کا	۸۴
	جیلانے شیخ لکھا	بیان دہیون کے علامتوں کا جنو	۸۵
۱۰۷	جواب سوال تیسرے کا	کہنے بدعتیوں کے	۸۶

صفحہ	مطالب	صفحہ
۱۳۰	جواب سوال دوسرے کا بیچ	بیچ بیان نام رکھنے عبد البقی
۱۳۱	بیان حکم اور اک ارجح کے عالم	و عبد الرسول وغیرہ کے
۱۳۲	جواب سوال تیسرے کا بیچ بیان	استفتاء علماء دہلی اور پنجاب
۱۳۳	استغاضہ اور فیض ارواح انبیاء	کا بیچ بیان ضرب الاقدام
۱۳۴	اور اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام	کے
۱۳۵	جواب سوال چوتھے کا بیچ بیعت	استفتاء ثمانی متعلقہ حاشیہ
۱۳۶	اہل قبور کے	در باب ضرب الاقدام
۱۳۷	جواب سوال پانچویں کا بیچ بیان	استفتاء بیچ بیان رفع سبابہ
۱۳۸	سفر کرنے کے واسطے زیارت قبول	کے
۱۳۹	الکمنہ بعیدہ سے	بیان بُرائی جو منے انگوٹھے کا
۱۴۰	استفتاء متعلقہ حاشیہ بیچ	وقت پختہ اشہد ان محمد رسول
۱۴۱	بیان بوسہ دینے قبر کے	اللہ کے اور اثبات بدعت اسر
۱۴۲	جواب سوال چھٹے کا بیچ بیان حقیقت	فعل کا
۱۴۳	کتاب تقویۃ الایمان و نصح المسلمین	استفتاء متعلقہ حاشیہ بیچ بیان
۱۴۴	جواب سوال ہفتمے کا بیچ بیان	فاتحہ پڑھنے گرد اگر دجائز سے
۱۴۵	تقویۃ الایمان و نصح المسلمین کے	کے
۱۴۶	استفتاء بیچ بیان مسئلہ معقود النجر کے	استفتاء متضمن پریش سائل
۱۴۷	استفتاء علماء دہلی اور پنجاب کا بیچ بیان	جواب سوال پہلے کا بیچ بیان
۱۴۸	تقویۃ الایمان و نصح المسلمین کے	عرض احوال امت کے اوپر
۱۴۹	استفتاء بیچ بیان مسئلہ معقود النجر کے	حاتم البنین صلی اللہ علیہ وسلم کے
۱۵۰	عالم برزخ میں +	

بِمَا شَاءَ اللَّهُ لَا فُتْرَ إِلَّا بِاللَّهِ

الحمد لله الذي جعل العلم نورا في القلوب والهدى في السبل



مجمع نوادر الشيخ فخر الدين صاحب تاج الكتب شهر لا هو بازاك كشمس

مطبع ومطبع محمد لا هو مطبوع

۲۶
۲۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزار ہا شکر اس بے پروا خدا کا جس نے محمد رسول اللہ کو اسطر و وسیلہ سے پہنکوا اور اللہ کے
 مضمون سے آگاہ کر کے کفر و شرک کے غلامات سے بچایا اور توحید کی سید راہ پر چلایا اور دود و سلام
 اس رسولوں کے ہزار چہرہ محمد رسول اللہ کا مضمون بہین تعلیم فرما کر بدعتی بناؤ ٹی آبائی قریب
 و بھونچے لگا لگا پاک سنی بنایا اور ان کے آل اصحاب پر اور جمیع احباب پر جنکے کوشش سے
 سنت و ہدایت کی بنا سفید ہوئی اور بدعت و ضلالت کی بیخ و بنیا دکھ گئی اما بعد
 حدیثین اہل الضاف و یقین تحقیق کر نیوالے مسائل میں بندہ گنہگار تھا کہ تعلیق تا بنی رسول تعظیم
 قاضی محمد حسین سکن احمدی صاحب مالوان عفی اللہ عنہ کے التماس یہ ہے کہ اس سان پر
 جو ائمہ بھری ہر احمد نگارین دعو کا ٹیڑا چرچا ہوا اکثر لوگ راہ راست کی طرف رجوع ہونے لگے تھے
 سو بعضے حق پوش گندم نما جو فروشنے مانع الفیضہ و عطا موقوف کرنے کے لئے بڑا زور و شور مچایا
 وہ انکی خبریں مختلف سنو میں آئے تہین مگر جب خود حضرت پیر و مرشد راہبر و راہنما حضرت
 مولوی نور الہدی صاحب کے تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفوں نے ایک سچے سچ
 دس چوٹہ ملا کر مسلمانوں کے دلوں کو وحشت زدہ و پریشان کر رکھا تھا اور اس انتشار میں مسیح کے
 نثار چھوٹے کئے سوال جواب تحریر و تقریر سے ہو کر جا چکا کہ ان سبکو قلعہ بند کر رکھی تھیں مسلمانوں کا
 رفع ہوا اور تہمت و افتراء چھوٹو کفار و فوج ہو جب اصل سن سدا کا بیجا دیکھا تو مسند ما اہل

مولاوی نور الہدی صاحب کے تحریر سے تحقیق ہوا تو معلوم ہوا کہ مخالفوں نے ایک سچے سچ دس چوٹہ ملا کر مسلمانوں کے دلوں کو وحشت زدہ و پریشان کر رکھا تھا اور اس انتشار میں مسیح کے نثار چھوٹے کئے سوال جواب تحریر و تقریر سے ہو کر جا چکا کہ ان سبکو قلعہ بند کر رکھی تھیں مسلمانوں کا رفع ہوا اور تہمت و افتراء چھوٹو کفار و فوج ہو جب اصل سن سدا کا بیجا دیکھا تو مسند ما اہل

ازادین و سلف

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَدَىٰ لَحْيَاهُ اللَّهُ زيارت قبور وغیرہ کا اس عاصی نے حضرت ممدوح سران
 مائل کو لیکر اسمیں شامل کیا اور اسکا نام منجی المومنین من کید الحاسدین اور جو
 وسوا اکل رسالہ جدا اسکا نام دفع البہتان فی رد و سوس الشیطان کہا الحق سچہ
 دونوں نسخے عجیب نافع و شگ بہتان کے دفع میں اہل توحید و سنت کے لئے مشارق الانوار و
 دہلیون کے حق میں حارق الاشرار میں اس طوفان کے تیزری میں اسکا مطالعہ وسیلہ نجات
 اور ایسے وقت پر آفت میں اسکا پاس کہنا تعویذ دفع اتہامات ہی جو مسلمان اسکو نظر تحقیق سے
 دیکھیں اسکا شک شبہ بالکل دفع ہوگا اور مکا روٹکا مکر اور حاسد و نکاح و در حق پوشوں کے
 جھلسا زہی فتنہ انگیزی شہر ریزی سے بخوبی واقف ہو کر مسلمانوں کی بدگمانی سے بچے گا اور
 اپنا ایمان فریبوں کے ہاتھ سے بچائے گا اس واسطے کہ آخری زمانہ ہی اسلام اور اہل اسلام
 ضعیف ہیں بدعتیوں کے دھوم ہر سینوں پر تھوٹوٹا ہجوم ہے واللہ یصدی من گیشاؤ
 الی اخر اوط مستقیم بات یہ ہے کہ اشد نوخیز چند نفاسی لوگوں کے حقانیوں پر کئی اہمیتیں
 باندھ کر برہمن طریق ہدایت و پیشوائے راہ ضلالت کے ہوتے اور بعضے کو رہا ملوں کے واسطے
 فریب بیرو عوام کے اور تفرقہ ڈالنے درمیان دین اسلام کے رسالہ نویسی شروع کی اسکا نام رد و کا
 رکھا اسلئے کہ جھلسا زخفاش منشون کو نور ہدایت سے تکلیف ہوتے ہیں اور فرق و فوج کے ظلمت کے
 رواج پانے سے سردار اسو اسطہ نہایت سچ و تاب کہا کہ نور ہدایت کو بچانے کے واسطے ہوئے ہیں
 اس ایلہ فریبی کہ قابلیت سمجھ کر نا فہموں کے راہ مار تے ہیں شاہ راہ سنت کی چوڑ کر بدعتیوں کی تنگ
 کلیوں میں پہناتے ہیں بعضے ملحد و مونیوں کے لباس میں جگہ پرستی کے جو اڑکا رسالہ لکھتے ہیں کتنے
 جاہل عالم تانا و اتھوٹا کو شبہ میں لیتے ہیں اور شبہ و زہمت بھیا کے انوار کو بچھا میں مصروف رہتے
 ہیں اگر کوئی سنی سنتوں کے رواج دینی اور بدعتوں کے مٹانے پر مستعد ہو دی تو دیر دین دشمن
 شک ہم کے کانٹے راہ میں بچھا میں کج صح چند نہ وکا وکا و غرابانہ ناحق مچاتے ہیں جیسا بوم
 کو آبادی نہیں بہاتی اسطرح ان لوگوں کو دین کے آبادی خوش نہیں آتے نظم

۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

دیکھنا زبان مہر سے کو	جل گئے دارشان سفیانے	حق میں آل نبی کے منبر پر
بیٹے جبکہ تھے میں مردانے	دین کے دشمنوٹکا مانہ خواب	جس نے اسلام کے ہر دیرانے

ابھی

پہلے سے

میں سے

میں سے

میں سے

میں سے

میں سے

میں سے

میں سے

میں سے

برجگر گوشہ رسول پر اب
ہند کے رسم پر مین قربانے
انکے شادی ہو شرک و بدعت میں
وال مین سب کفر و شرک پہا
حق کی طاعت کو جاننا دشوار
آپ کو ملنا حاجت میں
شاہ جیلان کے امر سے ہزار
نہیں بہاتے ہو وضع ایمانے
خارجی کا ساسیڈن سے بغیر
کہنا عشق کلام رہا نے
ذکر اور فکر استعد رکھنا
بے حجابانہ رہنا نورانے
سب کو مصحف سنانا اور حد
گہر سے لیکے تابہ نظرانے
اور امر احوال دشمن سلام
پائے جھکے بہادری خانے
گر یہی ہو حال ملائے

ظالمون کی ہر تیر و دنانے
جمع ہو یہ فریق فقر و کیش
پہر انہیں کیا غم مسلمانے
نام عبد الباقی غلام عسکری
غیر کو پوجا یا سانس
دین میں کوڑی بیج چھوڑ
نام کیا ہو غلام جیلانے
انکا سب قول و فعل اور تقریر
رافضی کیسی تہمتیں لانے
ذکر اللہ پاک کا ہر دم
کہ ہو تحصیل حب ایمانے
شرک و بدعت کو توڑ کر ہر دم
خواہ ایرانے ہو کہ تورا نے
بچنا پیر و فقیر و ملا سے
دین کے گہر کے آنسے دیرانے
آن پہ مرتے ہیں شیخ اود ملا
نیست ملا تو اور ملا نے

یہہ جگر خوار سید الشہدا
کے عجب مین کے پریشانے
جمیہہ سے لا الہ الا اللہ
کام دیکھو تو مارا شیطان
مال کر جہنم شہن بدعت میں
کہا لا شرف الا ہذا
ہو انہیں سنت رسول اللہ
ہو سراپا فریب شیطانی
ہر طریق اتباع مصداق ہے
نقش دل کرنا و عطا قرآنے
پہا کر ہر حجاب ظلمت کو
کرتے ترویج دین حقانے
دین پر کرنا خلق کے دعوت
کہ یہہ تینوں مین آفت جانے
انکی دولت مین ہر مخالف دین
کیا کہوں انکی مرثیہ خوانے
جو علما کبار بدعت پسند

مجتہد اور طرفدار مین اور جو مشائخ و فقہاء انکے پیروں مین انکا حال ایسہ کہل گیا ہے
کہ کسی کیسی جہلسا زبان کرتے مین اور اپنی مطلب کے وقت آبی کا پائون کتو پر اور نیم کی چال کو
پر جگہ مین کسی نے نواب کو منطق کے زور سے انکے شریک سوا سب شریکین حلال کر دیں ایک نے
حکم دیا کہ تم سے روزہ رکھا نہیں جاتا تو روز دس دہیہ کفارہ دیا کرو اور روزہ مت رکھو ایک نے
کہا حج کے سفر میں ٹی جنت ہو دو ہزار روپیہ کی کو دیکر نیابت حج کر دلو ایک نے ایک جیم امیر کو
سبب مٹانے کے روزہ نماز ادا ہونے کے سبب آٹھ دن کی نماز ایک دم پڑھنے کی اجازت

دیا ایک مبر دربار بنایا کلمہ لا الہ الا اللہ عظیم جاہل السد پڑا اور معاود اللہ رسول اللہ کے معنی قلبان بنایا اور ایک نے عطر المسجد الحرام کے معنی شترنج فقط مسجد میں حرام ہو کہا ایک صدر کوٹے خیالی نے دل بہلانے کے لئے ورق انجیل کا شربت میل مرا کے لئے سیاح کہا ایک شترنج کے خاصیت والے نے اس ملک دار الحرب ٹھہر کر پہلج کہا نیکا فتویٰ دیا ایک آدھے تیر آدھے بٹیر نے حاکمان زمان کی خوشامد سے مسٹر پلیٹ کر دہر حضرت بی بی مریم کو لاکھ درجہ حضرت فاطمہ سے افضل کہا اور پراسی غلام علی افضی کی خوشامد سے کہا کہ عیسیٰ اگر حسین کے زبے میں ہوتے تو حسین کی جوتیان بخل میں داکر کا ب میں دڑتے کسی فاضی عقل کے دشمن نے امیر کے خوشامد سے جو اسو ایک عورت کماٹنی کو بلا نکل اپنے گھر میں کہا تھا کہا کہ کافہ سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور ایک مجتہد نے آدمی کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے پر نماز جنازہ پڑھا کہا کسی طر الوقت نے پوچھا کیا حضرت جنان کے چہرے پر یہی کہا جان جیٹن اور ہیر جو کی شتر ہوتی ہر اسکو البیڑ کماء البیڑ کہا اور شہ شوال کے روز دیکو حرام کہا اور ایک نے شہود نکل کو درست بتایا ایک نے کہا ملا علی قاری نے جبکہ ابا جو نجوم کے معتقد کو کافر کہا ایک خارجی نے کہا کہ حسین اپنی سرکشی سے آپ باری گئے اور قیامت تک فساد چھوڑ گئے ایک شاہ عبدالعزیز کو جبکہ عرب کے علما شمس الدین کہتے ہیں انکی تفسیر میں وَمَا اَهْلُ بَيْتِ اللَّهِ کی تفسیر سے خفا ہو کر دے کہ بیٹھا ایک بڑی حضرت کے گھر چپے ہوئے سوکسی پوچھا یا حضرت کیا یہ سم درست ہی جو اب کو درست تو نہیں مگر جو عورتوں کو منع کردن تو کلمہ کفر بکتی ہیں ایک سلطان اومہ علی نے میسو کے راجا کے پاس سورہ بقرہ میں گائے کی فضیلت بیان کر کے دہرار روپیہ لیا ایک نے کسی امیر کی بہن کی پنڈیون کو جو کسی پیر کی نیاز کی بنا کر ماتتے تھے اسکو حضرت کے فلاخ کے پتھر سے نسبت دیکر جواز فرمایا اور راجا دربار میں کہا کہ لال اٹا نا و ما د مینت اذ س مینت سز ثابت کر دیتا ہوں ایک حتمہ پنیوالے مولوی نے حق کے پانی سے وضو درست کر دیا ایک ناس لیتے والے سینا ناس نے قل اعوذ برپا ناس سے ناس لینا ثابت کر دیا ایک نے لا اَقْرَبُ الْاَصْلُوۃ کی آیت سے نماز پڑھنی منع فرمایا ایک امام نے تین نمبر دارون کی خوشامد سے صحفہ برہیم و سلیمان موسیٰ پر ایک قادیان طریقے والے پیر پرست نے حضرت پیران پیر کی تعریف میں اصل نقلیں مرد و امین تراش کر

چونکہ حضرت محمدؐ در اینجا آیتها را شاکحی آورد کما ساء و ما لبها...
 میں عربی عبارت پر بعد پڑی مہر جن پر خوش بین کنی اس ظہریت اور کمال پر ایک قاضی بطلان حق بات پر
 یہ جنگجوئی میں بڑی تاثیر ہوئی اور اس وقت ایک کلمہ ہے جس کا باطل اور باطل کا حق ہو دینا تو لوگوں
 کو خدا رسول کی طرف بلا میں دنیا دار ایکو حاکموں کے پاس بلوایا گیا تو اس شاہنشاہ عالیجاہ نے پروہ
 کے ساتھ جانیکے دیکو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سنت ہے کہ اپنی بات پر دلیل نہیں تباہ کرے تو کہیں ہو کر
 حاکموں سے دلیل کرواتے ہیں مینا تو اس ذلت کو حدیث حق و وسیلہ نجات جانتی ہیں مینا خدا سے عزت
 چاہتی ہیں اور دنیا دار بندوں سے دینا خدا کو رزاق جانتی ہیں دنیا دار میر نکوینہ خدا رسول صحت
 و مجتہد و ملک و طاقت جانتی ہیں اور وہی باب و ادو نکوینہ دنیا کی ذلت کو عزت جانتی ہیں اور وہی دنیا ہی کی
 عزت کو غنیمت سمجھتے ہیں یہ خدا کی راہ میں جان و مال کو خیر جانتی ہیں جو جان و مال کو ایسا سوز و غم
 میں تیر جانی نی پر مستعد و جاچرا تے پہرے میں یہ جام شہادت کا لب می عیش دنیا کی طرف عرب
 و نکوینہ کل خدا پندار کا گھنڈہ ز پر یہ اجماع امت کو جاعت جانتی ہیں یہ عقیدہ کو اجماع سمجھتے ہیں یہ تو اکمل
 الحاکمینک رسائی بہتر ہیں یہ فقہا حاکموں تک پہنچتے ہیں ان ظلموں کے آہ عرش کے پار ان ظلموں کے
 دور مجتہد کا وہ بار تیرہ رسول ایک طرف پر چلے مرثیے میں یہ طریقہ محمدیہ نام سے کہتے ہیں یہ آخرت
 کی رسوائی سے کا پتر میں یہ دنیا کے بیڑے سے پہاگتے ہیں عاشقان نامی کے شائق و یوالبوسان
 تیکنا می کے عاشق یہ سستی رسول کو اصحاب تابعین کے تابع و بیعتی ٹبری گو گو کر خوشامدی طرفدار نکو
 دین نبویؐ کا دین ابوسی انکا فرمانا خدا می سن گفت انکا بکنا بابا می سن گفت یہ کہتی ہیں انکا حکم
 رسول کی حرفت آیا دی لو تو میں سح تو ہو گر مہر خج گہر سو آیا انکا قول سمعنا و اطعنا انکا
 بکنا سمعنا و اطعنا انکا عمل فاعلم انکم الرسول فخذوا و ما اخذکم فخذوا فانتہوا پر انکا
 عمل ما و حقنا علیہ انباہ نا پر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انکا کلمہ لا الہ الا اللہ باب
 حاداد رسول اللہ یہ کام کر سچ مسلمان می جو ٹو نام کر مسلمان انکا دستور العمل حدیث قرآن انکا مطلب
 قیام نایب اللہ و عبد اللہ یا ایک سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل بدو ما بید و رسالہ مولو سے
 خلیل الرحمن انکی شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکو شرم و زبرگوں کے رسوا سنہ و عمل یہ محمدی لفظ
 پر مرتے ہیں وہ محمدی کے نام سے چڑھتے ہیں اس جیسے یہ انکی پاس و بانی ٹہری دی انکو نزدیک

چونکہ حضرت محمدؐ در اینجا آیتها را شاکحی آورد کما ساء و ما لبها...
 میں عربی عبارت پر بعد پڑی مہر جن پر خوش بین کنی اس ظہریت اور کمال پر ایک قاضی بطلان حق بات پر
 یہ جنگجوئی میں بڑی تاثیر ہوئی اور اس وقت ایک کلمہ ہے جس کا باطل اور باطل کا حق ہو دینا تو لوگوں
 کو خدا رسول کی طرف بلا میں دنیا دار ایکو حاکموں کے پاس بلوایا گیا تو اس شاہنشاہ عالیجاہ نے پروہ
 کے ساتھ جانیکے دیکو یاد کرین یہ تو جاہلانہ سنت ہے کہ اپنی بات پر دلیل نہیں تباہ کرے تو کہیں ہو کر
 حاکموں سے دلیل کرواتے ہیں مینا تو اس ذلت کو حدیث حق و وسیلہ نجات جانتی ہیں مینا خدا سے عزت
 چاہتی ہیں اور دنیا دار بندوں سے دینا خدا کو رزاق جانتی ہیں دنیا دار میر نکوینہ خدا رسول صحت
 و مجتہد و ملک و طاقت جانتی ہیں اور وہی باب و ادو نکوینہ دنیا کی ذلت کو عزت جانتی ہیں اور وہی دنیا ہی کی
 عزت کو غنیمت سمجھتے ہیں یہ خدا کی راہ میں جان و مال کو خیر جانتی ہیں جو جان و مال کو ایسا سوز و غم
 میں تیر جانی نی پر مستعد و جاچرا تے پہرے میں یہ جام شہادت کا لب می عیش دنیا کی طرف عرب
 و نکوینہ کل خدا پندار کا گھنڈہ ز پر یہ اجماع امت کو جاعت جانتی ہیں یہ عقیدہ کو اجماع سمجھتے ہیں یہ تو اکمل
 الحاکمینک رسائی بہتر ہیں یہ فقہا حاکموں تک پہنچتے ہیں ان ظلموں کے آہ عرش کے پار ان ظلموں کے
 دور مجتہد کا وہ بار تیرہ رسول ایک طرف پر چلے مرثیے میں یہ طریقہ محمدیہ نام سے کہتے ہیں یہ آخرت
 کی رسوائی سے کا پتر میں یہ دنیا کے بیڑے سے پہاگتے ہیں عاشقان نامی کے شائق و یوالبوسان
 تیکنا می کے عاشق یہ سستی رسول کو اصحاب تابعین کے تابع و بیعتی ٹبری گو گو کر خوشامدی طرفدار نکو
 دین نبویؐ کا دین ابوسی انکا فرمانا خدا می سن گفت انکا بکنا بابا می سن گفت یہ کہتی ہیں انکا حکم
 رسول کی حرفت آیا دی لو تو میں سح تو ہو گر مہر خج گہر سو آیا انکا قول سمعنا و اطعنا انکا
 بکنا سمعنا و اطعنا انکا عمل فاعلم انکم الرسول فخذوا و ما اخذکم فخذوا فانتہوا پر انکا
 عمل ما و حقنا علیہ انباہ نا پر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انکا کلمہ لا الہ الا اللہ باب
 حاداد رسول اللہ یہ کام کر سچ مسلمان می جو ٹو نام کر مسلمان انکا دستور العمل حدیث قرآن انکا مطلب
 قیام نایب اللہ و عبد اللہ یا ایک سند فقہ و حدیث و آیات قرآن انکی دلیل بدو ما بید و رسالہ مولو سے
 خلیل الرحمن انکی شریعت رسول اللہ کا قول و فعل انکو شرم و زبرگوں کے رسوا سنہ و عمل یہ محمدی لفظ
 پر مرتے ہیں وہ محمدی کے نام سے چڑھتے ہیں اس جیسے یہ انکی پاس و بانی ٹہری دی انکو نزدیک

ہو اتنی ہر بانی ہو تو قبر و نکو پوجو والے اور سجدہ کر نیوالے مریڈ نسو سجدہ لیتو والے چلو پوجو والے کافروں کے
 مشابہت کام کر نیوالے ہاتھ پر کنگن نہہ پر سہرا لٹکا رسوائی شہر سو نیوالے نہ لحد بنو نہ منکر رسول نہ
 بدعتی بلکہ سوا پانچو کو بڑی مسلمان رسول اللہ کے بڑے معتقد کچھ حنفی دسنی جانتی ہیں اور شرک و عبت
 کی رسم و نکو عین بنیاد ہی جا کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہر کسے شریعہ ہمارے بغیر اخت تمام ہزاروں
 کام کلمے کو باطل کر نیوالے کر کے اپنی منہ سے میاں مٹھو مسلمان بنو میں انکا حال ان نماز کو نکم بات کر نیکا
 جیسا ہر **نقل** ہر کہ چار نمازیوں کج کسی سے سن کر نماز میں بات کرنے سے نماز باطل ہوتی ہو یہ ہر کس کسی
 میں کج ایسا نام بناتین معتدی تکبیر تحریر کے بعد ایک معتدی کج کہا اپنی پاس لے سے کہ نماز
 میں بات کرنی سے نماز فاسد ہے دوسرے نے کہا ان تیسہ نے کہا چپ انا جیسا فرما لگی منیر ایک بات
 نہیں کی اور چاروں ہی ہر کو نماز میں جانتی ہو **نقل** ایک سپاہی آگاہ گوندہ رکھ کر نماز پڑھنے لگا
 اتنے میں گتا آکر آگاہانے لگا سپاہی حیران رہا کہ نماز توڑتا ہوں تو مشکل آگاہ گوندہ تو مشکل
 سورہ انا اعطینا پڑھ رہا تھا سو دانتھ کے لفظ کو زور سے دانتھس پڑھا پھر کا آواز سننے ہی گنگا چلا

کچھ خلیفہ اپنے اپنے خلیفہ کے
 چل کر نیوالے اور اپنے
 نے دیا سو انکو کوئی
 بنی ہو رسول کے
 علم کے کچھ کچھ
 حدیث سے اس کی تعلیم
 ہر کوئی شخص جو دین
 کچھ کچھ کچھ
 حدیث سے اس کی تعلیم
 ہر کوئی شخص جو دین
 کچھ کچھ کچھ

کیا سپاہی شہو اک آنا اور نماز و روزے شہو می **نگین** نوکر اک گھوڑی پہ اک سائیس تھا
 جمعہ میں وہ سہو کچھ میں تھا روز اول ہی ولیکن اسنے یار
 نیے جسدا آپکو خوش پاؤ لگا فردا صبح کی اسی من لاؤ لگا
 گہر گیا ایک آشتا کے ہو سوار تہی سر رہا اک جگہ اُسکی دکان
 نیند میں سائیس بے خود ہو گیا سر کے پیچھے ہاتھ دھر کر سو گیا
 لے گیا گھوڑے کو کئی کہو کر جا کے کوٹھو پر کہا کیونچے میان
 تب میان سنسنے لگا دم توڑ توڑ پس کہا سائیس نے یہ ہاتھ جوڑ
 دستخط ہر کچھ اضافہ حق اچھی شر کچھ ہر رنگین ہنر

جیسا انہوں نے نماز میں بات کر کے اور اسنے دانتھ کیکر اپنی نماز کو دست سمجھا اور اسلحق نے گھوڑا
 کہوئے تنخواہ بڑھانے جاا ایسی ہی لوگ بھی بیدینی کے کام کر کے اپنی کو خواہے دیندار سنی سمجھ کر خدا
 منفرت اور رسول کے شفا کے دیندار ہیں سبھان اللہ مسلمان ہوں تو ایسے ہوں دغا کر گیا میں جہا نکیز
 بعد نہہ زدیان کر بن خواجہ محمد رسول اللہ اسی طریقہ پر کچھ کا مخالف ہر کچھ کا کیا کہ مسلمان کو

کتابی سند کی پیروی سے ضرور ہلکے درجہ پر ہو کہ صحابہ تابعین و تبع تابعین مکمل اولیاء اللہ کا یہی طریقہ اور عقیدہ تھا اور اب بھی اکثر علماء عرب ہند و ہند و بخارا و کابل و قندھار و خیبر کا اجماع اسی بات پر ہو چھب ہو کہ بعض لوگوں کو آیات احادیث کی سند بتاؤ تو کہتے ہیں فقہ کے سند بتاؤ ہم کو قرآن حدیث کی سمجھ نہیں ہو جب فقہ کی سند بتاؤ تو دلیل عقلی تاویلات رکیکہ سے کوسکو باطل کیا جا پھر بین اب کوئی دوسری دلیل کہاں لاکے کہ انکو بتاؤ انہوں نے علم منطق اسیوا ازہر کیا ہو کہ منطقی تقریر دن سے حق کو باطل اور باطل کو حق کرین غرض نفاست و حسنہ بغض کے غلو سے صحیح بات کو باطل کرنا و باطل بات کو حق کرنا غرض انکی یہ بات کہ اپنی بات بنجا و بدو و حسانی لوگوں کے بات کوئی سچ نہ لکھن پوہنی خانے تو مضالیتہ نہیں پر دہانی ٹہر کر غانا اس نقل کے مطابق نقل ایک بکری کا بچہ پیاسا ہو کر نہی پر گیا وہاں دیکھا کہ پیٹریا پانی پی رہا ہو یہ غریب بھاکر بچے کی طرف پانی پینو لگا پیٹریا نے کہا سو اسے کہا جانا کارادہ کیا سو گھر کر کر بولا کیوں ہے پانی گنڈیلا کر ڈالا اسے عاجزی سے کہا کہ آپکو دیکھ کر غریب سے بچہ کی طرف اگر پانی پیتا آپکا دل اور پانی میلا ہو پہلا بچہ کی طرف سے میلا پانی اور بکری کی طرف جاوے گا بولا چپے ادب منہ زور سے کرتا ہو تو نے مجھ کو گالیان ہی دی ہیں اس سکینے پوچھا کب بولا چہہ نہیں ہوئے اسے کہا خود عمر میری چار ہندون کے ہو تب بولا نے ہر شوخی کرتا ہو اب تو نہیں سے باپ دی ہو گئی اسے کہا قبلہ کھا جانا ہو تو یونہی کہا جا ازام و کھک کہا نا کیا ضرور ہو نقل ایک بقال کی بکری کا بچہ کتا لگیا بننے نے یہاں اسکے پاس کہو لکر پوچھا کہ تیرا میرا کچھ دین لین نہیں تو نے حساب سو میا یا لیا کتنے کہا ہٹو بنیا بولا ہٹو سے لاچار ہون پر کہاتے یہی میں تیرا نام نہیں تو ان گرگان جنوی کی ناحق بدنام کرنے سے اور رگان دنیوی کے ہٹو سے لاچار ہی نہیں تو انکے پاس دینی کہنے کی کوئی دلیل معقول نہیں ہو طرف تہرید ہو کہ جاہل تہذیب پرستوں بلکہ فریبوں کے بطور ہوں ہوں سے عجبت ہند محی ہو کہ لنگڑی چوٹھے گنگے بولے زن مرید چکونہ مسئلہ پوچھنے کی گت نہ سحریر کی قدرت نہ تقریر کے طاقت نہ سچ بھنر کی قوت نہ باکلی قابلیت علما کی مجلس کی قیادت سو کچھ ہی نہیں بقدموں میں نے انشاء تہہ پاؤں جھاڑنے لگے کان کان عو عو سے ناحق مغرور ہشی کرتے ہیں چہنہ میں آتا ہو سو کتنے ہیں کوئی کہتا ہو کہ حضرت پیر پر جان شکر

کوئی کہتا ہے کہ شیخ شہد کی تیلاج و بیتر کے گہر سو تو ہی ہم جہت کہ منکر کوئی بولتا ہے یا روئے بیون
نے تو با کھل شیخ شہد کی بندہ کردی تھی پر ہر جہت سے فوج کہہ کہہ کر کہیں لایا کوئی کہتا ہے
وہابی پہلے پر نہیں چلتی کوئی ہو کہتا ہے کہ بیفات کے منکر میں کوئی کہتا ہے سادہ شرب کا بکرا
گر آپ کوئی کہتا ہے نہیں صاحب کا جی وہابی مبادا غرض غل اندازوں نے دین میں

موجب طرح کا رختہ ڈال کر شور مچا رکھا ہے۔ اشعا
راست گوئی پرست و خدا پر
یون جلیں جو خلیل پر غرور کیا غضب ہے کہ پوختے ہیں جہور
جوان فعال بد کا مانع ہو کوئی سستی طاقت محمد
جوٹے گد رانین لاکے ایشہ ہو مالداروں کو قبلہ جانتے ہیں
دینداروں کو بد کہیں مردود

عامی کتاب اسلامیہ میں لکھا ہے کہ وہی گمانی قرینوں سے کسی مؤمن کے حق میں بدگمانی ثابت کیا
چاہے اور جب تک کسی کلام میں احتمال خیر کا ممکن ہو شر پر احتمال کہنا رو نہیں سوال ایک ظاہر
فاستقیمی مسلمان علانیہ فقیہ و فاجر کر نیوالا بایا دون کی رسموں پر چلیو الا کسی مسلمان ظاہر العدا
پر نہیں گرا پر کھو کھو احتمال بدی کی تہمت بی یقینہ شرعیہ کہ یہ باوجودیکہ وہ مسلمان کفر و بدکاری
انکار کرتا ہو تو وہ تہمت لائق قبول کے ہو یا نہیں جواب ایسا فاستقیمی مسلمان ظاہر العدا
پر لگے گواہ شرعی تہمت کرے تو مسلمانوں کو باور نہ کرنا چاہئے تنویر الابصار میں ہے کہ گواہی
دینے کوئی کسی مسلمان پر مرتد ہی کے حال اگر وہ منکر ہے تو اس مسلمان کا فواح نہو اچاہئے
کیونکہ اسکا انکار صورت توبہ کی ہو سوال جن مسلمانوں کے سامنے وہ تہمت ظاہر کرتا ہو
اور دے مسلمان کے منع پر قارہ ہوں تو ان مسلمانوں کو کیا کہنا چاہئے جواب اس مسلمان
ظاہر العدا کی مدد کرنا اور اس فاستق کو مقید رہیں منع کرنا کہ حقوق اسلام ہر حضرت نے فرمایا
اگر مسلمان کی ذلت ہو کیسے سامنے پس مقید ہو جو اسکی مدد نہ کرے خواہ وہ سوا کر لگا اسے خدا تعالیٰ
حاضران قیامت کے سامنے اور فرمایا علیہ السلام نے جو اپنی بہائی سنگا کے آبرو دینے والے سے فرام
ہوگا اسکے غایبانہ تو لہذا اسکو دوزخ کی آگ سے لگا کر کیگا سوال ایسی تہمت یسودا کے حق
میں کچھ دھید ہی جواب حقائق نے سورۃ اعراب میں فرمایا ہے یوگی کہ ایذا پہنچاتے ہیں
مسلمان مرد و عورت کو اس بات جو انہوں نے کئے وہ کام البتہ بوجہ بہتان اور بڑے غلط ہر گناہ

۱۲۷
میں جو بیگ

۱۲۷
اور وہ یہودی و ان کے لئے

لکھا تھا تھے میں اور فرمایا علیہ السلام نے جو منہ ہو کر مسلمان پر عیب لکھ کر دیا اسکو ناحق تو عیب دار
 کر رکھا اسکو اللہ تعالیٰ اسی عیب آتش و درخ میں قیامت کے دن دایت کیا اسکو بہت ہی
 نہ لایا جان میں ابی ذر رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا علیہ السلام کہ جو کہے کسی مسلمان کے حق میں وہ چیز کہ
 نہیں کہ سمیں تو بڑا دیگہ اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں دے دے گا اگرچہ وہ مسلمان ہو جائے چاہے کہ
 ان کے نزدیک خصم تو نادان میں کہ سلف الونکی سنت ہم سے خود بخود ادا ہو
 ہو دیکھو اگلے حاسد نے بایزید بطاحی کو انکو رفیقوں سمیت بستی سے نکال دیا۔ ذوالنون مصری کو
 طوق دوزخ کر کے بغداد کی طرف لے گیا یا ابو سعید خراذ اور ہیل بن عبد اللہ اور شبلی سید احمد
 کبیر رفاعی اور امام ابو القاسم اور بخاری اور عبد الحق اور امام محمد غزالی اور قاضی
 یا ضیاء ابو الحسن شافعی اور عبد اللہ بن زبیر اور حضرت امام اعظم اور حکیم ابی ثنائی اور شیخ
 اکبر صوفی سرمد اور بہت علماء و متقدا اور اولیاء کو اسلام کے دعوے کر نیوئے حاسد نے
 لیکر کہا کہ اسکو لکھ ٹھہرا لیکر دوزخ میں لے گیا رافضی کسی پر کچھ بہتان کر کے قتل و قید کیا یا دایہا
 پنچو ایٹن شہر وادی شہر لکھوا اور حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ بدعتوں کے کسی کسی شرارتین
 کیں کہ مکہ سے دیار وین ہیکے مقبوض تھے تین تین سے لکھوا انکو کفر کے لکھوا انکو بزرگواروں کو اس سے کچھ
 ذلت پہنچی کیونکہ وہ مجبور اور مظلوم تھے جو اس دور کا ہر بانی ہے +
 موت پہنچا عین مذکوری ہے ہم لوگ بھی تمہاری بدولت این لوگوں کی جیسے مجبور و مظلوم اور
 انکو غلاموں میں میں اسلو ہمیں بھی قید اخراج سے کچھ ذلت نہیں بلکہ عین عزت ہی قید میں
 گرفتار ہو گیا شرک و بدعت میں انشاء اللہ یہ سب شہر سے نکالے جائیں گے مگر سنت و جماعت سے
 نہ نکلنے قید سی۔ نیلے پر بدعتی نہ ہو ونگو یہاں کی طوق و بیڑی قبول ہو پر بیڑی بیڑی طوق
 تندرغیر اللہ وغیرہ ہکو نام مقبول کیونکہ یہاں کی قید و طوق بیڑی دور ذرہ سہاں گدہ شکنی بچو ماکھی
 قید و طوق دوزخ ہمیشہ وسخت و ماندنی ہو اھا ذنا اللہ من ذلک یزید یون نے بہت کیا
 تو پانی حسینوں پر بند کر دیا حسینوں نے آب کو ٹرکی امید پر یہ عتیقو لکھنے کو نہ ماکھ جام شہادت
 پی لیا انکی طرح ظہران کی حکومت پر انکی نظر عاقبت کی سلطنت پر تھی سنی حسینی میں بھی نری
 میں اور حقانی لوگوں کا وعدہ نفسانیوں کو اسو سطر پسند نہیں کہ حقانی کلام کی تاثیر سے غافل گئے

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَبِعِزَّتِكَ لَا يَعْزِيبُ عَنْكَ أَهْلُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَافِلَةُ أَحَدٍ مَرَّحَمَةً زَلَامًا أَلَيْسَ لَكَ بِمَعْرُورَةٍ وَرَدَّ الْفَجْرُ مِنْ بَرٍّ أَسْدَدًا بِرَدِّهِمْ وَاسْتَغْنَى لَهُمْ أَفَافِيكَ سَلَامًا كَوْنًا ۝۱۱۲

جی میں سمجھا ہی رہی تھی اُور کے	خوب نرمی پر جو اس کی غور کے	سانپا سیکہ تہ میں ایک آگیا
روشنی اتنی میں ہوئی روز کی	بولا ایدائی سکامتا مان کر	اسنے اُس فحشی کو اچھا جان کر
مار تیرے ہاتھ میں ہر اس کو	یکبیک گہرا کے وہ اٹھاپکار	تب پڑی آنکھ اس کی دلشوی
پا گیا اید دست میں مطلب تیرا	اِن دمن میں مطلقا آتا نہیں	کو بولا میں دعا کہا تا نہیں
سانپے کا ناچٹا اس کی ہان پر	کو تھا اس گنگو کے دہان پر	یعنی میں دن پہنیک تو اُڑا ہوا
تو ہی کالے سپا کو فحشی نہ جان	کاٹتے ہی سکے وہ اندھا موا	زہر کا رنگین اثر اُسکو ہوا
زہر کو موت سمجھنے والے کا من	دیکھ اور جان بوجھ کر اندھا ہوا	مازیان پہنچے نہ کچھ اسی دہان

بعضے ناہنجار بیت شکن اپنی منکر سے کی خجالت یہ کہہ کر ملاتے ہیں کہ انکی بد مذہبی دیکھ کر ہم اُنسے
 پہر گئے سب کا اللہ تعالیٰ کے اندھوں پہنیکے ہو تو نئے یہ کہاوت شاید نہیں سنی کہ پیر کرنا پچان کر
 ان ٹیل کل یقینوں کے ایسی ہے عادت ہو کہ پہلے اندھ کی طرح گر پڑتے ہیں پھر پختا توڑین پہلی ہی سے
 جانکر حقانیوں کے مرید یا شاگرد ہوتے تو کیوں پختا نہ پڑنا مگر حقیقت تو یہ ہو کہ یہ لوگ ابن الغرض میں
 اور اچھی طرح سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ لوگ دیندار حق پرست سنی ہیں مگر انکی طرف رہنری سے دنیا
 کا زہر اور سب کام چھوٹ جاتا ہے اور دستِ شادوں سے لڑنا جگر لڑنا ہی نتیجے کے بلاؤ کے پانچ
 آنے تو شے کی روٹی شبِ برات کی تہولی چپا اور خاتمہ دینے کے پانچ پیسے اور ہوانی کا
 بکر کا نر کے دو پیسے اور کارن بنگا چھوٹ جاتا ہے عرس میلے میں جانا نایح دیکھنا موقوف ہونا
 ہی اور بڑے لوگ دنیا دار جو پیرستاد کے مخالف ہیں انکو گہر کے رسم رسومات کے کہانے ہاتھ سے
 جاکے ہیں سو بہت سوج سا نکھر شیطان نفس کے مشورے آسا دوپیر کے عاق بنکر انکو دہائی کہنے لگے
 مگر لوگ جانیں کہ یہ بڑے مسلمان ہیں کہ پیر آسا دودو ستون کی مروت ہی نہیں کہ تو دین کے
 حوار کے سبب پیر آسا دودو ستون کو بھی چوڑ دیتی ہیں یہ لوگ ظاہر پرستوں کے پاس میںدار ٹہرے
 مگر دل تو جانتا ہے اور دیندار تو انکو کر سے واقف ہی ہیں کیونکہ مائے بچے کو تنخواہ جلد نہ ملے
 سبق یاد کرنے کے بہانے سے مارتا ہے تو لڑا اور بچہ مارنے کا سبب جان لیتے ہیں ایسا ہی ان منکر دین
 کا ارتکاب روین کے سبب نہیں یہ سبک دینی کے سبب ہے جو مذکور ہوا اور خدا کی پناہ خود اپنے منکر
 کفر کے کام کرتے ہیں اور مسلمان کے بال بلایر عیب کو ہاڑ برا سمجھ کر شہوہ کر کے ہیں

فریبی یا توں سے نکر داندیشی میں پڑتے ہیں کہ خدا جانے کون سی چاھی ہو کہ لوگ تو قرآنِ حریف بتاتے ہیں
 اور وہی بھی سچ کہتے ہیں کہ انکو لوگ نادان تھے پہر کثرت کو دیکھتے ہیں جس طرف کثرت ہو اس طرف
 انکو نہ کر کے گریختے ہیں اتنا جانتے نہیں کہ اکثر جو ٹھہرے کی طرف لوگوں کی رغبت ہوتی ہے اور پتھر لوگ
 کم ہوتے ہیں نوح علیہ السلام کی طرف تر ہی ایماندار تھے اور بت پرست لوگ بیشمار ایسی ہی ہر انبیاء کی طرف
 تھے یہی لوگ ہوا کرتے تھے حضرت امام حسینؑ کی طرف بہتر آدمی تھے عبدالمدین زیاد کے ساتھ
 چالیں نہ رہا اور جو لوگ کہ جان بچنے میں کہ یہ لوگ حقیقت میں سچے ہیں مگر بڑے بڑے لوگ جو ان کے
 طرف نہیں ہیں تو بڑے لوگوں کی خوشامد سے اور انکی شرارت کو خوف سے جان بچ کر باطل کی طرف
 ہوجاتے ہیں بعضے دو طرف کو سنبھال کر ہیں مولانا روم فرماتے ہیں **ہم خدا خواہی و ہم**
دنیا دون ۔ انیخیا لست و محالست جنوں میں

<p>ایک صاحب کے قبیلے دو تھے چار تانہو وہی کوئی دونوں سے ادا ساتھ بڑھیا وہ سوجا کے جب انکو قبیلے سے کترتی خواہ خواہ جانکر بوڑھا اسرودہ ہوگی تنگ جو کوئی میں اسے مانگا یہ جتنے ڈاٹھی میں سفید انکی تھوہاں سرت انہیں اس بات کی دیا بیکر الغرض وہی ہی کرتی تھیں کام یہ مثال انکے ہر ملک میں حال</p>	<p>باری باری ہوتی وہ ہر ایک پاس بال ڈاٹھی کے انہاں کے بس پڑے بال ڈاٹھی میں جو انکو تھوہیا ہوگی جو رو دوسرے تانامید کچھ غنیمت مجھ کو تب جانے گایہ جی میں کہتی یہ سفید جی باگی کیا غضب ہے میں کہاں اور وہ کہاں دین اور دنیا کے جو ہیں پائمال</p>	<p>ایک تھی بوڑھی دیگر نوجوان وہ جو تھے دو جو رکنے بس پڑے غنیمت میں غافل وہ انکو پا کے تب یعنی جب جانتے سارے سفید رات دن کرنے لگی اس سے جنگ جب وہ رہتی نوجوان جو بگڑے سوچنے سے لیتی وہ انکو کمال لینے وہ ہر پیر میں نوجوان ہو گئی اس کام میں ڈاٹھی تمام</p>
--	---	--

<p>یا تو دنیا ہی سارے کام کر گرد آہنکے دنیا کے ہوس حقیقت یہ ہے کہ جب تک ایک طرف کا ہو وہی تنگ دیندار حقیقت پکا مسلمان ہوگا منافق کہلا دیگا اور بعض جاہل ایسے مہرہ زور ہیں کہ بید ٹرک بکتے ہیں اور کہتے ہیں دونوں مولا ہی ہم ہیں دین و دنیا</p>	<p>سچ لے دینے سے ظالم عام تھہاٹھا دیکھو دونوں میں سے پورہ ایک کا میں جو دنیا دار انہیں نام کہ اور جو تو دونوں کا رکھیکا خیال</p>	<p>کام کر یا دین کا ایسا کہ بس تو ڈاٹھی کا بچیکا ایک بال</p>
---	--	---

یہ سچ ہے کہ دنیا دار
 جو دنیا دار ہے وہ دنیا
 کو ہی پسند کرتا ہے
 اور دین کو نہیں
 دیکھو دونوں میں سے پورہ ایک کا
 میں جو دنیا دار انہیں نام کہ
 اور جو تو دونوں کا رکھیکا خیال

سانی پرتے چندی گانا دوا کے ماتھ توڑ کر سالیئر نو لے کہانا اُس کے کو لنگڑا سمجھ کر دوسرے نے
 کہہ پڑے پر پٹھانا لال کپڑوں سے جو رو کو تار پڑا تا نماز پڑانے والے نے پہنچ جیسے لینا
 اور پھر وجہ کے بعد بی بی پر ہی کی تیار دینا سو گنا ان کہانا چوک بہرنا سجد یونے
 گلے میں جوتیان پہنا ناچولے کے پاس میں ہنس غیر بہرنا سجد یونے گالی دینا چوتھے میں
 بیگن پیاز مارنا محرم میں دو لکھ دھن کو جبار کہنا دو لکھ کے ہاتھ میں کٹا رہنا اور گلے
 میں مالا پہنا جلوہ ٹوٹے ٹوٹے کے حال کسی کتاب میں نہیں باب الحقیقہ میں چھٹے پہلا پڑ
 چارٹ منڈان ساگر گود پرنے ستوا سا کپڑا کہانے وغیرہ کا ذکر نہیں باب اللہ پڑ
 کوڑا گندوری دسترخوان رابعہ بصری کی کپڑی بی بی کی حناک بڑے باب کا روٹ
 ایام خاص کا پیسہ پیری تہی پہلی طوق نقل چاند نرنا نرت بی بی کے کپڑے بی بی کے کچکا
 ساگ روٹی بی بی اگٹ سمٹ کی گڑ کی روٹی بی بی چٹا پٹ کے سپاریاں پیر ملاؤ کے
 روٹی پیر ہونے کی اوجہری سید احمد کبیر کے گائے شیخ سدوکا بکر شاہ راول کا منڈا
 رجبیا لار کا مرغ وغیرہ کا حال نہیں لکھا اگر طے مرد ہو تو ان مامون کو روٹی سمجھ کر انہر
 غصہ کر عارف المعارف فواد القواد خطاوی درالمنار - ہر ائہ عنایہ - ہار - کفایہ - مشکوٰۃ
 بخاری مسلم وغیرہ کتابوں کو ہاڑڈالو یہ بیچاے تو انکے تابعدار میں ان پر تہارا غصہ
 بیچاے اگر ان اگلوں کے مسلوں پر راضی نہیں تو انہر آپ کو سنت جماعت ہست محمد مت
 کہلاؤ شکنبہ پیر کے تابعدار با اگلے بڑے جو شیخ زعفران مشہور ہو ان کی امت کہلاؤ
 اسے یا روٹ کو کیا شامت بگنی کہ اگر نبوی طریقہ کو کوئی چوڑے تو اسکا ایک بال بھی
 ٹیڑھ نہیں کر سکتے اور اگر کسی نے تہا بی بوئی طریقہ میں ذہہ ہی کم و بیش تغیر و تبدل یا
 تعامل و تعامل کیا تو اسکے جان کے دشمن ہو میں مخلوق پرستوں ایک نیا دہرنا لکھا لاکھ
 جس سے بڑی زمین مٹنی بنا دین اور توحید و سنت میں حلال آجائے بلکہ طریقہ سنت کو
 نیا طریقہ سمجھ کر چوڑ دین شک میں پڑ جاوین اسو اسطو فرہی لوگ حدیث بہتر فرقون
 کے عوام کو سنا کہتے ہیں کہ وہ بی بہتر فرقون میں ہیں اور ہمارا سیرتہ سنت و جماعت
 دسے دوزخی ہم جنتی اسکا چو ابا یہ ہو کہ حضرت نے جنتی فسیر کا نشان آپ ہی

متنبہ
 کو نہ پڑے
 پر پٹھانا
 لال کپڑوں
 سے جو رو
 کو تار پڑا
 تا نماز پڑانے
 والے نے پہنچ
 جیسے لینا
 اور پھر وجہ
 کے بعد بی بی
 پر ہی کی تیار
 دینا سو گنا
 ان کہانا چوک
 بہرنا سجد
 یونے گلے
 میں جوتیان
 پہنا ناچولے
 کے پاس میں
 ہنس غیر بہرنا
 سجد یونے
 گالی دینا
 چوتھے میں
 بیگن پیاز
 مارنا محرم
 میں دو لکھ
 دھن کو جبار
 کہنا دو لکھ
 کے ہاتھ میں
 کٹا رہنا اور
 گلے میں
 مالا پہنا
 جلوہ ٹوٹے
 ٹوٹے کے حال
 کسی کتاب
 میں نہیں
 باب الحقیقہ
 میں چھٹے
 پہلا پڑ
 چارٹ منڈان
 ساگر گود
 پرنے ستوا
 سا کپڑا
 کہانے وغیرہ
 کا ذکر نہیں
 باب اللہ پڑ
 کوڑا گندوری
 دسترخوان
 رابعہ بصری
 کی کپڑی
 بی بی کی
 حناک بڑے
 باب کا روٹ
 ایام خاص
 کا پیسہ
 پیری تہی
 پہلی طوق
 نقل چاند
 نرنا نرت
 بی بی کے
 کپڑے
 بی بی کے
 کچکا ساگ
 روٹی بی بی
 اگٹ سمٹ کی
 گڑ کی روٹی
 بی بی چٹا
 پٹ کے
 سپاریاں
 پیر ملاؤ
 کے روٹی
 پیر ہونے
 کی اوجہری
 سید احمد
 کبیر کے
 گائے شیخ
 سدوکا بکر
 شاہ راول
 کا منڈا
 رجبیا لار
 کا مرغ
 وغیرہ کا
 حال نہیں
 لکھا اگر
 طے مرد
 ہو تو ان
 مامون کو
 روٹی
 سمجھ کر
 انہر غصہ
 کر عارف
 المعارف
 فواد
 القواد
 خطاوی
 درالمنار
 ہر ائہ
 عنایہ
 ہار کفایہ
 مشکوٰۃ
 بخاری
 مسلم
 وغیرہ
 کتابوں
 کو ہاڑڈالو
 یہ بیچاے
 تو انکے
 تابعدار
 میں ان پر
 تہارا
 غصہ بیچاے
 اگر ان
 اگلوں کے
 مسلوں پر
 راضی نہیں
 تو انہر
 آپ کو
 سنت
 جماعت
 ہست محمد
 مت کہلاؤ
 شکنبہ
 پیر کے
 تابعدار
 با اگلے
 بڑے جو
 شیخ
 زعفران
 مشہور
 ہو ان کی
 امت کہلاؤ
 اسے یا
 روٹ کو
 کیا شامت
 بگنی کہ
 اگر نبوی
 طریقہ کو
 کوئی
 چوڑے
 تو اسکا
 ایک بال
 بھی ٹیڑھ
 نہیں کر
 سکتے اور
 اگر کسی
 نے تہا
 بی بوئی
 طریقہ میں
 ذہہ ہی
 کم و بیش
 تغیر و
 تبدل یا
 تعامل و
 تعامل
 کیا تو
 اسکے جان
 کے دشمن
 ہو میں
 مخلوق پر
 ستوں ایک
 نیا دہرنا
 لکھا لاکھ
 جس سے
 بڑی زمین
 مٹنی بنا
 دین اور
 توحید و
 سنت میں
 حلال آجائے
 بلکہ
 طریقہ سنت
 کو نیا
 طریقہ
 سمجھ کر
 چوڑ دین
 شک میں
 پڑ جاوین
 اسو اسطو
 فرہی لوگ
 حدیث بہتر
 فرقون کے
 عوام کو
 سنا کہتے
 ہیں کہ وہ
 بی بہتر
 فرقون میں
 ہیں اور ہمارا
 سیرتہ سنت
 و جماعت دسے
 دوزخی ہم
 جنتی اسکا
 چو ابا یہ
 ہو کہ حضرت
 نے جنتی
 فسیر کا
 نشان آپ ہی

سر کیون بزار ہیں + بیخدا ابنو کہ سو تو کسی موسیٰ کی بیچ + سیکڑوں ناند فرعون ابودعوید اہل
 جہنم کی پرست شدہ سے پرست نجوم دھال کے متفقہ اہلیت صفا کو دشمن شرع کے مخالف قدریہ
 جبریہ و ہر یہ بتولید وغیرہ ہی اپنے کو ناجی جانتے ہیں جس طرح یہی مسلمان ابودعویہ مخالف شرع کے
 اپنی کو مستی و فرقہ ناجیہ والے جانتے ہیں انہم غلط انہم غلط انکا سنت جماعت پناہی بی تہرہ کا
 دفعہ ہو کہ نہ رادہ جنتوں سے ٹوٹا ہی نہیں آیت طرح انکا سنت جماعت پناہی شرک و کفر و عبت
 کی رسوائی جانا نہیں انا للہ وانا الیکہ وارجعونی ہر چند کہ اس سے پہلے ہی علماء و دیندار
 و فضلاء و عالمتقد نے مقرر یوں کر جوابات دندان شکن و زرع شبہات عوام مرد و زن کے
 کیے ہیں گزشتہ سی لوگوں کے تسلی خاطر بنوئی اور شبہ رفع نہوا اور تسلی خاطر تو ہونا غیر ممکن ہے
 آئندہ تہاتوا البتہ دفع ہوتا اور دین کی تحقیقات ضرور ہوتی تو اپنی کتاب میں ان مسائل سے
 مطابق کر کر صاف ہو جاتے یہ لوگ تو جان بوجہ کہ تجاہل عارفانہ سے نفسانیت کر رہے ہیں انکا
 شبہ دور ہونا امر محال ہے لکن یہ عاصی اپنی اور اپنی دینی بہائیوں پر ہمتیں موقوف کر شہید
 بوالفضول دفع کر فیکے لٹو اور مسلمانوں کو بدگمانی کے گناہ سے جوڑنے کیواسطی اب بھی بعض
 اتہامات کی رو آہنیں کتابوں کے تالیف کر کے لکھتا ہے تاکہ اہل حق و باطل میں تمیز فرما دیں
فصل اول میں ان تہمتوں کا بیان ہے کہ بالکل اتہام و محض ضرر اس واسطی جو ش میں
 خواص اہل ربہ کا نے عوام کے اب علماء فحول و فضلاء و ذوی العقول کو تامل و غور سے سنکر شیخ
 مسند رحم کے قول پر عقائد کرنا چاہئے **سبع** اہلست انکہ مدعی گوید + پہلا فقر انکا اثبات میر حضرت
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں کہتے ہیں و و ملکر فقر انیا علیہ السلام داوینا
 عقلم و شہد اکرام کی ازواج کے توسل سے منع کرتے ہیں **تیسرے فقر** چاہئے کہ انکو بھوکھا
 ابو غنیفہ رحم کو برا جاتے ہیں چوتھا فقر اخلے میں خلفاء راشدین کا نام نہیں لیتے +
پانچواں فقر حضرت محبوب سبحان رحم اور دوسرے اولیاء کو گالی دینا تیہ میں چھٹا فقر
 اجماع امت کی تابعداری منع کرنے میں سا تو ان فقر لوگوں کو پہلے پروں ہو منکر اور
 بد اعتقاد کو داکر اپنے مرید کرتے ہیں آٹھواں فقر اود و شریف پڑھنا منع کرتے ہیں
حاشا وکلا ہم حقانیوں سے یہ افعال اقوال ناشائستہ کہی اور ہوا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

راه دین از بهر شو ته نشاند
 گرداناد زمان و بهم دانه شود
 بهر شوق و غرور را زینا زنی از
 اهل بدعت احاطه تنها کنند
 مبداء فرستند فظلم و فساد
 حق بخنجر ابد که حق زیان شود
 و انکس آن که کار دانا نفس
 اگر چه نخست و گران بزنا سغان
 کافران از پند حق بد میسرند
 موش خبیث از شوق بی بقست
 عالمان خود فتح بدعها کنند
 یک گروه باید که باشند و شایان
 امریکه نه از دنیا کنند
 متفق بر حق بوند اینها دشمنان
 یک بهر بر قول متفقند
 فتنه پیدا نکردند آزمان
 این فساد اکبر ستاندها باز
 متخلف مثل بودان جهان
 عالمان چون بره اقوی شدند
 باطلان زمین کفر و بدعها کنند
 پنج بدعت آزمان کند پیوسته
 تا آنکه بر روی ارض دارد شده است
 و دین یازمی محراب مطلقست

مسافر و کاروان بر آن کسب مسافر
تفاوت حق در راه و در راه و در راه
ظلم حق پوشی کنند بر دوان
هرگز گوید حق بر دین است کنند
این کسب مسافر مسافر مسافر
آنکس که در میان این فتنه
آیند شهبازان و در میان
چون حق پوشی نمایند میان
مومنان بر پند حق خوشتر
و شود تمکین از اخطایان
در کمال ایمان و در میان
کسان شوند سوسی نیکی
اندر آن شان استحق در دین
گر شوند شان مسائل مختلف
یک و در بر قول محکم فتوح
مومنان چون فرقه فرقه شوند
که بگردند فرقه فرقه مومنان
چون بگردند متفق در امر دین
جایان بین برده فتوحی شوند
مالمان گر متفق در خود شوند
ظلم و جور مومنان نده شود
بر حرام و بدعت و بیافضا
نرا که بدوسی نبی ادا حق است

و ان از ترکان موسلمان کافر شوند
اگر دامن کشد را که بر خندان
فرموده بیدارند و بدستها کنند
نه تنها کرده و را اید او پسند
کافران شود اندک حق پنهان شود
تاج نوزادان در راه سفت اند
گفتن حق لازم است بر عالمان
آن زمان حکمت شود و اندر جهان
هر که دردی مرض طلبی بست
بهدنا شد به خواهد گتم آن
گفت مر شما نشین خانه را خدا
از کلام الله و سخن مصطفی
وان اگر عطا کند تائید شان
یا بگردند و خبر با مختلف
راه حق پنهان شود زمین جهان
بعضی کنیه در میان خود دارند
ز آشنای گفته نباشند عالمان
آزمایش چایی بخورد راه دین
چونکه شان بر سنگ ضعیف دهند
اتفاق کرده دین جانی هستند
بد و بنیکه متفاوتی اجابت
به رسوم کفر و فسق مسلم
عالمان یاری مهند مطلق

مگر تیرے سوا کسی کو
 پانچویں عالم میں
 عالم اول میں عالم
 عالم مجید میں
 عالم اسعید میں
 ہم چاندی میں
 کیلئے نام کی
 سوم میں اور کو
 بڑے پناہ میں
 پنج اور کے
 کیلئے نام کا
 کیلئے نام کی
 کہن تیری
 شغل کے
 دکائی دنیا کی
 منہ کی
 خدا کے
 سجدہ کی
 ہر خدا کی

و زحرام و ظلم و بدعت رو کشید
حدیث
 دل سیه میگردد و میرد از ان
 سودا و رامید و پند خدا
 مرده ستایان و دل هر کس را
 زان نیارد و بجا احکام حق
 بعضی شان مرخص دشمن شوند
 کرده گم آه از راه خدا
 کرده اند گمراه زکر و حیل و
 آن شیطان بگویند ای عزیز
 پس بگوید و بشان ای مجربان
 دعه میدادم بغض ان خدا
 نفس اماره شما ای مجربان
 رو بگردانید از وعده خدا
 من نبودم بر شما ای مجربان
 من کنانیدم بزور و جبر
 نفس اماره شما کردش قبول
 پیر حذر باشید از بوجسود
 زانکه مکر من ضعیف است قوی
 ساختم با نفع شما را از خدا
 مشرکان و بدعتی و غفلتند
 هم بجز دستهای خیم و کردند
 کاشکی مایان نکرده در جهان

مر شمارا حق و نه نوری چنان
 هر که یک لقمه حرام میخورد
 چون شناسند حق باطل را از ان
 او برسد ز عذاب قهر حق
 نیست او را سود از پند خدا
 در قیامت دوستان او نشنا
 در میان خویش سبب جنگند
 تا بجان گویند که ما را ای خدا
 تو بدیده و چندایش را کشند
 کرده ما را تو گمراه در جهان
 من نکردم مر شما را گمراهان
 بر حرام و حلال عذاب
 بهر حال شرف لذات جهان
 چون مراد اندید دشمن ظاهر
 غالب جبار و حاکم در جهان
 یک من خطر حرام و ظلمها
 رو بگردانید از حکم رسول
 پس مرا لعن طاعت فی کنید
 مگر نفس من عظیم است و قوی
 من شدم بیزار زین شرک شما
 چون بمیرند آن زمان اگر شوند
 آن زمان ناری دوا دیا کنند
 پیروی مصطفی باطل و جان
 کاش نه کردیم هرگز بیا ان

که شناسند حق باطل را از ان
 طاعت جل و زده او روشود
 زنده ستایان و دل هر کس را
 هم بجای آورد احکام حق
 او ترسد ز عذاب قهر حق
 در میان خود نونذنا آشنا
 یک دیگر را هم بگوید تو مرا
 اینهمه سرور را با تو مقصد
 چون در آیند در جهنم مجربان
 در نه ما بودیم مومن صالحان
 من شمارا در حرام و حلالها
 حقا داده بود اندر کتاب
 زود اجابت کرد او وعده مرا
 پس چرا روی برگردید از مرا
 که شما را کفر و ظلم و فسق
 داده بودم و دل سینه شما
 با وجود آنکه حق این گفت بود
 بل طاعت نفس خود را کنید
 من بعد و نفس اماره شما
 بل مرا گردید انبیا زینست
 از حرام و ظلم خود غمها خور
 کاندان این زودا شناسند
 کاش نه کردیم هرگز بیا ان

و زحرام و ظلم و بدعت رو کشید
 دل سیه میگردد و میرد از ان
 سودا و رامید و پند خدا
 مرده ستایان و دل هر کس را
 زان نیارد و بجا احکام حق
 بعضی شان مرخص دشمن شوند
 کرده گم آه از راه خدا
 کرده اند گمراه زکر و حیل و
 آن شیطان بگویند ای عزیز
 پس بگوید و بشان ای مجربان
 دعه میدادم بغض ان خدا
 نفس اماره شما ای مجربان
 رو بگردانید از وعده خدا
 من نبودم بر شما ای مجربان
 من کنانیدم بزور و جبر
 نفس اماره شما کردش قبول
 پیر حذر باشید از بوجسود
 زانکه مکر من ضعیف است قوی
 ساختم با نفع شما را از خدا
 مشرکان و بدعتی و غفلتند
 هم بجز دستهای خیم و کردند
 کاشکی مایان نکرده در جهان

اسی در قرآن خبرست حکمها
تا نگردد قاش فسق و ظلم شان
زان پیران فاسقان فسق کشند
بدرند و از بیانش روکشند
این نمیدند کزان کافر شوند
علمها خواندند و گردند عالمان
شرک نافرود بدعتها کنند
میکند با صالحان بحث و خصام
عمل بر اضعاف و ایتهای کنند
میکند تحریف از تاویلها
انجیانین فتنه ویران شدست
علم دین خوانند باشند عالمان
بر روایتهای قوسه میروند
نکند آن صالحان پیر سخات
دارمان انبیاء و مرسلند
افضلند در اینجهان انجیان
عالمان از دانش کج گزینند
دانش کج بهم از ان پید شود
حالمی چون خدا گمراه کنند

از حرام و نهی و تهدید خدا
فاسقان ظالمان از کتابا
حاکمان عالمان اطعم شدند
و اعتنائش را از ان مانع شوند
جای خود را آتش دوزخ کنند
بهر زرا احکام حق پنهان کنند
از حسد بر نفس پنهان کنند
بر جواز امر بدعت آورند
هم مردم آن روایتهای دهند
بهر زرا تعلیم تقریر کنند
ظلم و بدعت ز این مدعا کشند
عمل بر آیات محکم میکنند
عمل بر اقوال محکم میکنند
آن کرده از عالمان صالح اند
هم خلیفه خالق هم احمد اند
هر که ایشان را مذمت میکند
دزد ایشان از همه افضل ترند
دانش کج از حسد پید شود
از حدیث صحیح و قرآن روکشند

میکند از انبیا ان از مردمان
میدهند وعده بشارت از ثواب
کا نذران اذکار علم و بدانند
بهمت کرده در ایداد دهند
چون خبیثین شیرین مردمان
بهر سخن خویش حق را رو کنند
بهر جان بزرگدن فسق و حرام
خبر موضوعات و منسوخ آورند
مفسد اصلی احکام حرام خدا
کا ذبا نرا تا که شان دق شوند
چونکه مردم طبعین و صالحان
بر حدیث و آیت ناسخ روند
عمل بر منسوخ و بر تشابهات
رهنما و خیر خوا و عالم اند
فضل شان بزرگایان از ابدان
او شود کافر و لعنت بود
نیت بد مرد را بدتر کند
طمع زرا اسلام را پست کند
مسلمان بپایوبه وقت بهت
کو آرام در غت نفس

سخت آریا ایما ندادون پر تکلیف مصیبت اور بے ایمانوں کو آرام در غت نفس
کے خود شوق ناکہ روا نہ کہلا ہے شیطان مردود نے قابو پایا ہے مسلمانوں میں مجتہدین
بر ہی اللہ کا ڈر دل سے اٹھ گیا شرع کے احکام کا خوف نہ اتفاق و اتفاق نام
و نشان منٹ گیا دین میں ہر کوئی مختار بنا شرع کے جاری باقی نہ ہر اسلام کا نگلیا

تم
نہم زور و زور
جور و جبر
بجای
اور خلاف
بیشمار
داد و باز
سودی
راہ
پاشی
دیکھنے
ایسا
کے
روٹ
بیشمار
پیش
بیشمار
بیشمار
بیشمار

رسومات آبائی اسلام پھر اس وقت میں مسلمان بننا اور سید گمراہ پر پورے پورے چلنا بہت مشکل ہوا یا چھو مسلمانوں کو لازم ہو چکا کہ اپنے دین و دنیا کے کام حضرت پیغمبر خدا اور انکی آل و اصحاب و تابعین و مجتہدین کے فرمانے اور کرنے کے مطابق سمجھے و نیند را اور واقف کار لوگوں سے جو کفار اور بیدینیوں سے شیعہ و شکر کے مانند نہیں بلجائے دین کے مقدمہ میں کیسے خوشامد و خاطر نہیں کرتے اُن سے پوچھ کر عمل میں لا دین اور کسی دنیا دار نیم ملاحظہ ایمان کی بات پر ہرگز اعتقاد نہ کریں کیونکہ وہی خود گمراہ ہیں دوسروں کو کیا ہدایت کرینگے انکو تو دنیا کا نے اور نام ٹہرانے سے کب نصرت ہو کہ اللہ و رسول کے حکم بجالادین یا لوگوں کو ابھی راہ بتا دین ہزاروں مسلمانوں کو ایسے ہی گمراہوں نے بہکا کر کہا ہے کیونکہ انکے گمراہ رہنے میں انکی عزت بنی رہتی ہے اور دوسری راہ پر آدین تو انکی قلبی کھلجائے ہے ایسوں کے اعمال عقیدوں میں ہزار مسلمان خرابی میں پڑے ہیں کیونکہ دین کا مدار علما پر ہے یہ لوگ سردار اور راہ دکھانیوالے ہیں اور عوام تابع اور انکے بتائے ہوئی راہ پر چلنے والے سو اگر عالم دین راہی اور شرعی حکموں پر خود قائم رہ کر لوگوں کو نصیحت کریں تو لوگ بھی انکو قائم دیکھ کر شیعہ کے راہ اختیار کرینگے اللہ و رسول سے ڈرینگے مگر اب اس زمانے میں بنفسے نام کے عالم حرام ان پڑھوں سے زیادہ دھڑیٹھ ہو کر مباح شایع ہر حرام و ناروا بدعت کے کام اپنی گہر دین میں کرتے ہیں دوسرے لوگوں کو کس منہ سے منع کرینگے اور منع بھی کریں تو کون مانیکا انکی نصیحت ہو گئے اس واسطے چپ چاپ بیٹھ رہیں بلکہ اپنی جڑ سے کاموں کو اور جالوں کی آبائی رسموں کو اچھو اتر بیرون اور جھوٹی تائیلوں سے رواج و مباح بنا کر نصیحت کریں والاں سے مقابلہ کو تیار ہو ہوں مگر و فریب و جسد و بعض و حیل ساز و تہمت بند ہی میں پکتے ہیں علم کو دنیا کا نے لی ٹس ہنا کر شرعی صورت و لباس بنا کر لوگوں کو فریب کے جال میں پھنسا کر راہ راست چھیننے کے فکر میں انات مگر بہتے ہیں حضرت آگے ہی ان شریوں کی شہزادت سے آگاہ فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ آدینگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ باقی زمین کا دین سنگا گمراہ نام اسکا اور شیعہ زمین کا قرآن سے گمراہان اسکا مسجد میں انکی آباد ہیں اور دوسرے حقیقت میں اُجاڑ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

واشرف غرت وار تھو انکو بڑی مشاہیر سے نوکر رکھا جب تو کہو سو تو انکی خوشامد
 کرنی ضرور پڑھی شامی بڑی بڑی عہدے ملے غریب و نیازوں کے جب انکا چال دیکھا
 کہ دنیا کے طمع سے یہ لوگ خدا وراموش ہوئی تب اسوقت کے پیغمبر کو یہ خبر پہنچائی پیغمبر نے
 ان علماؤن امرائو نکو بلا کر دنیا کی ناپائدار سی اور آخرت کی نلت ظاہر کی لاکھوں ننگدلوں
 کے دلوں میں جو دنیا کی محبت چھا گئی تھی کچھ اثر نہوا بلکہ بعضے اُس بادشاہ کی تعریف
 کرنے لگے غرض وہ نکمچال اُسکے خیر خواہ بن گئے ایسے منافق بلکہ خاص مرتد بنی چند روز کے بعد
 اُس بادشاہ نے ان علماؤں اور سرداروں کو حکم فرمایا کہ تم ہمارا نمک کھاتے ہو اور ہماری بدولت
 عیش کرتے ہو پس جیسو تم ہمارے خیر خواہ و مددگار بنو ایسے ہی کسی تدبیر سے سکو بناؤ یہ تو
 ہزار روپیہ کہا کر دو تمہد بنے تھے اور مادہ مستعد ہو رہا تھا یہ سوچے کہ کیونکر اپنی خداوند
 نعمت کی حکم عدولی کریں اور اس نقد عیش کو آخرت کی اودھ نعمتوں پر کس طرح چھوڑ دیں
 دل سے مستعد ہوئی نفع و دلیلیں عقلی دلیلوں سے جھٹلا کر لگے بلکہ بیدنیو کی دلیلیں بت
 اور شرعی دلائل ناقص کرنے لگے نیک راہ سے ہٹ کر آخر بد راہ کئے تھوڑی ہی عرصہ میں انکی
 ترغیب تحریریں فریب سے ہزاروں نیندار بیدین بن گئے اور بادشاہ کو طریقے پر چلنے لگے
 اللہ دوستوں کی سبئی اچڑ گئی نافرمانوں کی جمعیت بڑھ گئی لالچے اور ہٹکانیوں کے
 جگہ جہنم میں مقرر ہوئی و و سمری **فصل** ان ہٹانوں کے بیانیہ جو تفصیل طلب
 ہیں مجلہ اہل حق پر ان باتوں کی نسبت کرنا محض فقر ہی پہلی تہمت انکی ادنیٰ اعلیٰ
 کہتے ہیں کہ ہم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سب پیغمبر برابر ہیں۔ اس تہمت کی تفصیل
 یہ ہے کہ آج تک کسی جاہل گانجہ کش کے زبان سے یہ کفر کا کلمہ نہ نکلا ہو گا سُبْحَانَكَ
 هَذَا اِسْتَانٌ عَظِيمٌ کی طرح سے ہم میں اور حضرت علیہم الصلوٰۃ والسلام میں برابری
 ہو نہیں سکتی کیونکہ حضرت انبیاء علیہم السلام اشرف المخلوقات ہیں خصوصاً سرور کائنات
 خضر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ہم سنت و جماعت والوں کا اعتقاد تو یہ ہے کہ کوئی عورت
 و قطب عالم و ولی ہی حضرت کے اونے صحابی کی مہسری نہیں کہتا چاہے ہم کہتا رہے یا
 بدکار اس جناب کی برابر ہی دعویٰ کریں تھوڑا بالہ خدا سے اس میں فقری کا دعویٰ مائل

یہ سب باتیں
 جو قرآن مجید میں
 مذکور ہیں
 انکی تفسیر
 و تشریح
 کے لئے
 یہ سب باتیں
 جو قرآن مجید میں
 مذکور ہیں
 انکی تفسیر
 و تشریح
 کے لئے
 یہ سب باتیں
 جو قرآن مجید میں
 مذکور ہیں
 انکی تفسیر
 و تشریح
 کے لئے

دورانِ امیدوار
کی قبر پر چاہا اور
یا شاہ باز داسے
شامل ہوا زمین
ہوئے پناہین
اور بخت کی روان
سوار کے جو ہر باد پہنچا
کہا افسانہ ناموس
آریہ بین میری جانی
دور مان جب درخشاں

اور فیض شرف اندوزان حضرت نبویؐ کو ذات تبرک سے حاصل ہوئی ہیں اور بعد اصال چہر کے
عالم برنج میں یہی ذات مبارک موجب اول انواع رحمت و برکات ہو اور خضر کے ہن ہر
ذات مبارک سے فیض عام اور مدد کا فہ نام بلاشبہ پائے جاوے گی یعنی اس وقت کہ تمام نبی
اولوالعزم نفسی نفسی بکارینگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بیکسو کو اہل شفاعت
بلاؤں سے کریت دالم سے نکال کر باذن اللہ پائے تارینگے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا معادن اور شاخ اور مددگار جناب یزدی سمجھتے ہیں یہ نسبت کرنا
امداد انبیاء کا ہمارے شرف محض اتہام ہر مان لبتہ ہم لوگ اس طرح کی امداد سے بلاشبہ
لوگوں کو منع کرتے ہیں کہ اپنی حاجتیں جیسی مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علیٰ غایت
بالاستقلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر و ناظر اور شے والے دعاؤں کے جانکر طلب کرنا چاہیے
اسکو کہ یہ خاصہ جناب باری تعالیٰ کا ہے کہ سب سبب قات میں سے اور سب سبب کچھ دے
اب رہی استمداد اس پہنچ کے کہ اللہ تعالیٰ سے حاجات دنیاوی طلب کیں اور آنحضرت صلی اللہ
کو وسیلہ پکڑیں سو تحقیق اسباب میں ہی یہی ہے کہ صلوات امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ میں موجود ہوں وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ و رباتی سلف
صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کے وسیلہ دعائیں نہیں پکڑتے تھے
چنانچہ بخاری میں ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان اذ اخطوا استسقی بالعباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ
عند فقال اللهم انا کنا نتوسل الیک بنینا صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقینا و
انا نتوسل الیک ہم بنینا صلعم فاستسقینا پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تھے لکن بعد وصال
آنحضرت وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعائیں نہیں پکڑتے تھے اور وسیلہ صلعم موجود دین کا جو کہ
بنسبت آنحضرت کے کچھ تہ نہیں کہتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبویؐ
پیردہی منبت خلفاء الراشیدین ہر جہ میں کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی باری تعالیٰ سے طلب
کریں اور اپنی جائیں اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلعم را امت مہر یہ کہ جو کہ موجود

اور فیض شرف اندوزان حضرت نبویؐ کو ذات تبرک سے حاصل ہوئی ہیں اور بعد اصال چہر کے
عالم برنج میں یہی ذات مبارک موجب اول انواع رحمت و برکات ہو اور خضر کے ہن ہر
ذات مبارک سے فیض عام اور مدد کا فہ نام بلاشبہ پائے جاوے گی یعنی اس وقت کہ تمام نبی
اولوالعزم نفسی نفسی بکارینگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بیکسو کو اہل شفاعت
بلاؤں سے کریت دالم سے نکال کر باذن اللہ پائے تارینگے تو دیکھو کہ ہم جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسا معادن اور شاخ اور مددگار جناب یزدی سمجھتے ہیں یہ نسبت کرنا
امداد انبیاء کا ہمارے شرف محض اتہام ہر مان لبتہ ہم لوگ اس طرح کی امداد سے بلاشبہ
لوگوں کو منع کرتے ہیں کہ اپنی حاجتیں جیسی مال اولاد اور صحت و رزق وغیرہ علیٰ غایت
بالاستقلال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر و ناظر اور شے والے دعاؤں کے جانکر طلب کرنا چاہیے
اسکو کہ یہ خاصہ جناب باری تعالیٰ کا ہے کہ سب سبب قات میں سے اور سب سبب کچھ دے
اب رہی استمداد اس پہنچ کے کہ اللہ تعالیٰ سے حاجات دنیاوی طلب کیں اور آنحضرت صلی اللہ
کو وسیلہ پکڑیں سو تحقیق اسباب میں ہی یہی ہے کہ صلوات امت جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جو کہ اپنے زمانہ میں موجود ہوں وسیلہ پکڑا جاوے کیونکہ صحابہ و رباتی سلف
صالحین جناب رسول اللہ کو بعد وصال آنحضرت کے وسیلہ دعائیں نہیں پکڑتے تھے
چنانچہ بخاری میں ہے عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن عمر بن الخطاب رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان اذ اخطوا استسقی بالعباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ
عند فقال اللهم انا کنا نتوسل الیک بنینا صلی اللہ علیہ وسلم فاستسقینا و
انا نتوسل الیک ہم بنینا صلعم فاستسقینا پس دیکھو کہ باوجودیکہ صحابہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل البشر جانتے تھے لکن بعد وصال
آنحضرت وسیلہ آنحضرت کا اپنی دعائیں نہیں پکڑتے تھے اور وسیلہ صلعم موجود دین کا جو کہ
بنسبت آنحضرت کے کچھ تہ نہیں کہتے تھے پکڑا کرتے تھے سو ایسا ہی اب بھی متبع سنت نبویؐ
پیردہی منبت خلفاء الراشیدین ہر جہ میں کو لازم ہے کہ سب حاجات اپنی باری تعالیٰ سے طلب
کریں اور اپنی جائیں اگر وسیلہ پکڑنا منظور خاطر ہو تو صلعم را امت مہر یہ کہ جو کہ موجود

کا عقیدہ بزرگوار خدا و رحمت ہی تو اے جس کو آسنا پڑا مولوی تھا لہذا ہی ہو گیا افسوس یہی ہو کر کہ مولوی ہو کر
 با عیسویوں کی طرف تارسی حلقو کا دشمن بنے اسی تا فہم معنی شفاعت کے تو ہم پکار کر کہتے ہیں
 کہ ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن پانچ جگہ شفاعت کریں گے ہم پر
 کیسے طرح شفاعت کے انکار کا اقترا تھا رسی قریبی تقریروں سے ثابت نہیں ہوتا ہمارے
 اعتقاد پاک ہیں اور حضرت ہمارے شفیع الشفعاء میں ہم نے بڑی بڑی کتابیں پڑھیں اور
 مکتبہ ہر کہ بغاوت طبعی و بلاد ذہنی سے شیخ سعدی کی گلستان مولانا جامی کے
 عقائد نامہ کا مضمون یہی بتا کہ نہ سمجھا الکمال قرب قیامت قریب ہے اہل بدعت ہر طرف
 سے زور ہے اور خدا کا شور ہے اتباع سنت رسول کے نام سے اہل سنت کے دشمن بن جائے
 ہیں اور طبعی طرح کے طعن و تشنیع جو سر سر جوڑ دہشتان ہو کر کر بدنام کرتے ہیں حاصل الکتا
 عوام کو گونگو سنی علماء سے بدعتا ذکر و انا پر کہلے ظاہر طقت کو بے کشتے شرک و بدعت
 کی طرف دعوت کرنا اول کچھ جوڑ کچھ بیچ ملا کر مکر و فریبی تقریروں سے عوام کو تھانی علماء
 نفرت دلانا پہنچا کر ان پڑھوں انتجانوں کو شرک و بدعت کے گرداب میں ڈبوانا اور
 اپنے جیسا انکو بھی گمراہ کرنا ہر نہیں تو کونسا مرد ہو گا جو رسول اللہ کی شفاعت کا
 اور اولیاء دن کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہو گا اللہم
 احفظنا من شرور الخسارین وظنون الفاسدین

اہل دنیا چون سگ یوانداند	دور شو ز ایشان لبس بگیا نہ اند	علم دین اہل دنیا رہبر نیست
اہل دین اہل دنیا دشمنست	اہل دین آنند حق ظاہر کنند	اہل دنیا آنکہ حق پوشی کنند
طرف ناحق گشتہ حق باطل کنند	عزت و زراستہ حاصل کنند	طرف حق ذرہ ندارند از
ناصح آنرا بداند از بد ان	درد دل خود خوف فوت زرخند	خوف فوت دین ایمان کچھ نہند
اینچنین گفت ملا کا فران	گر چه در ظاہر نمایند مومنان	نیتند آن علماں بلکہ خرنند
زان خزان انسان ہزاران ہرند	گر بدی بیچلے شرف عالمان	کے بدے شیطان و بلم رانہ کار
علم در جا بر پلیدت کو بود	نیت آنرا شرف گر چه نو بود	پانچوین ہتھکت

مولود شریف سے منع کرتے ہیں فیصلہ اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ مطلق پڑھیں اور سنیں مولود شریف

مکتبہ ہر کہ بغاوت طبعی و بلاد ذہنی سے شیخ سعدی کی گلستان مولانا جامی کے
 عقائد نامہ کا مضمون یہی بتا کہ نہ سمجھا الکمال قرب قیامت قریب ہے اہل بدعت ہر طرف
 سے زور ہے اور خدا کا شور ہے اتباع سنت رسول کے نام سے اہل سنت کے دشمن بن جائے
 ہیں اور طبعی طرح کے طعن و تشنیع جو سر سر جوڑ دہشتان ہو کر کر بدنام کرتے ہیں حاصل الکتا
 عوام کو گونگو سنی علماء سے بدعتا ذکر و انا پر کہلے ظاہر طقت کو بے کشتے شرک و بدعت
 کی طرف دعوت کرنا اول کچھ جوڑ کچھ بیچ ملا کر مکر و فریبی تقریروں سے عوام کو تھانی علماء
 نفرت دلانا پہنچا کر ان پڑھوں انتجانوں کو شرک و بدعت کے گرداب میں ڈبوانا اور
 اپنے جیسا انکو بھی گمراہ کرنا ہر نہیں تو کونسا مرد ہو گا جو رسول اللہ کی شفاعت کا
 اور اولیاء دن کی کرامت کا اور میت کے ثواب رسانی کا مانع و منکر ہو گا اللہم
 احفظنا من شرور الخسارین وظنون الفاسدین

سے یعنی ذکر و قائل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص صلہ اور تاریخ معین اور التزام
عقد مجلس خاص متعلق بالذات اور قیام بوقت ذکر وضع نبوی غیر ذالک لوازم ہیئت
کذا فی پرستش نہ منع نہیں کرتے بلکہ ایسے ذکر مبارک کو موجب نزول انواع برکات
اور شہر حصول رحمت خالق البریات سمجھتے ہیں اور جو کوئی ایسے ذکر حق سے منع کرے اسے
بڑا جانتے ہیں ان اللہ ایسی مجلس مولودوسی منع کرتے ہیں جو جاہ عین ریح الاول بروز
معتین پر کے یا کسی اور دن مجلس خاص منع کر کے پڑھا جاوے اور وقت ذکر وضع نبوی
کے قیام کیا جاوے پھر اگر اس محدث بہ ہیئت کذا فی کو امور شرعیہ موجبات ثواب سے سمجھا
جاوے اور باعث زیادت محبت کا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانا جاوے
اور تارک کو اس کے تارک سنت سمجھا جاوے یا اس پنج کی مجلس سے منع کرتے ہیں کہ جمین
باوجود ذکر میلاد کے طرح طرح کے منکرات مثلاً راگ بگ اور قصہ کہانے جیسے بد نشیر
جو ہر نامہ گلسٹر مد گیدڑ نامہ طوطا کہانے اور دایہ اور زبل غزلین ہر اور تار سے
بڑھ ہی جاوے ہیں اگر ان دو قسموں کی مجلس مولودوسی منع کرنے کا نام انکا مولودوسی ہے
اور ان کے منع کرنیوالے وہابی ہیں تو اگلے اور پچھلے بہت علماء ربانین اور ائمہ مجتہدین
وہابی ہونگے کیونکہ ایسے قسم کی مجلس مولودو کو بہت امامون اور عالمون جنہوں نے
حفظ ہے اور کوئی مالکے اور کوئی شافعی اور کوئی حنبلی میں مذہب اور مردود کہا
ہو اگر کسی نے ذکر اسماء اور اس سالے قانع اشکر والہ بدعت میں لکھیں تو اسکے سوا
بڑی ایک اور کتاب تیار ہوتی ہو مگر ذکر چونکہ جواب دینا اس نہایت کا ضرور تھا
اس واسطے چند اقوال چند آئمین علماء اور ائمہ صلحہ کے بطور پشت نمونہ خروار کے
اس میں نقل کئے جاتے ہیں تو اولاً معلوم کرنا چاہئے کہ آغا ز اس بدعت سنہ
ہجری میں پنج شہر موصول کے ساتھ ایجا دسمی شیخ عمر بن محمد کے ہوا پھر
چند لوگ بڑے عالمون طالبان دنیا سے اور چند امیران بدعت دوست لے
اسکا اقتدا کیا اور بدعت کو بڑا رواج دیا اور قد وہ انکا ملک ابو سعید کو کرے
بادشاہ شہر اہل تھا اب سہو کہ امام اجل شیخ الشیخ حضرت تقی الدین

یکن ابو عبد اللہ ابن الحاج مالکی اور امام دہلوی قاضی اعظمی علامہ الدین سعید شافعی اور
 امام حنفی مالک و کبریٰ بن عبد الغنی شہید بن نقطہ بن ادریس شافعی اور امام شافعی ابوالحسن
 شافعی الدین محمد معروف بابین تافضی جہل جسکے متفقین میں خوری نے کہا ہے کہ شیعہ جو
 ہاتھ انکے علم ساتھ اختلاف مذاہب کے اور شیخ عبد الرحمن مقرئ شافعی اور علامہ
 ابن محمد معروف مالکی اور علامہ یوسف الدین حنبلی شافعی اور شیخ اہل ابو جعفر طبری
 الشافعی تفسیر بنی یکہ اور علامہ ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید مالکی متقدمین اور
 شیخ کامل محمد بن ابی بکر الجرجانی مالکی اور امام نصیر الدین دودی شافعی اور امام علامہ
 کعب العلوم العقیلیہ التقی شمس الدین ابن القیم اور علامہ احمد بن الحسن اور قاضی
 شوہب الدین دولت آبادی اور شیخ اہل امام ربیع نے حضرت مجدد الف ثانی نے
 شیخ احمد سرہندی اور قاضی مالک و مستند شیخ الشیخ شاہ عبدالغفر دہلوی اور
 صاحب الشرحہ الامامیہ اور صاحبہ تفسیرہ الاساکین اور صاحب نور الیقین علیہ السلام
 اور علامہ امام الامامہ طالع اعناق الشریکین المبتدعین امام تلح الدین مالک نے مالک
 اور سوا انکے اور کئی علماء نے ایسے اقسام کی مجالس مولود کو بہت تشیع اور ترویج کے
 پر اور خوب بسط اور بیان حقوق سے بظاہر ایسا کیا ہے چنانچہ کچھ کلمات انکے
 بطور اختصار اس مقام میں نقل کئے جاتے ہیں کہا امام ابو عبد اللہ ابن الحاج نے
 بیع کتاب داخل انبی کے فصل فی الموالد فی جملۃ ما احدثہ من البدع
 مع اعتقادہم ان ذلک من اکبر العبادات و اظهار الشعار ما یفعلونہ فی
 الشهر الرابع الاول من المولد و قد احتوی ذلک علی بدع و محرقات الی ان
 قال و هذه المفاصل مخرجة علی فعل المولود اذ عمل اسماعیل فان خلاصہ
 و عمل طعمر فقط و نوى المولود و دعی لید الاخوان و سلم من کل ما تقدم
 ذکرہ فهو بدعة بنفسہ فقط لان ذلک زیادة فی الدین و لیس من عمل
 السلف لما ضیئ و اتباع السلف الی لم یقل من احد متهم انه نوى المولد
 و نحن نتبع السلف فی سماعنا ما و سعہم انتہی ترجمہ یہ فضل ہو مولود میں نہ نیکہ

کہ لوگوں نے نبیؐ بہت کٹالی ہو ساتھ اعتقاد عبادت ہو سنا اسکے لئے ارزاں کر دیا
 موسم اسلام کے ایک یہ ہر کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس مولود شریف کی کرتے ہیں اور
 سنوں بہتوں اور حراموں کو شامل ہوتی ہے یہاں تک کہ بہت عرصہ پہلے کہ یہ سب با
 عدما سے مرتب ہوتے ہیں مولد کے کرنے پر جب کیا جاوے گا ساتھ ساتھ کے ہر گز
 غلامی ہو ان مفاسد سے اور کرے کہانا اور نیت کرے مولد کی ساتھ اس کا لہجہ کے اور
 بگائے کہانے واسطے برادری کو اور بیچے ان سے بہت فساد و بیچ کے بیشتر گزرتے ہیں
 پس وہ بدعت ہو صرف نیت سے اس عمل کے کیونکہ یہ زیادتی ہو دین میں اور مولد
 سلف سے نہیں اور پیروی سلف کی بہتر ہے اور کسی سے منتقل نہیں بل سلف
 سے کہ اسنے مولود کیا اور ہم پیروی سلف کی کرتے ہیں پس یہاں مولود سلفی ہو یا
 یوں کہو روا تھا اور کہا احمد بن محمد بن بصریؒ نے یہ بیچ تو اسے بہت کمر و ہمت
 قد افق علی المذاہب الاربعۃ علی ذم العمل بہ فممن ینفذہ الصلاۃ
 مغیر الدین حسن الخوارزمی قال فی تاریخہ ان حبیب اریل الملک الملقب
 ابوسعید الکوکری کان ملکاً مستقلاً مر علیہ زمانۃ ان ابوسعید
 باستبناطہم واجتہادہم وان لا یتبعوا المذہب غیرہم حتی نالت الیام
 جماعۃ من العلماء و طائفۃ من الفضلاء و لحقہ ان مولد الذی صلعم فی البریج و
 و هو اول من احدث من الملوانہ هذا العمل و قال ابوالحسن علی بن الفخیر
 المقدسی المالکی فی کتابہ جامع المسائل ان عمل المولد لم ینقل من السلف
 اصالح و انما احدث بعد القرون الثلاثۃ فی الزمان الطالح و لکن لا یتبع
 الخلف فیما اھل السلف لانہ یکفی بہم الاتباع فای جماعتنا الی الا بداع
 تہتمیہ اور باوجود اسکے اتفاق کیا ہو علماء سے ہر جہاں مذہب نے مذہب ہونے پر اس عمل
 سے ایک دن میں سے علامہ مغیر الدین حسن خوارزمیؒ نے کہا اسنے کہ اریل کا بادشاہ
 ابوسعید کو کمری صرف تھا اپنے زمانہ کے علماء و ملکوں کہنا کہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر
 عمل کریں اور کسی مذہب کی تابعداری نہ کریں تاکہ میل نہ کیا اسکی طرف ایک

گروہ نے عالموں اور فاضلوں سے اور محفل کے ناموں و نبوی صلعم کی راہ پر سچا لاول میں رہی تھی
جس نے یہ بدعت اول نہ نکالے بادشاہوں اور کہا ابو الحسن علی مالکی نے جامع المسائل
میں کہ عمل مولد کا سلف صالح سے منقول نہیں بلکہ قرون ثلاثہ کے برے زمانہ میں نیا
نکا لایا ہوا اور ہم پر وہی خلق کی نہیں کرتے جس چیز میں کہ سلف نے نہیں کہا کیونکہ
ہم کو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہو کیا حاجت ہو بدعت نکالنے کی وقال الامام ابو
عبید اللہ بن الحاج المالکی فی کتابہ المدخل بعد تعداد المقاصد فی هذا
العمل وان سلم من کل ما تقدم ذكره فهو بدعت تنفیس نیت فقط لان
ذلك زیادة فی الدین و لیس من عمل السلف الماضیین و اتباع السلف و
لم ینقل عن احد منهم انه نوى المولد ونحن نتبع السلف فی سعاد ما وسعهم
اور کہا امام ابو عبید اللہ بن الحاج المالکی نے سچ کتاب اپنی مسمی ہر خل کے پیچھے شمار کرنے
ان خرابیوں کے کہ جو اس مولد میں لوگ کرتے ہیں کہ اگر خالی ہو مجلس مولود کی اس سبب
خرابیوں سے جتنا ذکر گذر چکا تو پہر ہی یہ عمل بدعت ہو صرف نیت سے اس عمل کے
کیونکہ یہ زیادتی ہو دین میں اور نہیں ہو عمل سے سلف گذشتہ کے اور اتباع سلف
کا بہتر ہے حالانکہ نہیں منقول ہو کسی سے کہ اس نیت کی ہو مولد کے اور ہم تابع
ہیں پہلے لوگوں کے پس گنجائش رکھتی ہو بکو وہ چیز جو گنجائش رکھتی تھی انکو وقال
ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید المالکی المقرئ فی تكملة
التفسیر ما یستعمل المولد فیلیق ان ینکر علی ما یرتم بہ وقال
محمد بن ابی بکر الخروعی المالکی صاحب المنہل شرح الوافی فی کتابہ
للبدع والحوادث ومن المنکرات البقیعة والمکروہات الفضیحة
فی هذه الاعصار ما یعمل بمولد البنی صلعم فی بعض الامصار وما ھلک
امۃ من اھم المرسلین الا بالابتداع فی الدین وقال الامام العلامة
تاج الدین انھما کہانی المالکی فی کتابہ لرد هذا العمل ان عمل المولد بدعت
مذمومة وقال الفقہ الاصولی علاء الدین بن ہنمیل

جو اسکو بڑا کتا اور کڑیو لے
جوابنا اور کھینک کر دیات
جو اس سے یہ سب میں نہیں
فدائے دم لئے اسے علی نہیں
کینا اور اسے ہم اسکو اور اس کے
کرنے والے کو بڑا جانے میں
اور اس کے حق میں تقلید ہی
کافی جاننا خواہ حق ہو
خواہ نامی اسی پر پور
کر کے اور نہیں اور تحقیق
فردی کو کلام و نور سے
حق کے حالت میں پہنچ
سے حاجت کرنا اور کو
سے اور اس کو بغیر از
کے کسی کے لئے نہ
مطلب نہ ہو ان کو
مطلب نہ ہو ان کو

الشافعی فی شرح البعث والنشور ما یحتفل المولود صلعم عند یذ قاعلمها وقال
 الحافظ ابو بکر بن عبد الغنی الشہید بابن نقطہ البعداوی الخنفی فی فتاواہ ان
 عمل المولود ینقل عن السلف ولا خیر فیما لم یعمل السلف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لا یصلح آخر هذه الامامة یصلح اولہا وقال شیخ الخبابة شرف الدین احمد
 المعروف بابن قاضی الجبل الذی قال فی مدحہ الجزری انتمی بہ العلم باختلاف
 المذہب فی التاویلات ان ما یعمل بعض الامراء فی کل سنتہ احتقلا المولود صلعم
 فمع اشتمالہ علی تکلفات الشیعۃ ینفسہ بذات احدہا من یتبع ہواہ ولا یعلم
 ما امرک صبا الشرعہ ویناہ انتہی اور کہا ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد المجید
 مالکی مقبری نے کلمہ تفسیر میں کہ جو اہتمام کیا جاتا ہو مولد شریف کی عمل میں پس لائق ہو کہ
 انکا کیا جاوے اہتمام کر نیوالے پراور کہا محمد بن ابی بکر بخرومی مالکی صاحب منہل شرح
 وافی کے نے اپنی کتاب میں کہ بیان بدعات میں تصنیف کی ہو کہ ایک منکرات قبیحہ سے
 اور مکروہات زشت سے اس زمانہ میں وہ کام ہو کہ کرتے ہیں واسطے مولد نبوی صلعم کے
 بغض شہروں میں اور نہیں ہلاک کوئی امت امتوں سے پیغمبر کے مکر دین میں بدعت نکالنے
 کی شامت اور کہا امام علامہ تاج الدین فاکہانی مالکی نے اپنی کتاب میں کہ مولد معمولے
 کے رومین تالیف کی ہو کہ عمل مولد کا بدعت مذمومہ ہو اور کہا فقہ اصولی علاء الدین شافعی
 فی شرح البعث والنشور میں کہ جو مختل مانتے ہیں واسطے مولد آنحضرت صلعم کے سو بدعت ہو
 مذمت کیا جاوے کر نیوالا اسکا اور کہا حافظ ابو بکر بغدادی خنفی نے اپنے فتاویٰ میں کہ
 عمل مولد کا سلف سے منقول نہیں اور جو کام سلف میں نہیں ہوا اس میں کچھ خیر نہیں کہا
 رسول اللہ صلعم نے نہیں اصلاح کر نیکے پچھلے لوگ اس امت کی جیسا اصلاح کیا اگلوں نے
 اور کہا شیخ صلیون شرف الدین احمد سرور ابن قاضی جبل نے جسکے ترفیع میں امام
 جزری نے کہا تھا کہ نہایت کو پہونچا ساتھ اس شخص کے علم اختلاف مذاہب کا
 تاویلات میں جو کہ معمول ہے بغض امیر و نکا ہر سال میں مختل کرنا واسطے مولد
 آنحضرت کے سو بغض بدعت ہو باوجود شامل ہونے کے تکلیفات شیعہ پر نیا نکالا

شیخ سنجدی
 یوسف بن ابی یوسف
 حنفی زکات
 خیانت کیا اور
 اور کون کرنا
 زنا و باج
 بی بی سے بدعت
 سے اور کون
 بدعت کرنے
 بدعت منہل
 حنفی زکات
 سویر کتب سنا
 بدعت موزی خنفی
 سے اور کون
 بدعت منہل

[illegible]

غیرہم من الہیۃ لا یقر یعنی بات الہیہ ہمارے من العلماء ووطاقتہ من الفضل لا
و یحصل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرابع الاول من کل شتہ و ہوا اول
من احداث و ریح من العمل النہی اور شرعہ الہیہ یہ کہ جب ہمارے من انہی تو منہ ہوا
کابین طبع کی برمی ہوتی ہوں جو مشہور ہو رہی ہیں شہرہ اور ملکین انہی ہوا
آنحضرت صلعم کی ہی کیونکہ وہ ثابت نہیں اولہ شرعیہ سے ثابت ہونا انکا قرآن حدیث
سے تو ظاہر ہی لیکن نہ ثابت ہونا قیاس سے واسطی ہے کہ قیاس مقید و نکاہت سے ہوتا
شرطوں کے کہتے یا اصول فقہ میں مقرر ہیں اور کوئی مقید اس کے مباح ہو نیکی طرف نہیں کیا
اور ثابت ہونا اسکا اطلاق سے واسطی ہے کہ اجماع ہی مقید و نکاہت ہی مقید ہو سبب کسی ایک مقید
کا جانا ہی اس کے مباح ہونے پر اجابا نہ ہے پر علاوہ یہ کہ اجماع کے واسطی سند ضرور ہو
اور خلاف ایک مقید کا مانع ہو اجماع کا جیسا خلاف اکثر کا مانع ہو اور سند اس مسئلہ میں
نا بود ہو اور بہت علماء نے اس کے نتیجہ میں مبالغہ کیا ہے کہا ابن الحاج مالکی نے کہ جملہ حدیثات
اور روایات سے کہ نئی نکالنی ہو لوگوں نے باوجود اعتقاد کرنے کے کہ یہ بڑی عبادت ہے
اور ظاہر کرنا شعاروں اور رسوم اسلام کا ہی ایک یہ ہو کہ ماہ ربیع الاول میں مولد شریف
آنحضرت صلعم کا کرتے ہیں حالانکہ وہ شامل ہے بہت بدعات اور حراموں پر اور
کہا عبد الرحمن مغربی حنفی نے اپنے فتاویٰ میں کہ نخل مولد کا بدعت ہو نہ نقل کیا گیا ہے
اور نہ کیا ہے اسکو آنحضرت نے اور نہ حضرت کے خلیفوں نے اور نہ دین کے پیشواؤں نے
اور سوال کیا گیا امام نصیر الدین دودھی محفل کرنے سے واسطی ذکر ولادت نبی کریم صلعم کے
جواب کہا کہ نہ کیا جاوے کیونکہ یہ سلف صالح سے منقول نہیں نیا نکالا گیا ہے بعد قرون
تھا نہ کے بڑے زمانہ میں اور ہم پہلوں کی پیروی نہیں کرتے اس خیر میں کہ سلف نے
نہیں کیا کیونکہ یہ کو متابعت سلف کی کفایت کرتی ہو نہ بدعت نکالنے کے کیا جا جاتا اور
یہی کہا ہے ابن فضل نے اور کہا احمد بن حسن نے اپنے موقوف میں کہ یہ عمل مولد کا سلف سے
منقول نہیں اس میں کچھ خیر نہیں کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ست کر نیکی
پہلے اسلست کے جو کچھ درست کر نیکی پہلے اس کے یہ نقل کیا ابن النقطہ نے اور

نیا نکالا اس کام کو خواہش نفس کے تابع اور دل کے جوہنیں طائر کیا کچھ فرمایا صاحب شریعت نے اور
 کس سے منع کیا اور کہا ابن قاضی جبل نے کہ روایت کیا گیا ہے ہم کو تاج میں کہ صاحب شہر
 اربل کا بادشاہ مظفر ابو سعید کو کرسی بادشاہ مسرف تھا یعنی فضول خرچ بیجا خرچ کرینو والا
 اپنی زبان کے عالموں سے کہا کہ تاکہ اپنے قیاس اور اجتہاد پر چلو اور کسی دوسرے کے مذہب کے
 تابع نہ رہی مت کرو چاروں عالموں سے یہاں تک کہ راعب ہوا اس کی طرف ایک گروہ عالموں
 فاضلوں سے اور محفل کیا کہ تا ولادت نبی صلعم کے ربیع الاول میں ہر سال سے وہی ہر جنسے
 اول یہ بدعت نکالی اور اسکو رواج دیا تمام ہوئی کلام صاحب شریعت آلا بیتہ کی قال
 الامام کعب العلوم شمس الدین ابن القیم فی زاد المعاد ولا یخص المكان الذی
 ابتد فیہ الوحی ولا الرضوان شیء ومن خص لا مکنۃ ولا زمنۃ من عندہ
 بعبادات لاجل هذا واما مثله کان من جنس اهل الکتاب الذین جعلوا زمان
 احوال المسیح موسم واعیاد کیوم المیلاد انتہی اور کہا امام کعب العلوم شمس الدین
 ابن القیم نے زاد المعاد میں کہ خاص کیا جاوے مکان ابتدائی وحی کا اور نہ زمانہ اسکا ساتھ
 کسی کام کے عبادت سے اور جو شخص خاص کرے مکان اور وقت کو اپنی طرف سے ساتھ عبادت
 کے اس غرض سے اور مانند اسکے ہوگا وہ جنس ہو نہ عبادت کی چیز کو وقت اعمال مسیح علیہ
 السلام کو اور اسکو وقت ولادت کو موسم خوشی کے اور عید ٹہرایا دیا قال فی مجموعۃ الفتاوی
 للقاضی شہاب الدین الدہلوی ابادی مسئل القاضی عن مجلس المولد الشریف
 قال لا ینتقد لاند محدث وكل محدث ضلالة وكل ضلالة فی النار انتہی
 ترجمہ اور کہا ہے قاضی شہاب الدین دولت آبادی نے مجموعۃ الفتاوی میں کہ سوال کیا گیا
 قاضی مجلس مولود شریف سے کہانہ بنائی جاوے کیونکہ وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی
 ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں جا بیگی وقال صاحب ذخیرۃ السالکین موافقا لاصحاب
 نور البقین لمن طلب الدین چیزی کہ نام آن مولدی منہ بدعت ہے سول صلعم کیسے
 بدین امر فرمودہ نہ خلفا ما و نہ ائمہ و نہ خود این فعل کردہ انتہی وقال مسند الوقت
 شیخ المشائخ الشیخ المجد فی بعض مکتوباتہ الحمد لله الذی هدانا لهذا ما کنا

شہ
 کے خراج نامی کا اور
 حضرت امام غزالی کے
 غلبہ کے شیخی مکتوم
 پانچ چھ ہونے کا نظری
 ہونے دوسرے چھ ہونے
 سعید بیچا از ندی
 کہ بعد کیا کرے
 اور لوگوں کے
 کہ عید کی ہے
 انتہی کرنا اور حضرت
 راجہ بدعتی اور حضرت
 عمار و حضرت فغان
 میں اس قدر
 میں موافقا و کربا
 کہ بعد

لہذا ہدیٰ لولا ان ہدانا اللہ لقد جاءت دسل دینا بالحق علیہم من الصلوٰۃ
 اتہما ومن الخیات اکملہا صحیفہ التفات کہ از روی کرم نامزدین حق را مانتہ بود
 یوصول آن منہج و مسرور گردید خیرا ہم الد سجاہ خیر اندراج یافتہ بود کہ اگر چنانچہ مبالغہ
 در منع سماع متفہم من منع مولود کہ عبارت از قصائد و لغت و اشعار غیر لغت خواندہ است
 نیز بود اخوی غری میر محمد نمان در بعضی یاران آنجا کہ در واقعہ آنحضرت صلعم دیدہ اند
 از این معرکہ مولود بسیار راضی اند بر اینہا ترک شنیدن مولود پس مشکست مخدوم اگر
 واقعہ را اعتبار بود و بر منامات اعتبار باشد مریدان را بہ پیران بیع احتیاج نباشد انفرام
 طریق از طریق عبث می افتد چہ ہر مریدی موافق و قانع خود عمل خواہد کرد و مطابق منامات
 زندگانے خواہد نمود آن وقایع و منامات موافق طریق پیر باشند یا نباشند و مرعی او
 بوند یا نہ بود بر این تقدیر سلسلہ پیری و مرید بر ہم منجور و دہر بود الہوسی بوضع خود مستعمل
 گردد و مرید صادق نہ را و قانع ما با وجود پیر نیم جویم خود مطالب رشید بدولت حضور
 پیر منامات را اخفاش اسلام می شمارد و بیع التفات باہنا نمینا ید شیطان لعین دشمن
 نویست منتہیان از قید او امین نیستند و از کرا و لرزان و ترسان اند از مبتدیان و
 متوسطان چگوید عایتہ ما فی الباب منتہیان محفوظ اند و نہ سلطان شیطان معنون چنان
 مبتدیان و متوسطان پس دتالغ ایشان شایان اعتنا و بنا شد و از کرا و دشمن محفوظ ہوند
 شم قال بنظر النصار بنیند کہ اگر فرضاً حضرت ایشان در این زمان دنیا زندہ میبودند و
 مجلس این اجماع منعقد میشد آیا باین ماضی میشوند و این اجماع را می پسندیدند یا نہ
 فقیر آنست کہ ہرگز این ماضی را تجویز نمی فرمودند بلکہ انکار مینمودند الی آخرہ - اورچنانکہ
 شاہ عجد الغریہ دہلوی قدس سرہ افزونہ کتاب تہذیب انشا عشریہ میں لکھتے ہیں
 اودام رافضیوں نے یہودیوں میں اجماع میں بعد ذکر نے اس فعل کو رفضا رکے جو
 ہر مہرم کے عشرہ کو نام شہار کہا ہے فرماتے ہیں ازینجا معلوم شد کہ روز نزول الیوم
 اکملت لکم دینکم و روز نزول دمی را و شب معراج را جزا در شریع عید
 قرار دادہ اند و عید الفطر و عید النحر را قرار دادہ اند و روز تولد و وفات پیغمبر را

۱۰

وہی

عید

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

عید گزیدند و اندک روزی دیگر قال در کتب امام الاثنی عشریة امام باج الدین فاکہار
 نے اما بعد فقد تکرر سول جماعة من المبارکین من الاجتماع الذی یجمل بعض
 الناس فی شهر الربیع الاول ویسمونه مولد اهل الصل فی الشرع هو بدعة
 احدثت فی الدین وقصد الجواب عن ذلک مبیناً ولا یضاح عند مغنیاً
 نقلت وبالله التوفیق لا علم لهذا المولداً صلاً فی کتاب ولا بسنة ولا یقل عمل
 عن احد من علماء الامة الذین هم القدوة فی الدین المتسکون یا ثار المتقدمین
 بل هو بدعة احدث البطلون وشهوة نفس عتق بها الکاکلون بدیل ادراکاً
 علیہا الاحکام الخمسة فقلنا اما ان یشکر واجباً او مندوباً او مباحاً او
 مکراً او محرماً و لیس بواجباً جامعاً ولا مندوباً لان حقیقة المندوب ما
 طلبه الشرع من غیر ذم علی ترکہ وهذا لم یأذن فیہ الشرع ولا فعل الصحابة
 والتابعون المتدینون فما علمت وهذا جوابی عنہ بین یدی اللہ ان
 سئل ولا جائز ان یشکر مباحاً لان الابتداء فی الدین لیس بمباح باجماع
 المسلمین فلم یبق الا ان یشکر مکراً او محرماً او حراماً فحینئذ یشکر الکلام فیہ فی
 فضیلین والتفرقة بین حالین احدهما ان یشکر رجل من عین ماله لاهل وصحبا
 وعیالہ لایجاب وزون فی ذلک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یفتقر قرون شیئاً
 من الاثام وهذا الذی وصفناه بانہ بدعة ومکرمهنة وشناعة اذ لم یفعل
 احد من متقدمی اهل الطاعة الذین هم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سراج
 الازمنة و زین الامکنہ والثانی ان تدخله الجنایة ویقوی بہ العناية حق
 یطی احدہم الشئ ونفسہ نتیجہ قبلہ یولہ الی ان قال هذا مع ان الشهر
 الذی ولد فیہ صلعم وهو ربیع الاول هو بعینہ الشهر الذی توفي فیہ فلیس
 الفرج فیما ولی من الخیر فیہ وهذا ما علمنا ان نقول ومن اللہ تعالیٰ نرجو
 احسن القبول انتہی ترجمہ مابعد فیجہ وصلوۃ کے پس یا ربارہ سوال ایک جماعت
 صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعض لوگ ربیع الاول میں کرتے ہیں و نام اسکا

ترجمہ
 عید گزیدند و اندک روزی دیگر
 نے اما بعد فقد تکرر سول جماعة من المبارکین من الاجتماع الذی یجمل بعض
 الناس فی شهر الربیع الاول ویسمونه مولد اهل الصل فی الشرع هو بدعة
 احدثت فی الدین وقصد الجواب عن ذلک مبیناً ولا یضاح عند مغنیاً
 نقلت وبالله التوفیق لا علم لهذا المولداً صلاً فی کتاب ولا بسنة ولا یقل عمل
 عن احد من علماء الامة الذین هم القدوة فی الدین المتسکون یا ثار المتقدمین
 بل هو بدعة احدث البطلون وشهوة نفس عتق بها الکاکلون بدیل ادراکاً
 علیہا الاحکام الخمسة فقلنا اما ان یشکر واجباً او مندوباً او مباحاً او
 مکراً او محرماً و لیس بواجباً جامعاً ولا مندوباً لان حقیقة المندوب ما
 طلبه الشرع من غیر ذم علی ترکہ وهذا لم یأذن فیہ الشرع ولا فعل الصحابة
 والتابعون المتدینون فما علمت وهذا جوابی عنہ بین یدی اللہ ان
 سئل ولا جائز ان یشکر مباحاً لان الابتداء فی الدین لیس بمباح باجماع
 المسلمین فلم یبق الا ان یشکر مکراً او محرماً او حراماً فحینئذ یشکر الکلام فیہ فی
 فضیلین والتفرقة بین حالین احدهما ان یشکر رجل من عین ماله لاهل وصحبا
 وعیالہ لایجاب وزون فی ذلک الاجتماع علی اکل الطعام ولا یفتقر قرون شیئاً
 من الاثام وهذا الذی وصفناه بانہ بدعة ومکرمهنة وشناعة اذ لم یفعل
 احد من متقدمی اهل الطاعة الذین هم فقہاء الاسلام وعلماء الانام سراج
 الازمنة و زین الامکنہ والثانی ان تدخله الجنایة ویقوی بہ العناية حق
 یطی احدہم الشئ ونفسہ نتیجہ قبلہ یولہ الی ان قال هذا مع ان الشهر
 الذی ولد فیہ صلعم وهو ربیع الاول هو بعینہ الشهر الذی توفي فیہ فلیس
 الفرج فیما ولی من الخیر فیہ وهذا ما علمنا ان نقول ومن اللہ تعالیٰ نرجو
 احسن القبول انتہی ترجمہ مابعد فیجہ وصلوۃ کے پس یا ربارہ سوال ایک جماعت
 صاحبان برکت کا جمع ہونے سے جو بعض لوگ ربیع الاول میں کرتے ہیں و نام اسکا

رسالہ میں پیر و قبیح ہی کیا ہے لیکن ناصرفا کہانی نے رسالہ میں جو طعنے کا حرافہ فاروق لکھ دیا ہے طالب شائق کو چاہئے کہ رسالہ ناصرفا کہانے کو ملاحظہ کریں تو متیقن ہوں کہ یہ طعنے کا شک کلام میں نہیں اس مجلس مولود کے مہتممان اور نہ کوئی اعتراض مخیرین کا باقی رہی اور کلام ان میں کا یہ علماء اور ائمہ ذرا بہت کے جو نہ قول ہوئی بلارے شیخ اور تفتیح پر اس قسم کی مجلس مولود کی چہان اور دال ہو اور اعتراضات سے محفوظ ہو پس اگر یہ لوگ اگلے اور پچھلے تھے اور شافعی حنبلی اور مالکی کے سنیابی میں تو ہم ہی مانی ہی ہیں بطریقہ سبحان اللہ قریب ان اس لٹی سمجھ کے نیکی پر باوجود گناہ لازم ایسی ہو لو کہ مجلس نے رسول اللہ کے دست پر سے اور اس کے منکر و مانی بنے بدعتی گورچستون کی کچھ عادت ہی ہو گئی ہے کہ اگر ذرا بھی اپنی مرضی کے خلاف کسی قول و فعل پاتے ہیں تو فوراً مانی کہتے ہیں چنانچہ اندونوین بھٹے چلے پوجنے والوں نے چلے پرستی حرام و کفر کہتے والوں بزرگوں کو مانتی و مانی مشہور کر دیا اور دوا بہت ہوتے چلے پرستی کے ایک عالم بیہودہ اور پوچ کہ حسین کلمات کفر کے موجود اور دلیلین نامعقول و اسناد غیر معقول ہیں جو پایا اور اپنے جاہل مریدوں اور معتقدوں کے نزدیک شیخ اکبر بنو صندل عرس میلہ و قبور کا فوبہ کی نیا رت کو سنت و عبادت کے نشانیاں پھرایا اور ان کے جواز کے دلیلین حدیثین موضوعہ و مسائل فقہ و تقوف غیر مسموعہ لائے لوگوں پر تہمت کرتے کرتے آنا مشق ہو گیا کہ رسول فقہاء و صوفیاء، صفا پر ہی ہاتھ صفا کرنے لگے اور حدیث من کذب علی متعمد فلیتوہ مقعداً من النار سے ڈرے مصرع چر دلا درست و ردی کہ بلف جرائع دارد و تعجب ہے کہ اگرچہ پڑھا اچھا ذرا شرابے چوربت پوجنے والا رافضی خارجی نے نمازیہودی فاسق فاجر منافق و شرک بدعتی کو تو یہ بدعتی اپنا بہائی اور پیشوا جانتے ہیں اور سنی سنت پر عمل کرنے والے طیس قرآن و حدیث کو مارنے کو ٹٹنے و دبے کہنے کو ہر جگہ تیار ہیں اور ان لوگوں کو اپنا پیڑ مرشد و وسیلہ و حمایتی سمجھ کر ان کے مددگار ہیں مصرع پاس ایسے چاہئے شہابا شل ایسے چاہئے شاید انکو استاد نے سولے و مانی کہنے کے آؤ کہ نہیں پڑھا یا جیسا کہ کسی مغل نے ایک طوطے کو دین چہ شک کے سوا دوسری بات کچھ نہ سکھائی تھی اور چالیس دن میں

جو مولوی بنا تھا اس کو سوا سے فیہ نظر کے دوپہر سی بات پہنچے تھے ہی ایسا ہی ان ہو لو پوز
 اور بدعتیوں کو جینا ڈکرا دیا ہو چکا ہو سوائے نئے کہنے کے کچھ نہیں آتا چھٹی تہمت
 زیارت قبور منع کرتے ہیں تفصیل اسکی یہ ہے کہ ہم لوگ کہیں زیارت قبور سے منع نہیں کرتے
 مان دوسری بدعتیں جو کہ شرک اور حرام کام ہیں جیسے کہ طواف کرنا قبر کو سجدہ کرنا
 اور اصحاب قبور سے حاجت طلب کرنا اور وہان چراغ جلانا وغیرہ کو ضرور منع کرتے ہیں
 اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عورتوں کو قبور کی زیارت منع ہو چنانچہ مستطیع میں لکھا ہے وَ
 يَسْتَحْبِبُ يَادَةُ الْقُبُورِ لِلرِّجَالِ وَتَكْرَهُ لِلنِّسَاءِ ترجمہ اور مستحب ہے زیارت قبور مردوں کو
 اور مکروہ ہے عورتوں کو اور رجال عظیمہ میں ہے وَ أَمَّا النِّسَاءُ فَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ
 يَخْرُجْنَ إِلَى الْمَقَابِرِ لِأَرْوَى عَنْ أَيْ هَرْمُورَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ عَنْ
 ذَوَاتِ الْقُبُورِ أَوْ عَوْرَتَيْنِ سَوَحَالٍ نَهَى أَنْ تَكُونَ بَادِينَ مَقْبَرَةٍ كَيْطَرَفَ كَيْفَ كَرِيْمُ الْيُونِثَرِ
 ہے اچے ہرمورہ سے کہ حضرت نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے زیارت کریو الیونیر
 قبروں کے وعن ابن عباس رضی قال لعن رسول اللہ ذوات القبروں
 والمتخذین علیہا المسجد السراج کذا فی مشکوٰۃ ترجمہ مسجد بنیادیں
 سے ہو کہ فرمایا لعنت کی رسول خدا نے قبر کی زیارت کریو الیونیر اور انیر جو بان مسجد گام
 بنادین اور چراغ جلا دین جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے وَ سَبِيلُ الْقَاعِ عَمَّ حَرَجُ الْخُرُوجِ
 النِّسَاءُ إِلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ لَا تَسْتَلِ عَنِ الْجَوَارِ وَالْفَسَادِ فِي مِثْلِ هَذَا وَأَنَّ
 تَسْأَلُ عَنْ مَقْدَادٍ مَا يُلْحَقُهَا مِنَ اللَّعْنِ وَاعْلَمْ كُلُّ أَوْتِ الْخُرُوجِ كَانَتْ فِي لَعْنَةِ
 اللَّهِ وَمَلَائِكَتُهُ وَإِذَا خَرَجْتَ تَلْحَقُهَا الشَّيَاطِينُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَإِذَا أَتَى الْقَبْرَ
 تَلْعَنُهَا رُوحُ الْمَيِّتِ وَإِذَا دَجِمْتَ كَانَتْ فِي لَعْنَةِ اللَّهِ كَذَلِكَ حَتَّى تَقُودَ فِي الْحَدِيثِ
 أَيَّمَا أَمْرٍ خَرَجْتَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ تَلْعَنُهَا مَلَائِكَةُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَلَائِكَةُ الْأَرْضِينَ
 السَّبْعِ فَمَتَشَى لَعْنَةُ اللَّهِ وَإِيَّا أَمْرًا دَعَتْ لِلْمَيِّتِ فِي بَيْتِهَا يَعِطُهَا اللَّهُ تَعَالَى
 قَوَابِلَ حُجَّتِهِ وَهَرْمُورَةُ ترجمہ اور پوچھے گئے قاضی عورتوں کے جانے سے قبروں پر کہ جائز
 نہیں یا نہیں پس کہا نہ پوچھ جائز ہونے کو اور برائی کو ایسے کام کے یہ پوچھ کہ کس

مستمع
 جانتا جاوے کہ اس
 لکھنے حضرت
 المدخلی المدخلی
 سونچیں کہ ہے
 دیکھو کہ کتب
 رضی کیا اور ان
 یونیر کو مذکور
 دعوہ دیا ہے
 عام ہے
 علی المدخلی
 نے وقت نہیں
 اس وقت اور ان
 سے پہلے
 ہے مدینہ
 ہونے نہیں
 کیوں کہ
 ختم ہوئے

قرآن مجید میں ہے اس کے عمل کرنا الے پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہو جانیکی لعنت برستی ہو اس پر
 اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی اور جب باہر نکلتی ہو گہیرے میں اسکو شیطان ہر طرف سے
 اور جب پہنچتی ہو قبر کے پاس تو لعنت کرتی ہو اس پر روح مردی کی اور جب پہرتے ہو وہاں
 اسکی لعنت میں پڑتی ہو گہرا آئے ملک اور حدیث میں ہے کہ جو عورت کلمہ مقبرے کی طرح
 لعنت کرتے ہیں اس پر ساتون آسمان کے فرشتے اور فرشتے ساتون زمین کے بس
 چلے جاتے ہو اللہ تعالیٰ کی لعنت میں اور جو عورت کہ دعا کرتے ہو میت کو اپنے گہر میں
 دیتا ہو اللہ تعالیٰ اسکو چھ وعمر کا ثواب دروی ہن سلمان رض والی ہن ہر ہر
 رض انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ذات یوم من المسجد فوقف علی باب دارہ
 فأتت بذرۃ فاطمۃ رض فقال لہا من این جئت فقالت خرجت الی منزل
 فلانة اتی مانت فقال فذهبت الی قبرہا فقالت معاذ اللہ ان فعل
 شیئاً بعد ما سمعت منك فقال لو ذهبت الی قبرہا لم تر لی راحۃ
 الجنة انتہی ترجمہ اور روایت ہے سلمان رض اور ابو ہریرہ رض کہ تم تحقیق جناب
 علیہ السلام نے ایک روز مسجد سے اور پھر سے اپنے گہر کے دروازہ پر سوار
 بیٹھ اٹکی حضرت فاطمہ سو پوچھا کہ تو کہاں آئی سو عرض کی میں گئی تھی سلمان
 عورت کے گہر جو گہری پر پوچھا حضرت نے کہ تو گئی اسکی قبر پر کہا اسے معاذ اللہ کہ روز
 وہ کام جو سن لوں آجیسے اسکی ممانعت فرمایا اگر تو جاتے اسکی قبر پر تو ہرگز نہ سونگتے
 خوشبو جنت کے اور بخاری کی شرح عینی میں ہے قال ابن عبد البر
 ولقد کثر اکثر العلماء وخبر جمیع الی الصلوٰۃ فلیکف الی المقابر وحاصل
 الکلام من ہذا کلام ان زیارۃ القبور مکروہۃ للنساء بل حرام فی
 ہذا الزمان ولا یستأنسوا مصرانتمی اور یقیناً تم عن زیارۃ القبور
 فزروہا میں کہ نہیں مذکور ہے اس میں عورتیں جو چاہیں نہیں مویوں کے مسح وحقا
 مذہب ہے اور شیخ عبد الرحیم طاہری نے ترمذی کی شرح میں کہا ہے لما ثبت ان الرخصۃ
 قبل حدیث اللعن فاکلا معہم الرخصۃ للنیام فی الزیادۃ کما ہو مذہب

قرآن مجید میں ہے اس کے عمل کرنا الے پر کہ جبکہ وہ نیت کرتی ہو جانیکی لعنت برستی ہو اس پر
 اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی اور جب باہر نکلتی ہو گہیرے میں اسکو شیطان ہر طرف سے
 اور جب پہنچتی ہو قبر کے پاس تو لعنت کرتی ہو اس پر روح مردی کی اور جب پہرتے ہو وہاں
 اسکی لعنت میں پڑتی ہو گہرا آئے ملک اور حدیث میں ہے کہ جو عورت کلمہ مقبرے کی طرح
 لعنت کرتے ہیں اس پر ساتون آسمان کے فرشتے اور فرشتے ساتون زمین کے بس
 چلے جاتے ہو اللہ تعالیٰ کی لعنت میں اور جو عورت کہ دعا کرتے ہو میت کو اپنے گہر میں
 دیتا ہو اللہ تعالیٰ اسکو چھ وعمر کا ثواب دروی ہن سلمان رض والی ہن ہر ہر
 رض انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ذات یوم من المسجد فوقف علی باب دارہ
 فأتت بذرۃ فاطمۃ رض فقال لہا من این جئت فقالت خرجت الی منزل
 فلانة اتی مانت فقال فذهبت الی قبرہا فقالت معاذ اللہ ان فعل
 شیئاً بعد ما سمعت منك فقال لو ذهبت الی قبرہا لم تر لی راحۃ
 الجنة انتہی ترجمہ اور روایت ہے سلمان رض اور ابو ہریرہ رض کہ تم تحقیق جناب
 علیہ السلام نے ایک روز مسجد سے اور پھر سے اپنے گہر کے دروازہ پر سوار
 بیٹھ اٹکی حضرت فاطمہ سو پوچھا کہ تو کہاں آئی سو عرض کی میں گئی تھی سلمان
 عورت کے گہر جو گہری پر پوچھا حضرت نے کہ تو گئی اسکی قبر پر کہا اسے معاذ اللہ کہ روز
 وہ کام جو سن لوں آجیسے اسکی ممانعت فرمایا اگر تو جاتے اسکی قبر پر تو ہرگز نہ سونگتے
 خوشبو جنت کے اور بخاری کی شرح عینی میں ہے قال ابن عبد البر
 ولقد کثر اکثر العلماء وخبر جمیع الی الصلوٰۃ فلیکف الی المقابر وحاصل
 الکلام من ہذا کلام ان زیارۃ القبور مکروہۃ للنساء بل حرام فی
 ہذا الزمان ولا یستأنسوا مصرانتمی اور یقیناً تم عن زیارۃ القبور
 فزروہا میں کہ نہیں مذکور ہے اس میں عورتیں جو چاہیں نہیں مویوں کے مسح وحقا
 مذہب ہے اور شیخ عبد الرحیم طاہری نے ترمذی کی شرح میں کہا ہے لما ثبت ان الرخصۃ
 قبل حدیث اللعن فاکلا معہم الرخصۃ للنیام فی الزیادۃ کما ہو مذہب

الجمہور ویوید ذلك تذکیر صیغۃ الرخصۃ ایضا انتہی اور شرح پر نرخ میں
 بیچ باب زیارت رخصت قبو کے ہر ثم اعلم ان زیارۃ القبور ما ذون فیہ
 الرجال وعلیہ عامۃ اہل العلم واما النساء فقد روی عن ابی ہریرۃ
 ان رسول اللہ صلم لعن زورات القبور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 علیہ وسلم لعن زورات القبور فلا یجوز لهن الرخصۃ فی زیارات القبور
 وقال جمہور العلماء من اثبت الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ فانما یستدل
 بحديث لھیتکم الخ وهو استدلال بلا قیاس لان خطاب الرجال لا یشتمل
 النساء ولم یرو حدیث فی حق النساء فلا یجوز الرخصۃ لھن الصحیح انہ
 یباح للنساء زیارات القبور انتہی اور ایسا ہی سوال کیے بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین
 اور فقہار کے نزدیک زیارت کرنی قبر وکی حرام ہے قطع نظر ان سب کے ان ملکوں کے
 عورتیں قبر و زیارت کو کب جاتے ہیں زیارت قبور فیہ صاحب قبر کے لئے دعا و استغفار
 کرنا اور جھکنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہی پہلا انصاف کرنا اکثر
 عورتوں کو آبدست تک یا دو تہنیں ٹانز کبھی بڑھتی نہیں مگر کیا دعا و استغفار کرینگے
 ان کا تو یہ حال ہے کہ ایک بغل میں لڑکا دوسرے ہاتھ میں ٹالیدہ کا طبق لیکر بل ٹانگے
 خاک ہول پہانگے گھڑی جو کی دینی کو با پیادہ درگا ہوں پر جا میں مجاوروں کے
 سامنے بے پردہ ہو کر چرخ و مالیدہ رکھ کر سجدہ طواف کرتے ہیں ناک گرتے ہیں دھاکے
 پیٹے خود اڑتے دعا مانگتی ہیں کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بناؤ اور جیسا میرے داماد
 کو اکلوتی مٹی گاؤں بیل کے واسطے میری میرے لڑکے کا نصیب کہو تو یا میرا بیٹا میرے
 بیٹے کو نوکر ہی سے لگا دو یا شاہ دار صاحب مجھ کو رزق دادلا دو اور شاہوار صاحب
 دشمنوں کو میرے زیر کردار و استغفار کے بدلے آپ ناک گرتے ہیں کہ پیر صاحب غلاف مانا
 بھول گئی مجھ پر غضب مت ہو اگلی جمیرات کو دہرا غلاف لاؤنگی گئی جمیرات کو حاضر
 ہوتے تھے لیکن ٹھوڑی بی نمازی آگئی اسلئے دیر ہوئی یا ولی مجھ پر مہربانی کی نظر
 رکھو بیان اپنی خرچی عین سے مجاہد کا خرچا اور بلاؤ کے رکابی چڑھا کر اکب پاؤں

جمہور ویوید ذلك تذکیر صیغۃ الرخصۃ ایضا انتہی اور شرح پر نرخ میں
 بیچ باب زیارت رخصت قبو کے ہر ثم اعلم ان زیارۃ القبور ما ذون فیہ
 الرجال وعلیہ عامۃ اہل العلم واما النساء فقد روی عن ابی ہریرۃ
 ان رسول اللہ صلم لعن زورات القبور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 علیہ وسلم لعن زورات القبور فلا یجوز لهن الرخصۃ فی زیارات القبور
 وقال جمہور العلماء من اثبت الرخصۃ للنساء فی الزیارۃ فانما یستدل
 بحديث لھیتکم الخ وهو استدلال بلا قیاس لان خطاب الرجال لا یشتمل
 النساء ولم یرو حدیث فی حق النساء فلا یجوز الرخصۃ لھن الصحیح انہ
 یباح للنساء زیارات القبور انتہی اور ایسا ہی سوال کیے بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین
 اور فقہار کے نزدیک زیارت کرنی قبر وکی حرام ہے قطع نظر ان سب کے ان ملکوں کے
 عورتیں قبر و زیارت کو کب جاتے ہیں زیارت قبور فیہ صاحب قبر کے لئے دعا و استغفار
 کرنا اور جھکنا اور دنیا چھوڑ دینا اور آخرت کو یاد کرنا ہی پہلا انصاف کرنا اکثر
 عورتوں کو آبدست تک یا دو تہنیں ٹانز کبھی بڑھتی نہیں مگر کیا دعا و استغفار کرینگے
 ان کا تو یہ حال ہے کہ ایک بغل میں لڑکا دوسرے ہاتھ میں ٹالیدہ کا طبق لیکر بل ٹانگے
 خاک ہول پہانگے گھڑی جو کی دینی کو با پیادہ درگا ہوں پر جا میں مجاوروں کے
 سامنے بے پردہ ہو کر چرخ و مالیدہ رکھ کر سجدہ طواف کرتے ہیں ناک گرتے ہیں دھاکے
 پیٹے خود اڑتے دعا مانگتی ہیں کہ یا حضرت میرے خصم کو بیل بناؤ اور جیسا میرے داماد
 کو اکلوتی مٹی گاؤں بیل کے واسطے میری میرے لڑکے کا نصیب کہو تو یا میرا بیٹا میرے
 بیٹے کو نوکر ہی سے لگا دو یا شاہ دار صاحب مجھ کو رزق دادلا دو اور شاہوار صاحب
 دشمنوں کو میرے زیر کردار و استغفار کے بدلے آپ ناک گرتے ہیں کہ پیر صاحب غلاف مانا
 بھول گئی مجھ پر غضب مت ہو اگلی جمیرات کو دہرا غلاف لاؤنگی گئی جمیرات کو حاضر
 ہوتے تھے لیکن ٹھوڑی بی نمازی آگئی اسلئے دیر ہوئی یا ولی مجھ پر مہربانی کی نظر
 رکھو بیان اپنی خرچی عین سے مجاہد کا خرچا اور بلاؤ کے رکابی چڑھا کر اکب پاؤں

اُطمانا کفر و شرک وہ ہو نیز کو مسجد عبادت کرنا قبر والے سے حاجت مانگنا انکی نذر
دینا زمانا انکو کفر و نقصان پہنچا نیوالے سمجھ کر اُنسے بلاد وسطہ و توسل امتداد کرنا اس
تقریب سے عرس فاتحہ کے شوقین امد گھڑی چوکیان دیتو الیون کی حاجتی مبادروں
کے پیر البتہ بیچ و تاب کہا وینگے اور دغابی و دغابی کر کر خربا شور و غل مچا دینگے مگر جب
فقہ و حدیث کے عبارین استادوں سے مطالعہ کرینگے تو خجالت سے کہیا فی ہوا کہ
سنت جاہلانہ کہہ کر افر سے اور بہتان من مانتے کرنے لگینگے کیونکہ تھتوں کرینگے انکے یہ
خوٹ گئے جو عام لوگوں کو فریب دینے کے لئے مفید کو مطلق مطلق کو مفید بنا کر اُس کے
نسبت حقانے لوگوں پر کرتے ہیں تاکہ کسبی سچ آپ سچ نہ رہیں مگر جو لوگ خداوند عالم کو
سر ستر نہیں کرتا انکا دروغ بے فروغ کھل ہی جاتا ہے اُنکا ایک تیز فہم حوام الناس
کو پہچانے کا یہ بھی ہے کہتے ہیں کہ چاہے کے قرآن و کتابین مت لو دعو میدوں کچھ کر کے
جسوائے میں اصل حقیقت یہ ہے کہ علماء ہند نے جرابہم الذخیر الخیر از جب غریب مسلمانوں
کے محبت علم دین حاصل کرنے میں کم دیکھے تبسین کے خیر خواہی سے قرآن و حدیث و فقہ
مسائل ہندی میں ترجمہ کیا تاکہ توڑی مدت میں مسلمان اپنے خدا و رسول کے کھلم کھلا
ایمان اسلام سے واقف ہو جاویں اور فرمن و واجبات سنت و مستحب و محال و حرام و
مباح مکروہ و شرک بدعت و حید سنت باسانی جان لیوین اور مباح خبیثات دینداروں
نے دے ترجمہ و کتابین باقیات مالمات و وسیلہ نجات سمجھ کر چھوڑ کر وقف
نے سبیل اللہ کہیں تاکہ فائدہ عام ہو غریب غریب باہمی فیض پاویں سوا الحمد للہ ان علماء
وامرا کے نیک نیتی کی برکت سے نیرار نام کے مسلمان اس مہندی ہی کی بدولت
کام کے مسلمان ہوئی اور اس سبب ان علم خود شون حق پوشوں کا بازار سرد ہوا اب انکو
کوئی پوچھتا نہیں ایک مسئلے کے چار کچھ واسطے چہ چہ چہ گئے آستانہ پوسی ہے
سو سو خوف ہونے خوف دہریے کا دروازہ بند ہوا مہندی کا بونے بفضل الہی
آپ بھی منت تحقیق کر لیتو میں ہر غریب لوگ متعلق بے مل چاڑتے ہیں مگر وہی کہاں گئی
ہیں انہی کے جو برسوں میں نہ حاصل کیا تھا سو مہندی پڑھیں انون نے حاصل

کر لیا اب ہی ہندوئی سالے والے دین کے مسائل میں مطول و مختصر والے عمل مانوں کے جب
 دم بند کر دیتے ہیں تب دل میں کہیانی ہو کر شور و غل مچا کر جاہلوں کو کہتے ہیں کہ یہ لوگ جاہل
 و درسا ہندوئی پڑ بکھنچو یوں صرفیوں منطقیوں اصولیوں ظالموں سے بحث کرتے ہیں
 اور یارو یہ ہندوئی کتابیں با بیوں نے بالکل غلط بنا کر جو اسحق بن سحان الد
 صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابیں چھاپے کی تو درست ہوئیں اور دینی سالے اور
 قرآن و حدیث چھاپے کے نا درست قربان ایسی لٹی سمجھ کے خدا کے فضل و کرم سے یہ
 لوگ انہیں ہندوئی رسالوں سے یا عمل نیگئے مطلب بننے سے کام ہو عربی ہو یا فارسی
 سہہ دیکھنے سے کام بانی ہو و عربی یا رسی ساتویں تہمت میت کی ثواب سانی ہو
 منع کرتے ہیں تفصیل اسکے یہ ہو نہ ثواب سانی سے منع کرتے ہیں تصدیق کی نیت سے کہنا
 کہانا منع کرتے ہیں مان نہ دہمنت جو کہ عوام کرتے ہیں اہر گر ثواب سانی کا ارا و ہمنز
 رکھتے اللہ اسکو منع کرتے ہیں بلکہ ثواب بھیجانیے کا طریقہ بتاتے ہیں وہ طریقہ یہ ہو
 کہ خواہ نقد خواہ جنس خواہ کہانا اپنے مقدور بہر سکین و محتاج کو دیوے اس نیت ہو
 کہ اسے پروردگار اس خیر کا ثواب عطا کی روح کو تو ہو بخا دی یا یوں کہے کہ اس
 نیک عمل کا ثواب مردے کو اور خیر کا ثواب بخشینوالے کو بھیجے اور اس سے زیادہ ہر
 مقدمہ میں کوئی حرکت نہ کرے کہ شرک اور گناہ سے بچ جا رہی کنافہ زاد الاخرم
 اور زندہ ماننا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی اور شیر نے اور کہانا میمانا قبر کے پاس ہنر
 کے راہ سے یا میت کی نزدیکی حاصل کر تیکو درست نہیں ہو بلکہ بدعت اور مکروہ و تحرم
 ہو اور کافروں کی عادت ہو تبوں کے حق میں قال فی الدار المحترمة و اعلم ان
 الذی الذی یقع للاصوات و ما یوخذ من الدہام و الشمع و النہایت
 و نحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربنا الیہم فہو بلا جہاد باطل و حرام
 ما لم یقصد و اصر فیہا للفقراء الاحیاء و قد بتلی الناس بذلک و لا یما
 فی ہذا الاعصار و قد بسط العلامة قاسم فی شرح دور الیہار لنا قال
 الامام محمد توکان العوام عبیدی لا حفتہم بلا ولا و ذلک بانہم

ہندوئی سالے والے دین کے مسائل میں مطول و مختصر والے عمل مانوں کے جب
 دم بند کر دیتے ہیں تب دل میں کہیانی ہو کر شور و غل مچا کر جاہلوں کو کہتے ہیں کہ یہ لوگ جاہل
 و درسا ہندوئی پڑ بکھنچو یوں صرفیوں منطقیوں اصولیوں ظالموں سے بحث کرتے ہیں
 اور یارو یہ ہندوئی کتابیں با بیوں نے بالکل غلط بنا کر جو اسحق بن سحان الد
 صرف نحو منطق اصول وغیرہ کتابیں چھاپے کی تو درست ہوئیں اور دینی سالے اور
 قرآن و حدیث چھاپے کے نا درست قربان ایسی لٹی سمجھ کے خدا کے فضل و کرم سے یہ
 لوگ انہیں ہندوئی رسالوں سے یا عمل نیگئے مطلب بننے سے کام ہو عربی ہو یا فارسی
 سہہ دیکھنے سے کام بانی ہو و عربی یا رسی ساتویں تہمت میت کی ثواب سانی ہو
 منع کرتے ہیں تفصیل اسکے یہ ہو نہ ثواب سانی سے منع کرتے ہیں تصدیق کی نیت سے کہنا
 کہانا منع کرتے ہیں مان نہ دہمنت جو کہ عوام کرتے ہیں اہر گر ثواب سانی کا ارا و ہمنز
 رکھتے اللہ اسکو منع کرتے ہیں بلکہ ثواب بھیجانیے کا طریقہ بتاتے ہیں وہ طریقہ یہ ہو
 کہ خواہ نقد خواہ جنس خواہ کہانا اپنے مقدور بہر سکین و محتاج کو دیوے اس نیت ہو
 کہ اسے پروردگار اس خیر کا ثواب عطا کی روح کو تو ہو بخا دی یا یوں کہے کہ اس
 نیک عمل کا ثواب مردے کو اور خیر کا ثواب بخشینوالے کو بھیجے اور اس سے زیادہ ہر
 مقدمہ میں کوئی حرکت نہ کرے کہ شرک اور گناہ سے بچ جا رہی کنافہ زاد الاخرم
 اور زندہ ماننا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی اور شیر نے اور کہانا میمانا قبر کے پاس ہنر
 کے راہ سے یا میت کی نزدیکی حاصل کر تیکو درست نہیں ہو بلکہ بدعت اور مکروہ و تحرم
 ہو اور کافروں کی عادت ہو تبوں کے حق میں قال فی الدار المحترمة و اعلم ان
 الذی الذی یقع للاصوات و ما یوخذ من الدہام و الشمع و النہایت
 و نحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام تقربنا الیہم فہو بلا جہاد باطل و حرام
 ما لم یقصد و اصر فیہا للفقراء الاحیاء و قد بتلی الناس بذلک و لا یما
 فی ہذا الاعصار و قد بسط العلامة قاسم فی شرح دور الیہار لنا قال
 الامام محمد توکان العوام عبیدی لا حفتہم بلا ولا و ذلک بانہم

لا یعقلون فاکل بدعتیہ و انتہی ترجمہ جان تو کہ نذر جانی جاتی ہی مردون کے
 واسطہ اور لاتے ہیں روپے اور چراغ اور تیل اور مانند اسکے بڑے بڑے اولیاء کی قبروں پر
 پاس انکے خوشی چاہیے ہیں علمائے نزدیک باطل اور حرام ہیں جب تک کہ اسکے ماننے
 کا ارادہ نہ ہو فقرائے واسطہ اور اس بلا میں بہتے ہیں لوگ خصوصاً اس زمانے میں
 اور خوب کہو لکھ بیان کیا ہے علامہ قاسم نے درالبحار کے شرح میں اسی سبب کہا امام
 محمد نے اگر ہوں عوام میرے غلام اللہ میں آزاد کروں بدون واسطے یہ اس واسطے
 کہ وہی نہیں سمجھتے ہو اس میں ہوشیار ہوں اور عبرت بکریں اور قیامی عالم کی کا
 یہی یہی مضمون ہے مگر حق نے لوگ ہر خیر انکو سمجھا دیں یہ نہ نذر غیر اللہ کو کہ بیوقوفی چنی چکر
 بروٹی پاؤں و ردی کے کہانیوالے بدعت پسند ہرگز نہیں مانجے اور عجیبے انصاف ہیں کہ کہتے ہیں حضرت
 کو عبد کا لفظ کہنا ہے ادبی ہے اور دنیا اولیاء کو علام الغیوب کشف الکر و متصرف الامور
 جاننا سنت و جماعت کا عقیدہ ہے اور عرب میں نوح باجا و پرستش قبول شادی غمی
 کی رسم مقرر ہوئی عید برات کی رسوم جو قدیم سے چلی آتی ہیں سو بے تکرار و نہ شبہ جائز
 ہیں آدھے سر کے بال کہنے والے ڈاڑھی کٹانے والے اور منڈانے والے ہو چہ بڑے نیوالے ساج حار
 رشوت خوار زنا کا رغبتی خلیج ارتہتی سونا روپا لڑکوں کو پہنانے والے محرم میں فقیر تہیہ
 تفریہ شدی جو ہڑی قبر میں طافے پوجنے والے شاہ و اول شاہ و در شیخ سد و زمین خانہ
 لال پر سی سہر پٹی غیرہ کے معتقد ہونے والے وکالی کی بکری کہانیوالے نے نماز دیوانے
 دیہولی کی رسم کرنیوالے صلح گل کے تہنہ والے مرشدون کو قبرون کو سجدہ کرنیوالے
 مریدون سے سجدہ لینے والے بندون کو میوہ و جمیع اللہ کہنیوالے قرآن کو چپا تیان
 تسبیح کو منگیان نمازی کو ایڑ کا مسجد کو گورخانہ پاشا منہ کو گورخانہ کہنیوالے شروع
 تکبر اہل سنت و جماعت میں اور جو حضرت کو بندہ کہے انبیاء اور اولیاء کو حاجت روا
 مشککات غیبیہ ان نہ جانے اور عرب میں قبول کی ابو جاد و نذر غیر اللہ و شادی غمی کے
 رسوم منع کرے اور سب سر کے بال کہے اور تفریہ و چلہ پرستی کو بُرا جانے اور شاہ و اول
 وغیرہ بیرون کی تہنہ ماننے بیوانی کا لکھانی وغیرہ کہے کہے کو حرام کہے مشرکوں

بدعتیوں کا شریک نہ ہو سجدہ غیر الہیہ کو حرام و شرک ثابت ہے شرع فقہان کفر کے کلمہ کہتے
 والوں کو اور مشائخ سجدہ لینیوالوں کو اور حق پوش علماء کو جو کفر خدا اور رسول نے برا کہا
 انکی مذمت کرے دے وہابیہ و رکبہ کی جماعت سے خارج بلکہ کافر سبحان اللہ شارب
 منسوب پہچان و علامت و دبیون کی درسینوں کی ٹھرائی ہو اگر انہیں علامتوں سے پہچان
 وہابی ٹھہرائے ہو تو ہم تو کیا بلکہ علماء سہفت طبقہ متفقہ میں متاخرین تمہاری نزدیک مابنی
 ہوئے تو الحمد للہ کہ ہمارے ہی کہنے سے ہم لوگ غالب بڑی جماعت ملے ٹہرے اور
 تم لوگ اپنی ہی تقریر سے منکر انبیاء و اولیاء و منکر شفاعت و سنت و شریعت و منکر تہذیب
 و فقہ بنے خوب ہی سر کے بل اندر ہی منہ بلکہ چاروں شانے چٹا کر پڑے آٹھویں
 اہمیت نماز سنت نہین پڑھتے تفصیل ایسی یہ ہو کہ یہ بالکل محض بیہوشی
 سنت رسول اللہ پر جان تپتے ہیں اور بدعت و بدعتیوں سے الگ ہوتو بین جہانچہ ایسی
 سبب سے ہم لوگ بدعتیوں کے نزدیک ملعون ہیں ہم بھی اگر انکی مانند تارک سنت و بدعت
 پسند ہو کر ان سے ملے جلے رہتے تو اتنی بدنامیاں کیوں اٹھاتے سد و زور پرستوں کے
 علامت کا نشانہ کیوں بنتے الحمد للہ بدنام ہونا دین کے سبب سے اور ہر کس کی اس کے طعن
 سہنا یہی عین دین رسول اللہ کی سنت ہو کہ سنیں سے خود بخود اداس ہوتی ہر خدا
 الحمد علی ذلک ان ایسا تو کہتے ہیں کہ اقامت ہو گئی ہو اور جماعت ہو رہی ہو تو جماعت
 میں مجاہدے اور وقتیہ فرض پڑھ لیتے بعد سنت کی قضا کرے حدیث اور فقہ کی کتابوں
 میں یہ سائل موجود ہیں مگر مغتری لوگوں کو وہابی کہنے کی ایسی سخت بیماری ہو گئی ہے
 کہ کوئی دوا اثر ہی نہیں کرتے آخر یہ تھک بیماری دیکھو پاک کر کر جوڑتے ہو پڑا تعجب
 ہے کہ ناحق تہمتیں بے سرو پا تراش کر انکی نسبت ناکر وہ گناہوں پر کرتے ہیں اور اپنا
 دین ایمان برباد دیتے ہیں نویں اہمیت قبروں پر پہول و انشاع کرتے ہیں
 تفصیل ایسے یہ ہو کہ قبروں پر پہول و انشاع کتب حدیث و فقہ مقبرہ سوا اصلاً ناہیہ نہیں
 اور جو لوگ کہند اس حدیث کی لیتے ہیں کہ حضرت نے دو قبر والوں کو عذاب ہونے ہوئے
 دیکھ کر سبب نفعت نبوی کے ایک جہیزہ لیکر اس کو چیر کر دو نو مقبرہوں پر

یہ سبب نفعت نبوی کے ایک جہیزہ لیکر اس کو چیر کر دو نو مقبرہوں پر

کاڑ دیا سو شیخ عبدالحق اس حدیث کے پیچھے کہتے ہیں کہ بعض لوگ اس حدیث کو پہول سبزہ
 قبر پڑانے کے لئے دستاویز بناتے ہیں سو خطابی نے جو طلمو لکھا امام اورد حدیث کے شارحوں
 کا سرور ہر ایک کے دستاویز کو رد کرتے ہیں اند انہوں نے کہا ہر کہ اس حدیث سے پہول
 و سبزہ قبر و نہر چڑھنا ثابت نہیں ہوتا اور یہ بات بے اصل ہر صدر الاول میں نہ تھی
 اور کرمانی نے کہا ہر کہ اس گیلی لکڑی میں تاثیر نہ تھی کہ رافع عذاب ہو وہ برکت عامر
 رسول اللہ کے ہاتھ مبارک کی تھی اور عینی شرح صحیح البخاری میں ہر و کذلک
 ما یفعلہ اکثر الناس من وضع ما فیہ الرطوبة من الیاحین
 والبقول و نحوھا علی القبور لیس بشیخ واما السنۃ ہی الزیادۃ ترجمہ
 یعنی ایسا ہر جو اکثر لوگ کرتے ہیں تو دما زہ پہول اور سبزہ وغیرہ قبروں پر رکھتے ہیں
 سو کچھ نہیں سنت تو زیارت ہر اور فرمایا حضرت نے زوروا القبور فانھا تترھدا
 فی الدنیا و تذکر الاخرۃ یعنی زیارت کرو قبروں کی حال یہ کہ تحقیق زیارت
 انہی کے لئے رغبت کرتے ہر دنیا سے اور یاد دلاتے ہر آخرت کو پس جو کام کہ خلاف ترمہ
 دنیا و تذکر آخرت سے ہو سو زیارت قبور کے مطلب سے خارج ہر آب و غابی و غابی کہنیو
 نہر تفر برین کرین یہ بدعتی کہ جن کے دل میں بڑی مضبوطی سے بدعت رچ رہی ہر
 ہرگز نہ مانینگے بلکہ عوام الناس کو یہ مغالطہ دینگے کہ یہ رسم سالہا سال سے مسلمانوں
 میں رائج ہر کسی غابی کے کہنے سے سے ہرگز نہ چھوڑا جائے و سوین تہمت
 قرآن خوانے سے منع کرتے ہیں تفصیل اسکے یہ ہر کہ مطلق قرآن خوانی سے منع نہیں
 کر نیکی صراحت تہمت ہر مگر قبر کے گرد اگر وہ بیگمبند آواز سے قرآن پڑھنے سے نصلاً احتساباً
 میں مکروہ لکھا ہر ان ختم القرآن جہراً بالجماعۃ و یسبغ بالقداسیۃ سیما
 خواندن مکروہ ترجمہ یعنی بیشک ختم قرآن کا بلند آواز سے ساتھ ہر ہی کہ جبکو
 غرض میں سیما ہر خوانی کہتے ہیں مکروہ ہر اور اگر قرآن خود غیبی منکور ثواب ملنے
 ہو تو بغیر غرض دوسری کے پڑا جاوے نہیں تو عند بعض ثواب نہیں چنانچہ ثناء ان کے
 عبادت ہر اجر قرآن مثل ان یستاجر رجلاً لیقرا القرآن علی دایر القبر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

قبل هذا القراءة لا يستحق به الثواب واللمیت ولا للقاری ترجمہ یعنی مزدور
 قرآن کے جیسا کہ مزدور پکڑے کسی شخص کو تو کہ وہ قرآن پڑھ کر قبر پر کہا گیا ہو کہ اس پڑھنے کا
 ثواب نہیں ملتا نہ میت کو نہ پڑھنے والے کو ۱۰ اور نصاب الاحساب میں ہے کہ مقرر کرنا قاری
 کا قبر کے پاس بدعت ہے اور اس طرح کی قراءت میں کچھ ثواب نہیں اور نہیں کیا اسطرح
 کسی خلیفہ یا صحابہ نے اور ہدایہ کی کتاب الا جابرہ میں ہے اقرء القرآن ولا تأکلوا
 به وفي الشاهان ای بالقرآن یعنی پڑھو قرآن کو اور نہ کھاؤ ساتھ اسکے اور شاہان
 شرح ہدایہ میں ہے یعنی نہ کھاؤ ساتھ قرآن کے پس معلوم ہوا کہ ۱۰ تا ۱۲ یوں کے حق
 میں بڑا ہے اور میت کے حق میں ہے ثواب کا موجب نہیں اور طریقہ محمدیہ کے اخیر میں ہے
 قرآن کا قبر دن پر ٹھیکہ اور اس پر مزدوری لینا صاف حرام لکھا ہے اور رد المحتار میں
 در المحتار میں حرمت اسکی خوب تحقیق سے لکھی ہے اور جو ہر دالے کے قیاس کے
 خوب رد کیا ہے جس نے اجرت تعلیم قرآن پر قیاس کر کے اسکو ہی دیکھا تھا جسکو منظر
 ہو ان دونوں کتابوں میں بتحقیق نظر کرے اور وہ دونوں کتابیں علماء ہندوستان کے
 بنائی ہوئی نہیں بلکہ طریقہ محمدیہ روم کی ولایت میں بنا اور رد المحتار شام کے ملک
 میں دکان تو دے جائے کا نام و نشان ہی نہ ہو گا گیا رہے ہیں تہمت قبر کے پاس حد
 سے منع کرتے ہیں تفصیل اسکے یہ ہے کہ قبر کے پاس صدقہ دینا تو منع نہیں کرتے مگر کھانا قبر
 پر عید و شب بارات کو حلو اچاتے شیرنے وغیرہ لیجانے کو البتہ منع کرتے ہیں اور روٹی
 و دلیہ خواجہ خضر کے نام سے جو بہادرون کے مہینے میں دریا میں ڈالتے ہیں انکو منع
 کرتے ہیں قبروں پر کھانا نہ ذر دینا نہ کالیجانا منع ہے چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا اس زمانے
 نفسانے علماء کو خدا تعالیٰ نیک توفیق دیوے کہ حق کو باطل کا لباس نہ پہنا دیں اور
 بدعت کی تحسین میں لب نہ ہا دیں اور بدعت پسندوں کی خوشامد سے بدعتوں کے
 رواج کے فتویٰ نہ دیوں مباحی اسی آئینہ بے غم خوشنیت مغربی + میلان معین از حقیقت
 دہلی + از علم غرض صحت دین مبارک + چون صحت دین ثابت نہ ہو رہی + بارہ ہون
 تہمت پہلے قبروں کے شجروں کو پانے میں لکھواتے ہیں تفصیل اسکے یہ ہے کہ یہ

مذکورہ بالا حدیثیں ایک ایک سے
 حنفی میں نہیں ہیں اور بدعت
 یہ کہ دشت و قنیت
 اور جو وہ یوں ہے کہ
 اور اس نیت سے ہے کہ
 چھوٹا ادا ہے
 خیال کیا کہ کچھ ہے
 دنیا میں نذر دے دینا
 چوبیس کھانا دینا
 حق میں ان اور دین
 اور حلو اور دے
 رکتا جاوے تہمت
 کے ساتھ ہے
 صحت سے قیاس
 دینے میں
 دینے میں

اور جامی انکار نہیں خداوند عالم سمجھدے یوے آمین سوال عرس کا دن مقرر کرنا کیسا ہے
جواب عرس کا دن مقرر کرنا بزرگوں کا عمل ہے موافق حدیث شریف کے مادارہ
المؤمنون حسناً فحضور عند اللہ حسن یعنی جس چیز کو مومن نیک سمجھیں وہ اللہ کے
کے نزدیک نیک ہے مگر عرس میں نواح وغیرہ اور صندل و عود بدعت و نام مشروع و
حرام ہے و مقرر کرنا عرس کا اور ثابت ہونا اُسکا حضرت نبی کریم علیہ التَّحِیَّۃ
والتَّسْلِیْم سے اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین اور فقہاء معتبرین
رحمۃ اللہ علیہم سے نہیں ہے اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور مجتہدین
سے متحقق نہ ہو وے اُسکو موقوف رکھا جائے شرع کے مقدمہ میں نہ ہو بہر حال اہل اہل
ابو حنیفہ کو نے رسم کا ہے نہ مشائخ ان لا یؤنّفے کا قاضی ثنا الدیانی بتی لے تفسیر منطوری
میں لکھا ہے جبکہ معنی یہ ہے کہ درست نہیں ہے جو کرتے ہیں جاہل لوگ ادلیا اور شہداء
کے قبروں کے ساتھ سجدہ کرنا و تلکویطوان کرنا انکا یا روشن کرنا و دکان چراغ یا بنانا
مسجد اُس مقام میں اور جمع ہونا دکان آدمیوں کا برسویں دن عید کے دفعہ پر اور
نام رکھنا اُسکا عرس انتہی اور تعجب ہے کہ جواب دینوا لے نے کہا ہے کہ عرس میں نواح
وغیرہ نہ ہو وے سنو صاحبو عرس کیا نام ہے کہ جس میں نواح یا با اذ و حام حوام عود
صندل وغیرہ مجمع فساد چیزیں موجود ہوں دین انکے بغیر عرس کہاں ہوتا ہے مثلاً اگر
اُس دن سب ملکر لا کہہ بار کلمہ طیبہ پڑھیں اور اُس بزرگ کو ثواب بخشیں یا لا کہہ بار
استغفار اُس بزرگ کیواسطے کریں اُسکا نام ہرگز عرس نہ کہیں گے اور اگر عرس کے
معنی قبر پر لوگوں کا جمع ہونا ہی تو اُسکا منع بھی حدیث صحیح سے ثابت ہے چنانچہ مشکوٰۃ
شریف میں نسائی کے روایت سے اے ہریرہ رضی اللہ عنہ ثابت ہے کہ لا یجعلوا قبور عرس
یعنی مت کرو میری قبر کو عید گاہ کہ اجتماع سرور دلوں کو ہے اور یہ جمع ہونا موجب
غفلت کا ہے پس جبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے وہ صحابہ وسلم انہی قبر شریف پر اذ و حام
کے اجازت بغیر دین تو دوسری کی قبر پر کس طرح جائز ہو دے باوجود انکے کہ ہمارے زمانہ میں
ظاہر ہے کہ اجتماع عرس کا اتنا کرتے ہیں کہ اسلام کے کاموں میں لے جہ و جماعت میں تو

میسکند چیری حشل اعتبار نیست پس معلوم ہوا کہ جیسو ویم وچلم بے جہلم ولسی ہی نہیں ہے
 اصل ہو اور وہ جو لکھا ہو کہ جبکہ تصدق نافع ہو شہر طیکہ غریبا کو کہلا دے تو انصاف کیجئے
 کہ ہمارے زمانہ میں جو تیجا دسواں غیرہ کا کہنا کرتے ہیں سو رسم ادا کرنے اور حصہ بخر
 برادر ہی میں بانٹنے اور بخر اور نام کو کرتے ہیں یا تصدق اموات کی نیت سے اور
 غریبا کو کہلاتے ہیں یا تو نگر و نکو توڑے بھیجتے ہیں جب تصدق کی نیت ہو اور مستحق
 کو نکالا تو بدعت حسنہ ہوا یا سید اب اسکا جواب تم کچھ نہ دے سکو گے ہم سے سنو کہ فقرا
 نرازیہ میں ہو کہ مکروہ ہو طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتویں اور لیجا نا کہنا ناقہ دن کے
 پاس مقرر ہی دنوں میں اور دعوت کرنے قرآن پڑھنے کے اور جمع ہونا نیک لوگوں کا
 اور قاریوں کا ختم قرآن کو اور مکروہ ہو ضیافت لینا مصیبت الی وکیونکہ یہ سنت ہو خوشی
 کے ایام میں نہ غمی میں سو یہ بڑی عبت ہو اور ایسا ہی ہو ستمی اور فتح العید اور نو اور انعام
 میں کہ قبول کرنا مردے کیو اسطر جو کہنا کرتے ہیں بیشک مکروہ ہو شہر سے دن کرین یا
 ساتویں یا چہنہ یا برس میں کہنا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہو اور ایسا ہی ہو اور شام
 و قراخانے وغیرہ مقبرہ و دن میں ہو اور کہنا نرازیہ نے کہ اگر مساکین و فقرا کو کہلا کر
 تو جائز ہو اور فرمایا رسول اللہ نے کہنا نامردے کے نام کا مارتا ہو دلو اور جامع البیارات
 میں ہر خیرات کی نیت سے مردے کو ثواب پہنچانے کیو اسطر جو چکا وین اسکا کہلا ہوا ہو فقر کے
 دوسرے کو جائز نہیں اور کچھ پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتھ اٹھانا اس پر بطریق رسم
 فاتحہ کے کہانے کے اول یہ طریق علما و سلف سے ما تو رہنہین سلف کا پڑھنا ستور تھا کہ کہانے
 کے بعد حضرت کی دعا اہل ضیافت کو لے کرتے تھے یہ طرح ہو شرح شریعت الاسلام میں
 یہ فاتحہ دینا جو عرف میں مشہور ہو اس ستور اور ترتیب کے ساتھ جو عوام نے معمول کر رکھا ہو
 کہ نذر و خیرات کی شہرئی کہنا لا کر سامنے رکھ کر کہلا کر کہ کچھ الفاظ مقرر ہی کے بعد
 الحمد و قل ہاتھ اٹھو کر پڑھتے ہیں اور اسکو فاتحہ کہتے ہیں اور بغیر اس رسم کے کہنا نا اور
 بانٹنا اس کہانے کا جائز نہیں کہتے بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہیں سو یہ طریقہ شریعاً
 بدعت و نہایت ہندون کے ہو اور اگلے لوگوں کا یہ رواج نہیں تھا کیمافی

کہ شہر طیکہ غریبا کو کہلا دے تو انصاف کیجئے
 کہ ہمارے زمانہ میں جو تیجا دسواں غیرہ کا کہنا کرتے ہیں سو رسم ادا کرنے اور حصہ بخر
 برادر ہی میں بانٹنے اور بخر اور نام کو کرتے ہیں یا تصدق اموات کی نیت سے اور
 غریبا کو کہلاتے ہیں یا تو نگر و نکو توڑے بھیجتے ہیں جب تصدق کی نیت ہو اور مستحق
 کو نکالا تو بدعت حسنہ ہوا یا سید اب اسکا جواب تم کچھ نہ دے سکو گے ہم سے سنو کہ فقرا
 نرازیہ میں ہو کہ مکروہ ہو طعام پہلے دن اور تیسرے اور ساتویں اور لیجا نا کہنا ناقہ دن کے
 پاس مقرر ہی دنوں میں اور دعوت کرنے قرآن پڑھنے کے اور جمع ہونا نیک لوگوں کا
 اور قاریوں کا ختم قرآن کو اور مکروہ ہو ضیافت لینا مصیبت الی وکیونکہ یہ سنت ہو خوشی
 کے ایام میں نہ غمی میں سو یہ بڑی عبت ہو اور ایسا ہی ہو ستمی اور فتح العید اور نو اور انعام
 میں کہ قبول کرنا مردے کیو اسطر جو کہنا کرتے ہیں بیشک مکروہ ہو شہر سے دن کرین یا
 ساتویں یا چہنہ یا برس میں کہنا اسکا علما و فضلا کو مکروہ ہو اور ایسا ہی ہو اور شام
 و قراخانے وغیرہ مقبرہ و دن میں ہو اور کہنا نرازیہ نے کہ اگر مساکین و فقرا کو کہلا کر
 تو جائز ہو اور فرمایا رسول اللہ نے کہنا نامردے کے نام کا مارتا ہو دلو اور جامع البیارات
 میں ہر خیرات کی نیت سے مردے کو ثواب پہنچانے کیو اسطر جو چکا وین اسکا کہلا ہوا ہو فقر کے
 دوسرے کو جائز نہیں اور کچھ پڑہنا کہانے وغیرہ پر اور ہاتھ اٹھانا اس پر بطریق رسم
 فاتحہ کے کہانے کے اول یہ طریق علما و سلف سے ما تو رہنہین سلف کا پڑھنا ستور تھا کہ کہانے
 کے بعد حضرت کی دعا اہل ضیافت کو لے کرتے تھے یہ طرح ہو شرح شریعت الاسلام میں
 یہ فاتحہ دینا جو عرف میں مشہور ہو اس ستور اور ترتیب کے ساتھ جو عوام نے معمول کر رکھا ہو
 کہ نذر و خیرات کی شہرئی کہنا لا کر سامنے رکھ کر کہلا کر کہ کچھ الفاظ مقرر ہی کے بعد
 الحمد و قل ہاتھ اٹھو کر پڑھتے ہیں اور اسکو فاتحہ کہتے ہیں اور بغیر اس رسم کے کہنا نا اور
 بانٹنا اس کہانے کا جائز نہیں کہتے بلکہ نقصان کا سبب جانتے ہیں سو یہ طریقہ شریعاً
 بدعت و نہایت ہندون کے ہو اور اگلے لوگوں کا یہ رواج نہیں تھا کیمافی

نصاب الاحتساب ان معرفا يقوم في صف النعال ويقر بعد الختم اية من الاخلاص
 ثلثا ومن الفاتحة مرة وهو قائم والناس قعود اندبعت ولم ينقل هذا
 الصنع من السلف اور زاد الآخرة من هر که فاتحه جو عوام کرتے ہیں جس سے زمین کی لیب کر
 شیر نے یا کہا ناوہ ن کہہ کر خوشبو جلاتے ہیں اور وہ ان دب سے کھڑی ہو کر یا بیٹھ کر فاتحہ
 اٹھا کر الحمد وغیرہ پڑھتی ہیں اور بدون کرنے ان رسموں کی ثواب نہ پہنچنے کا اعتقاد
 رکھتی ہیں یہ بڑی بدعت ہے فاتحہ دلائل سے مجتہد کے نقل ہے مالی کا نون میں ایک
 عورت نے بدعتیوں کے تراشے ہوئے عرنے کے دن ملا کو بلا کر کہا کہ میرے خاوند کو مردوز
 میں ملاؤ ملائے کہا اسکو مر کے نو دس مہینے ہوئے اب مرد و نہیں کیسا ملاؤن خفا ہو کر لڑنے
 تم نہیں جانتے تو خیر جلو فاتحہ دو ملا بیچارہ ایک لیبی بوتی جگہ پر کئی قسم کا کھانا اور پانی اور
 میوہ اور حقہ رکھا ہوا دیکھ کر حیران ہوا پر چارپانچ پیسے کے لالچ سے فاتحہ دینے لگا سو
 وہ مجتہدہ لہنگا اٹھا کے اس باب کے پاس بیٹھ گئی ملا صاحب نے بہتر اسی ہوئے ہوں
 کیا مگر وہ نہ اٹھی ملا بیچارہ چون توں ختم کو ختم کر کے پانچ پیسے لیکر وہاں سے بہا گا و الد علم
 مگر قیاس تو اچھا دوڑایا غرض کہ بدعت کے کام کرنے سے یہ بیغیتھے دروائی ہوتی ہے بعض
 ملاؤں کے لالچی کہتے ہیں کہ اگر تیجے دسویں دن مقرر کرنا روا نہیں تو جمعہ وعیدین کا دن مقرر کرنا
 بھی جائز نہیں ما شاء اللہ خوب ثابت جاڑی اور خود مجتہد بنکر شرع میں عقل نامعقول
 کو دخل کر کے خوب خل و معقولات کیا میا نصاحب ابوش سنہا لکرات کرد جمعہ وعیدین
 وغیرہ تو شریعت کے مقرر کئے ہوئے ہیں تم بھی شریعت کی کتابوں سے تیجے دسویں وغیرہ کے
 دن مقرر ہونا ثابت کردادی حضرت یہ قیاس مع الفارق ہے کونوئے میں گرے ہوئے
 کو توریستی بڑا کر اور ہر کی طرف پہنچ لیا جاتا ہو بہا ملندی پر جو اٹکا ہوا اسکو نیچے کی طرف
 کیونکر پہنچینگے ایسے ہی قیاس فوڑانے والوں نے شراب اور بیاج اور شیخ سد کا بکرا
 اور قصاب و ضیافت کا بکرا برابر کیا شیطان یہی ایسا ہی قیاس کر کر آدم کو سجدہ
 نہ کر کے ملعون ہوا نفوذ بامد نہا سوال بسم اللہ جو چار سال جا رہیوں جا رہن کے بعد
 بچے کو پڑھاتے ہیں سو کیا حکم ہے جواب بسم اللہ اس مت پر پڑنا ما بدعت حسہ ہے مرد

نصاب الاحتساب
 ثلثا ومن الفاتحة مرة
 الصنع من السلف
 اور زاد الآخرة
 من هر که فاتحه
 جو عوام کرتے
 ہیں جس سے
 زمین کی لیب
 کر شیر نے
 یا کہا ناوہ
 ن کہہ کر
 خوشبو جلاتے
 ہیں اور وہ
 ان دب سے
 کھڑی ہو کر
 یا بیٹھ کر
 فاتحہ اٹھا
 کر الحمد
 وغیرہ پڑھتی
 ہیں اور
 بدون کرنے
 ان رسموں
 کی ثواب
 نہ پہنچنے
 کا اعتقاد
 رکھتی ہیں
 یہ بڑی
 بدعت ہے
 فاتحہ
 دلائل سے
 مجتہد کے
 نقل ہے
 مالی کا
 نون میں
 ایک عورت
 نے بدعتیوں
 کے تراشے
 ہوئے عرنے
 کے دن ملا
 کو بلا کر
 کہا کہ
 میرے
 خاوند کو
 مردوز میں
 ملاؤ ملائے
 کہا اسکو
 مر کے نو
 دس مہینے
 ہوئے اب
 مرد و
 نہیں
 کیسا
 ملاؤن
 خفا ہو کر
 لڑنے تم
 نہیں
 جانتے
 تو خیر
 جلو
 فاتحہ
 دو ملا
 بیچارہ
 ایک
 لیبی
 بوتی
 جگہ پر
 کئی
 قسم کا
 کھانا
 اور
 پانی
 اور
 میوہ
 اور
 حقہ
 رکھا
 ہوا
 دیکھ کر
 حیران
 ہوا
 پر
 چار
 پانچ
 پیسے
 کے
 لالچ
 سے
 فاتحہ
 دینے
 لگا
 سو وہ
 مجتہدہ
 لہنگا
 اٹھا
 کے
 اس
 باب
 کے
 پاس
 بیٹھ
 گئی
 ملا
 صاحب
 نے
 بہتر
 اسی
 ہوئے
 ہوں
 کیا
 مگر
 وہ
 نہ
 اٹھی
 ملا
 بیچارہ
 چون
 توں
 ختم
 کو
 ختم
 کر
 کے
 پانچ
 پیسے
 لیکر
 وہاں
 سے
 بہا
 گا
 و
 الد
 علم
 مگر
 قیاس
 تو
 اچھا
 دوڑایا
 غرض
 کہ
 بدعت
 کے
 کام
 کرنے
 سے
 یہ
 بیغیتھے
 دروائی
 ہوتی
 ہے
 بعض
 ملاؤں
 کے
 لالچی
 کہتے
 ہیں
 کہ
 اگر
 تیجے
 دسویں
 دن
 مقرر
 کرنا
 روا
 نہیں
 تو
 جمعہ
 وعیدین
 کا
 دن
 مقرر
 کرنا
 بھی
 جائز
 نہیں
 ما
 شاء
 اللہ
 خوب
 ثابت
 جاڑی
 اور
 خود
 مجتہد
 بنکر
 شرع
 میں
 عقل
 نامعقول
 کو
 دخل
 کر
 کے
 خوب
 خل
 و
 معقولات
 کیا
 میا
 نصاحب
 ابوش
 سنہا
 لکرات
 کرد
 جمعہ
 وعیدین
 وغیرہ
 تو
 شریعت
 کے
 مقرر
 کئے
 ہوئے
 ہیں
 تم
 بھی
 شریعت
 کی
 کتابوں
 سے
 تیجے
 دسویں
 وغیرہ
 کے
 دن
 مقرر
 ہونا
 ثابت
 کردادی
 حضرت
 یہ
 قیاس
 مع
 الفارق
 ہے
 کونوئے
 میں
 گرے
 ہوئے
 کو
 توریستی
 بڑا
 کر
 اور
 ہر
 کی
 طرف
 پہنچ
 لیا
 جاتا
 ہو
 بہا
 ملندی
 پر
 جو
 اٹکا
 ہوا
 اسکو
 نیچے
 کی
 طرف
 کیونکر
 پہنچینگے
 ایسے
 ہی
 قیاس
 فوڑانے
 والوں
 نے
 شراب
 اور
 بیاج
 اور
 شیخ
 سد کا
 بکرا
 اور
 قصاب
 و
 ضیافت
 کا
 بکرا
 برابر
 کیا
 شیطان
 یہی
 ایسا
 ہی
 قیاس
 کر
 کر
 آدم
 کو
 سجدہ
 نہ
 کر
 کے
 ملعون
 ہوا
 نفوذ
 بامد
 نہا
 سوال
 بسم
 اللہ
 جو
 چار
 سال
 جا
 رہیوں
 جا
 رہن
 کے
 بعد
 بچے
 کو
 پڑھاتے
 ہیں
 سو
 کیا
 حکم
 ہے
 جواب
 بسم
 اللہ
 اس
 مت
 پر
 پڑنا
 ما
 بدعت
 حسہ
 ہے
 مرد

اس جواب نبیوالے کی نئی شریعت نکالو اور مجتہد نبی پر صد آفرین ہو اس نبرگ کے پاس بد
 حسنه وہ ہو کہ جو خود کرتا ہو اور حسن جانتا ہو نہیں تو بدعت حسن کیسی ہو گے مجمع البجار کے خاتمہ
 میں مذکور ہو وقد کتب الی شیخنا الشیخ علی المتقی فیما جرت علیہ عادۃ اکثر
 اهل البلاد انہم یبتدون بتعلیم الصبیان للقرآن حین یمضی علیہ اربعۃ
 سنین واربعة اشهر واربعة ایام هل لہ اثر فی الحدیث او فی السلف
 فکتب اندہ لہر یوجد لہ شیء یعتمد علیہ یعنی لکھا میرے شیخ کو شیخ علی متقی نے
 اس باب میں کہ یہ جو اکثر لوگوں میں رواج پایا ہو کہ شروع کرتے ہیں بچہ کو قرآن کی تعلیم
 چار سال چار مہینے چار دن پر آیا ہو اسکے لئے کوئی نشان حدیث میں یا سلف کی کتابوں میں
 پس لکھا شیخ نے کہ مقرر پایا نہیں گیا اس باب میں کچھ کہ اقبال کیا جاوے اس پر اور جو حدیث
 و معرفۃ الحق میں ہو کہ چار سال چار ماہ چار دن کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 حضرت حنینؓ کو مکتب میں بٹھلایا سو اسکی کچھ اصل نہیں مجمع البجار کے روایت سے
 معلوم ہوا اور اگر اسکے اصل یعنی حنینؓ کو حضرت رسول مقبول کا اس مدت پر مکتب میں
 بٹھلانا ثابت ہو تو اس سنت کے منکر ہر تو بسم اللہ سنت ہوگی بدعت حسن کیسی ہوگی لیکن اللہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول فعل تو بدعت حسن ٹھہرا اور پایا دو سچ رسول اللہ سنت واسر برین
 دانش و اجتہاد سنت کو منکر ایسے ہی لازم میں مبتلا ہوتے ہیں اور حقانے لوگوں پر انکار
 سنت کی تہمت لیکر آپ ہی منکر سنت ٹھہرتے ہیں ان اتنا تو ثابت ہوا ہے کہ جب کسی شخص کا مطلب
 کے اولاد میں سے پہلے بات کرنے لگتا ہے تو آنحضرتؐ اسکو کلمہ توحید اور قل ہو اللہ کی آیت
 تعلیم فرماتے اور لڑکے کو یا نبیؐ کچھ چار سال چار ماہ چار دن پر موقوف نہیں بعضا دو
 برس میں بعضا کم و زیادہ میں بات کرنے لگتا ہے مومن کو چاہیے کہ رسول اللہؐ کا پیروں سے
 خدا کا قرب حضرت ہی کی پیروی میں ملتا ہو اور اس سید ہی راہ سے بتنا اور ہر آدمی
 ہو گا آسان ہی راہ سے دور ہو کر آخر گمراہ ہو گا خلاف ہمیر کیسے گریہ کہ ہرگز غمزدار
 نخواہد رسید لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا تصدیق کرنا اسی لڑکوں فرض ہے
 اور شی مسلمان کو بہت ضرور ہے کہ ہر امور میں حضرت کا اقتدا کرے اور یہ بھی جانتے

۱۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ کو قرآن پڑھانے لگے تو پہلے اس کو توحید اور قل ہو اللہ کی آیت پڑھائے۔
 ۲۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ کو قرآن پڑھانے لگے تو پہلے اس کو توحید اور قل ہو اللہ کی آیت پڑھائے۔
 ۳۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ کو قرآن پڑھانے لگے تو پہلے اس کو توحید اور قل ہو اللہ کی آیت پڑھائے۔
 ۴۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ کو قرآن پڑھانے لگے تو پہلے اس کو توحید اور قل ہو اللہ کی آیت پڑھائے۔
 ۵۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بچہ کو قرآن پڑھانے لگے تو پہلے اس کو توحید اور قل ہو اللہ کی آیت پڑھائے۔

کہ جب کام سے سنت قوت بڑھو وہ کام سنت سے تعلق رکھتا ہو اور جو کام کہ بدعت قوت دیکھو وہ بدعت
 سے رکھتا ہو اصول کا قاعدہ ہو کل مایطیر الی الحرام حرام لینے جو چیز کہ حرام کی طرف انجیز والے
 ہو وہ حرام ہو غرض کہ یہ وہی سنت کی بڑی دولت ہو ایسی ملت کے ماتہ آنے سے عقدی اور نکحے
 کلام اللہ و کلام الرسول اتوالی انہما کے کہل جاتے ہیں اور سنت کے خلاف سے اور قول صحابہ و
 مجتہدین کو پس پشت ڈالنے سے بہتر فرقی والوں میں ہوتا ہو ایسا وسط بہتر فرقی والوں کو جیسا کہ
 اہل سنت و جماعت والے اہل ہوا اور ناجیہ فرقہ کو سستی کہتے ہیں شیخ مجدد دم فرماتے ہیں
 کہ بدعت کدالی ہو اسلام کی اکھاڑ نیکے بدعتی جو مسیبا بنیانی کے بدعت کو تروتازہ دیکھتا ہو
 کل کو جب نظر تیز ہو گے تو دیکھ گیا کہ نتیجہ اسکا سوائے خسارت اور ذمات کچھ نہیں ہے
 بوقت صبح شوہر و بچہ روز و معلومت ہو گیا کہ باختم عشق درشتی ہو جو بزرگان دین فرض و
 واجب تو ایک طرف سنجات و مباحات میں بلکہ عادات میں سیایہ کی طرح سنت کے ساتھ رہتا ہو
 اور بدعت سے بہت اڈتے تھے غرض حضرت کے قول فعل کے عاشق ہو حضرت امام زین العابدین
 نے جاکہ کہ پاخانے میں جانے کے لئے ایک جوڑا کپڑا لٹکا جدا بنا رکھیں پھر روایت کیا کہ
 حضرت ایک ہی لباس کہتے تھے بیت الخلا کے واسطے لباس مخصوص تھا فوراً اپنا ارادے
 سے باز آئے شیخ مخی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ امام احمد حنبل رحمہ اللہ عمر بہر تر بزرگ کھایا کہ
 مجھے کسی حدیث سے معلوم نہوا کہ حضرت نے اسکو کی طرح کہا یا ہو تمہیں اندون میں حضرت کی
 فرمانے کے موافق اسلام غریب ہوا اسلام کا پایہ بدعت کی کدالی کے بڑاشت نہیں کی سکتا
 اور چراغ سنت کا باد تند بدعت کا نتھل نہیں ہوتا یہاں تک تو نوبت نہیں ہو کہ بدعتی لوگ مسلمان
 سنی پر بر ملا طعن کرتے ہیں غرض وہ مسلمان سنت پر عمل کرنے سے عاجز و مدح میں ایسی غریب
 کیہ قوت میں کوئی بہادر دندان شکن ضرور ہو کہ سنت کو نصرت اور بدعت کو نہریت دے اس
 زمانے میں ہندو لون کی آبائی بنا ڈٹی طریقہ کا یا یہ عجیب شہینہ پچر میں درخشش ہو نیکیا ہو کہ شہر عالم
 صلے اللہ علیہ وسلم کے شریعت کے مگر ہے ٹوٹا نہیں اور طریقہ محمدیہ زور سے پیچھا نہیں
 بلکہ اس میں حتیٰ کو پس پا کر دیا ہو اور یہ ناخلف ایسی پیدا ہو تو میں کہ سلف کی چال کو نہایت
 اور اپنی شراعتی ہو ہی چال کو چرانے رسوم کہتے ہیں اور اس بنا ڈٹی طریقہ کے مدد

یہ حدیثیں صحیح
 صحابین و فضول
 ان صحابہ
 کے نسخہ کینہ
 حیات ہو جاوے
 سے باوجود
 سے کچھ
 سے اسطی
 کے نسخہ کینہ
 بزرگین و شہداء
 کے نسخہ کینہ
 کے نسخہ کینہ

بیگناہ ہمارے زمانہ میں بدعت کا ایسا زور ہو کہ سنت کے نام سے لوگ بہانے بدعت کا بیان کرتے
 تو اسے وہابی معتزلہ کہتے ہیں اور بدعت پر بدعت کہی جاوے تو خاصے سنی مقلد ملی بنجاتے ہیں
 اول کے زمانے میں ایک سنت چوٹی ہی چوڑی تھی مگر سنت و بدعتی کہلاتے تھے اور اب
 سنت بجالانے اور بدعت چوڑی دینی سے بدعت سب کہلاتے ہیں کوئی مسلمان حضرت
 وصحابہ تابعین و تابع تابعین ائمہ دین و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم جمعین کے قول و فعل کے
 تحقیقات نہیں کرتا اور اتنا نہیں جانتا کہ ان حضرات کے قول و فعل کے مطابق حکم عمل
 ہو دوسرا سراج ہر دلوکان عبد الجبار اور اگر مختلف ہو تو مخالف ہر دو کو کا نسیدہ
 قریشیائے مسلمانوں باپ دادا کی رسموں کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 سنت ہنگے نہیں ہر مقلد سنت رسول تو وہ نعمت ہو کہ اگر وہ جہان کے بدلے لجاوے تو یہی سنتی ہو
 ابن سعود زکا فرمودہ ہو کہ بدعتین ظاہر ہو گئی ہیں شک کہ جب انہیں سے کسی بدعت کو بدل
 ڈالیں تو لوگ کہیں گے کہ سنت بد گئی حضرت علیؑ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ اسلام میں میری پیروی کسی نے نہ توڑی مگر بدکار عالم اور بدعتی برہنہ گار نے حضرت عبد اللہ
 بن عمرؓ سے روایت ہو کہ کسی نے اپنے بنی کے بعد اختلاف نہ کیا مگر یہ کہ اس راستے کے
 باطل والی تین باتوں پر غالب آگئی ابو حذیفہ فرماتے ہیں کہ لوگ نہ پر ایک مانہ آویکا کہ بیجا
 عالم انہیں دے گئے کہ ہر کی ماخذ بیگناہ لوگ اسکی طرف ہو کر نہ نظینگے اور مومن سب ایمان و غیر
 نوڈ سے سب ہی نیا وہ خوار و ذلیل رہیں گے یہاں یہ وہی وقت ہو کہ جسکے خبر مخبر صابر
 نے اول ہی سے دسی صدق اللہ علیہ العظیم و صدق رسولہ الکریم علیہ و
 علی آلہ الحیۃ و التسلیم **سوال** زبردگوئی سنت و ہراد کے گونڈے و کندہ و دوسری وغیرہ
 کہنا ماحلال ہو یا حرام **جواب** سنت مراد کا کہنا ناجائز ہے و مطلق ناجائز کہنا خود رائے
 و خود بندہ ہی ہو سنت کے مضمون پر تو خیال کرنا تھا کہ جائز یا کفر ہیں یا سید جلال الدین
 بخاری و جب شیخ احمد امام اگر تم میرا ظنا کام کر دو تو تمہارا حق سنت کو کو نہ ہو کندہ و دوسری دیگر
 کردہ گناہ یہ سنت تو مخلوق کے ہر کچھ الزام میں ہے انھیں لا یموت علی حرمتہ نذر المخلوق
 ولا ینفقد نذر المخلوق نہ اندھرام بل بیعت و لا یجوز اخذہ و اکلہ یعنی

خراب جانتا ہو حکم کیا کہنے اسکے کا قصہ وار عبد اللہ بن محمد بن عمر بن حنفی مفتی کا یہ فیصلہ اللہ
 تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کا جو جویو جھگڑے اور ورود اور سلام ہیکر پس معلوم ہوا کہ جو ان کا حکم
 دینے والا محجب خود پسند ہو معلوم نہیں کہ یہ مسئلہ اپنے اقبہا و سہو تراشا ہو یا سیدہ بسینہ اس پر
 تک پہنچا ہر دین کے کام میں تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع رہنے یا نہ پہنچا ہر
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نسا میں فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموا فیما بینہم
 بینہم شہم لا یجدوا فی الفسہم حرجا مما قضیت ویسلو تسلیما مستم ہر تیرے
 رکنے انکو ایمان نہ ہوگا جب تک شہی کو منصف نہ سمجھیں جو جگہ اٹھے اسپسین پر نہادین اتو جی مہر
 ننگے تیرے فیصلے سے اور قبول رکھیں تاکہ یعنی جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملہ پر رسم یا عادت
 کی بات میں لوگوں کو اسپسین جگہ اٹھو ایک کہتا ہو کہ یوں کیا جاوے دوسرا کہ یوں نہیں تو
 ایسے وقت میں چاہو کہ حضرت کو منصف و تاکم ٹھہرا دین پر جو حکم کہ حضرت کی حدیث سے ثابت
 ہو اسکو بجا ہی دل قبول کریں خواہ مرضی کے موافق ہو یا مخالف تب مسلمان کی دعویٰ سچا ہو اور جو
 حضرت انصاف پر راضی نہ ہو کر چون چرا کرے وہ مسلمان نہیں کا فرد منافق ہو اس زمانے
 میں اکثر ہندوستان کو مسلمانوں میں ہزار غائبی باتیں اور نئے عقیدے اور رسمیں رائج ہیں
 اور ایک جہاں اسپسین گرفتار ہو عام کا کیا ذکر کیجے اسپگتہ خاص لوگوں کا ہوا ہے
 حال یہ کہ پوچھے لاگے کرشن اور رام کو رہ گیا اسلام باقی نام کو مثلاً لڑکا پیدا ہوتے
 بکر افج کرنا زچا کے چار پائی پر تیر و کلام اللہ رکھنا چٹھی کرنا سالار بخش دار بخش یہ سب
 خواجہ بخش نام رکھنا زچا کا خون چالیں ان کو کم میں بھی اگر بند ہو تو بھی اسکو چاہے نہ پا کر
 سمجھنا چار برس چار ماہ چار دن پر بسیم اللہ پڑھا ناختہ والے کے ہاتھ میں باون کا کنگنا باندھنا
 شادی میں کنگنہ جلوہ سہرا مقنع تیل سربھی شہناخت آتش بازی تیرہ بیان بلیان تاج شہ
 کے کپڑے مہندی رت چکھہ ٹونے کو ٹھکے چوتھے چھکے سوا لاکھ اشرفی کا ہر غیسرہ
 حرکتیں کرنا تھرم میں گوشت پان چار پائی پر سونا ترک کرنا تقریہ علم شہا مہندی ٹٹٹی
 سیج بال صاحب ڈٹہ اچ صاحب بنانا صفر میں تیرہ دنکو تیر سمجھنا آخری چار شنبہ کے
 دن سیر کو جانا برج انا خر میں حضرت پیر کے مہندی چراخان کرنا جمادی الاولیٰ

پنجے دین کے بائین قبول کرنا بہت دشوار معلوم ہوتا ہے اگرچہ یہ جانتے ہیں کہ انفس
 غالبہ حکومت زیر میں جب بلوں کے ازام سوز تے ہیں تو دین یا قرآن و حدیث پیغمبر
 و صحابہ و اجمع و فقہ و تابعین کے آباء و اجداد کو باطنی کہنے پر زور مارتے ہیں تو جملہ فر
 مین کو بارہ سو بہتر برس کے سب صحابی مسلمانوں کو یاد کرنا اپنے نزدیک نہیں سمجھتے
 ہیں کیونکہ دسے ہی قرآن حدیث و فقہ کے تابع رہتے اور ایسی دنیاوی سمون سے
 بیزار نہ ہو اب یہ بے تمیزی انہیں اندہ ہونے نصیب ہے خدا و رسول فقہا کو چھوڑ کر
 ہر کیس کو اپنا نبی و ولی و امام و مجتہد ٹھہرا کر ایسی پیروی کرنے لگتے ہیں یہ سچے مسلمان
 اسی سے تو بدنام ہیں کہ بخیر قرآن حدیث و ائمہ و فقہا کے ہر کسے ٹاکس کے تابع رہیں
 نہیں ہوتے نظام علی گنگا رام نہیں کہ دین اور باپ و اجداد کی رسموں کو ملا دین یہ
 لوگ خاصے خیف ملت ابراہیمی پر مضبوط پکے سنی صحابہ اہل بیت پیرو اور جان نثار
 اگر ایمان شک ہو تو امتحان کرو کہ دین کے حارث اور سنت رسول کے رواج دینے کا
 شوق اور پوری مسلمان پر چلنے کا ذوق کنگو ہو اور عقائد کنگا درست ہو کام کے مسلمان
 دماغ بے کہلانے والوں کا یا نام کے مسلمان بنائے کہنے والوں کا حکومت و دماغ بے
 کہنے ہوا تھا اعتقاد یہ ہو کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی معبود
 مسبود و قادر و قادر و نفع و نقصان پہنچانے والا مشکل کشا حاجت روا غیب ان
 روزی رسان مارنے جلائیو الا سب پر غالب کوئی نہیں مگر فقط الہ اور حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول صاحب معراج و شفاعت کے کو مختار ہیں اور سارے
 خلقت کے سردار سب کے پیو اور سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور جنکو یہ لوگ بدعتی کہتے ہیں
 ان کے یہ عقائد ہیں ابیات نظام الدین میرا بیان دین ہے وہ ایمان بلکہ حسن بالتبیین
 پیغمبر و نبی و خدا و آدم + ماچہ پروردگار مصطفیٰ دارم + ہمارے دست کو قائل ہیں تفریوں
 قبر و گوسبہ کرتے ہیں شیخ سعد و اور داول اور شاہ مدار کو نفع و نقصان پہنچائیو اسلئے
 غیب دان مشکل کشا حاجت روا جاتے ہیں اور ان عقیدہ و گوسبہ بنو کے علامت و تصرف
 درجائے اسلام سمجھتے ہیں اور شرک نے انصرف و شرک نے العبادت و شرک

سوز و غم و ہرج و مرج
 نجانہ و لا اور دوسرے
 روایت کیا ہے
 سرخا جاتا ہے
 ف نیچے جکتے ہیں
 میں نے یہ نہیں
 سوز و غم و ہرج و مرج
 جہاں پہنچتے ہیں
 ہر قبضی قبضتے ہیں
 گریز و تفرق
 ساری دنیا میں
 کچھ سب دوسرے
 میں کہتے ہیں
 مذہب میں غلبہ
 علیہ السلام

و علیہ السلام کہ جو شخص نے جنگ حد میں اپنے دست مبارک سے قتل کیا ہوا اور وہ اشقیاء و مصیبت سے
 کہلاتا ہو اور اللہ تعالیٰ ان سب پر پھٹکار ہی بپاہ و ہمدردان سیکھا فردن سے بے غائبی قیامت
 کے دن نہیں سکتے ساتھ ہو گا اور ابن ماجہ میں ابی دروہی روایت ہے کہ ہر ایک کو وصیت کی وجہ سے
 دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کے
 لیکو اگرچہ لکڑے لکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مست چھوڑ نماز فرض کو جان بوجہ کر
 پس جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہ کر پس تحقیق بری ہوا سزاوارتہ اور پنی شراب پس تحقیق وہ
 کفری ہے ہر شرابی کی یعنی جو کوئی ترک کرے اسکو جان بوجہ کر بری ہوا اتنے ذمہ یعنی
 تہہ اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور معجم کبیر میں ہے کہ تارک نماز جو لاف
 اسلام کا ہمارے میں سو کہاتے ہیں چار ذبیحہ اور نہین پڑھتے ہمارے نماز سو کچھ اہتیار
 نہین انکا منہ پیر ہمارے قبلہ کی طرف نماز کے حال کے سوا اور حضرت عمر بن الخطاب اور
 ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابو الدرداء رضوان
 اللہ علیہم اجمعین اور سوا ہی ان صحابہ کے حضرت امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد
 اور عبد اللہ بن المبارک اور امام بخاری اور مسلم بن حنیئہ اور ابو ایوب السخیتی اور سوا انکے
 سب سے تابعین اور تبع تابعین تارک الصلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں اور حضرت امام شافعی رحمہ اور
 امام مالک اسکو قتل کا حکم دیتے ہیں اور حضرت امام عظیمؒ اسکو قید ہمیشہ کی لازم گنتے ہیں
 یہاں تک کہ توبہ کرے اب یہاں اکثر پیر زادے جیکہ حقانے لوگوں سے یہ حدیثیں سنیں ہیں تو
 فوراً کہہ دیتے ہیں کہ کیا امام عظیمؒ کو اتنا علم نہ تھا جو کہ انہوں نے بے نماز کو کافر نہ کہا جواب
 حضرت امام عظیمؒ نے بالفرض اگر کافر نہین فرمایا تو نماز کا ترک کرنا ہی نہین مایا بلکہ انہوں نے
 بے نماز کو ہمیشہ کی قید کا حکم دیا ہے یہاں تک کہ توبہ کرے خیر تارک نماز اگر اتفاقی کافر نہین
 اختلافی کافر تو ہے اب دیکھو کہ باوجود اس قدر نماز کے تاکید قرآن حدیث و فقہ سے ہوتے
 ہوئے اسکو سبک اور سہل جان کے چھوڑ دینا اور علما و مجاہدین نے انکے خاطر سے انکو
 بڑا اہم کر کے نماز کی مذمت کرینوالے کو دے بے دکا فرمنا سرسرقاقت و حدوت ہو
 جو عیتوں نے دہائی کے نشانیاں پھرائے ہیں

جو گرتی کا چاک سامنے رکھے ڈاڑھی نہ پڑے اور پیر کی بغیر بلدی ہی پہنکر ہی شادی
کرے تیجا دسوان چالیسوان چہاں ہی برسی کی دن تقرر نہ کرے ثواب پہنچانے کی سنت یہ ہے
کہا نا سکنو کو کہلا کر تو نگر دن قاضیوں نہایتوں نہ ہوں پڑ دن ہو لیون رسالہ دارون
صوبہ دار و ملکوں کہلائے یا کہانا نہ کہلا کر نقد نہ دیو کر یا کپڑے یا پیو یا کسیکا قرض ادا کر کر
ثواب پہنچا دیو عرس میلہ کو نہ اکن وری دس پونگہ کچر اٹھو اپکا سیویان نہ کر کر اسکے
عوض اور کچھ کہلا کے چھٹے چھٹے منڈن بسم اللہ متھری دنون میں سالگرہ کرے بچو کو
جھوٹی بدی بیٹری پیرون کے نام کی نہ ڈالے نفل نہ نہ بھیک نہ پڑے نماز کے بعد لوبی فاختہ
نہ پڑے صلوة کے اول حجبہ کے سنتین پڑے کہانا یا بانیہ سامنے رکھے فاختہ نہ پڑے جماعت اور
وقت فرض کے فوت ہونے سے اول کی سنت نہ پڑے قرض ادا کرنے کے بعد پڑے تراویح
کے تسبیحین چلا کر نہ پڑے حضرت سول اللہ کو نقد گنگا روٹکا شفیع سمجھ کر کفار و مشرکوں کا
بھی شفیع نہ جانے بزرگوں سے حاجات نہ طلب کرے بزرگوں کی مذمت کرے اللہ صبا کے نذر
کرے ثواب بزرگوں کو پہنچا دے اور انیا اولیا کو غیبیان شکشا حاجت رونفع و ضرر
پہنچا دیو اور وزیر دیکھے برا برباد نہ جائے رشخ سد و شاہ دادل وغیرہ کی مذکر کا بکرا
حرام کہے اول وقت نماز پڑے سارے سر کے بال رکھے آداب بندگی کر نش تسلیم مہر اند کرے فقط
السلام علیکم کہے سالار بخش مبار بخش پر بخش خواجہ بخش امام بخش دیوڈ و گہر و نہتو کے نام
بد کر رکھ کر کفاح کے بعد ولیک کرے تغریہ علم شد ہی نفل ڈال سج ٹٹلی بنا نا فقیر ہو تا تفریون
باس قبرون باس کچری شربت لیجا اور پیر پرستی گور پرستی چلہ پرستی طاقت پرستی
سے منع کرے شہزاد کا علوا چائے رمضان کی سیویان محرم کے روٹ صفر کی کہنگیان
مکملے ربیع الاول کی کیر چیاتے رجب کے کوٹے پر کے گیا رہوین میت جنازہ کے
سرکے دور و ٹیان رکھنا قبر پر پیو لون کے چادر و غلاف ڈالنا قبرون پر چراغ جلانا
طواف و مسجد کرنا متین نانا سہاگن کے جنازے پر لال کپڑا ڈالنا عرس نامنع کرے
بیوہ کے نکاح نانی کی تاکید کرے نشہ کی چیرین نہ کہا وے پیو گنجہ جو شرط نہ کسل
غرض جو شخص کہ سنت کے کام کرے اور بہت سے دور رہی وہ شخص ان خدا فراموش

خوشیوں کے نام کے جانور کیوں نہیں کرتے کوئی تم میں کا یہ نہیں کہنا کہ امان کا بکرا یا بادا
 کے گائے دادی کا مرغا دادا کی مرغی دوسرا یہ کہ انصار سعد بن عبادہ خزیج کے
 قبیلے کے سردار تھے وہ روثہ الجندل کی لڑائی کو حضرت مسلم کے ہمراہ گئے تھے انکی
 والدہ عمرہ مسعود کے بیٹی قیس کے پوتے جو مسلمان ہو کر حضرت کی صحبت سے شرف ہوتی تھیں
 سو مدینہ منورہ میں یکایک گزرنے لگے جانہ روئے نے کہا کہ وصیت کیجوتب انہوں نے کہا کہ کسی
 چیز میں وصیت کروں گا جو میری سوسہ کا ہے بعد ایک مہینے کے سعد حضرت کے ساتھ مدینہ
 کو آئے حضرت نے اس کے بی کی قبر پر خبازہ کی نماز پڑھی سعد اپنی کے انتقال کے وقت کا
 مذکور سکے حضرت کی جناب میں عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میری خیرات اسکو نافہ دے دے
 ہی تو اپنی فرمایا کہ ہاں تب سعد نے کہا کہ فلاں باغ اسکی جانب سے صدقہ ہے لیکن محتاج لوگ اسکا
 میوہ کھایا کریں کوئی اس باغ کو کہی پیچھے نہ مالک ہے اور ایک آیت میں آیا ہے کہ سعد
 عرض کی کہ میری موتی ہو اسکے حق میں کوئی خبرات بہتر سے اپنی فرمایا کہ ہاں یہ حدیث
 مشکوٰۃ کے باب فضل الصدقہ کے دو مرتبہ فصل میں سعد بن عبادہ کی روایت سے ہے کہ تب
 سعد ایک کنو اکھود دایا اور کہا کہ یہ کنواں سعد مان کے لگو ہو لیکن نیابت سے
 کہہ دایا انقصہ ان روایتوں سے عرض یہ ہے کہ اہل بدعت کو جو مردوں کے باب میں بھیڑ
 تراشا کرتے ہیں اہل اس فقہ کی سند عطی سے لاتے ہیں سو گنجائش نہیں ہاں سنت کو تو
 پہنچا گا وہب بھی معلوم ہو گیا اور یہ بھی دریافت ہو گیا کہ کسی روایت میں حضرت نے
 سعد کو کنو اکھود دایا کہ اپنی والدہ کا کر سکے شہرت دینو کیو اسکی نہیں فرمایا نیم ملاؤں لے
 جو اس بہتان کو اختیار کیا ہو اسکا سبب یاد یہ ہے کہ ایک بڑی محدث کی فارسی کتاب میں
 اس فقہ میں کانیکہ عطی سے گفت کی جگہ لکھا گیا ہے سو نیم ملاؤں ہو کہا کہا کہ تمہے حضرت
 پندرہ بیٹے ہیں سو اس حدیث سے تبادسواں بیٹوں کا لیواں سا ہی ششما ہی نہ ماہی
 برسی حاضری تو شہر عینک سال بسال کا عرض کہاں سے نکلا اور یہ جو نیم ملاؤں کا ہے
 متحد پر سے مردوں کا کہا نا کہنا جائز کہتے ہیں اگر ام سعد کا کنواں کر کے عرض کریں تو یہی مرد
 کا کہا نا کہتے کا بھر قیاس نہیں ہو سکتا ہاں اگر کسی برتن میں پائے لے کے اسکو چھوٹا

زبدۃ الحائنین حضرت مولانا شاہ عبدالغفریہ قدس سرہ الغفرین شیخ ستمقامین جن کے زبدۃ النصاریہ
 فی سائل الذبائح میں موجود ہے فرماتے ہیں مدارحل و حرمت ذبیحہ برقصہ نیست ذبیحہ مست اگر
 بہ نیست تقرب الی اللہ یا برامی اکل خود یا برامی تجارت و دیگر امور مباحہ فرج میکند حلال است
 و الا حرام گفت و نیشا پوری زیر توره تعالی و ما اهل بصر لغیر اللہ گفتن علما اگر بہ تحقیق
 مسکما فرج کرد و ذبیحہ را قصد کرد و بیج آن تقرب بسوی غیر خدا کرد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ
 او ذبیحہ مرتد است انتہی فرج کرد کسی بر آئین ہر دمانند آن مثل کیے از بزرگان حرام نیشود
 آن ذبیحہ چرا کہ شہرت داده شد یا بن غیر خدا اگر چه ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم اللہ گفت
 و اگر فرج کرد برامی جہان حرام نشو و زیرا کہ جہانے سنت ابراہیم خلیل اللہ است و بزرگے کر و ن
 جہان بزرگے کردن خدا تکاست و وہ فرق میان ہر دو صورت است کہ اگر کسی فرج کرد
 آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن باشد فرج بر خدا و لغوی بر آ جہان یا براسے و ذبیحہ
 یا برامی فائدہ تجارت و اگر پیش نکرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد اورا بر غیر خدا یا
 یا برامی بزرگے غیر خدا پس حرام نشو و یا کا فر میشود و قول اندہمچنینست و در تازیہ و شرح و تہذیب
 و در کتاب جیامیہ مذکور است کہ بہ تحقیق آن ذبیحہ مکروہ میشود و کا فر میشود و فاعلشہ زیر کہ
 بتحقق ماہر گمانے نمیکنیم مسلمان کہ بہ تحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی باین فرج
 کردن دمانند آن در شرح اوہبانیہ از ذخیرہ مذکور است و نظم کرد اورا پس گفت و فاعل آن فرج
 ہمہ فقہا گفتہ اند کہ کا فر است و فضلہ و ہما حیل کا فر نیگویند و ہمچنینست در مطلوب المؤمنین و آشاہ
 و النظارہ و در حدیث مستغفرین کرد خدا کسے کہ فرج کرد براسے غیر خدا رواہ احمد و نیز طعن
 ست ہر کہ فرج کرد بلکہ غیر خدا رواہ ابوداؤد و دودغرائبے عبید و بستان فقیہ کفر العباد
 مذکور است کہ بہ تحقیق جائز نیست فرج کردن گاؤ و گوسفند نزد گور یا برامی قول آنحضرت کہ
 لا عقر فی الاشیاء کم نیست عقر در اسلام یعنی فرج نزد قبور و ہمچنینست در کتاب سنن
 ابوداؤد و ہمچنین جائز نیست فرج کردن بر عمارت نو و نزدیک خریدن سر اسے چہ بہ تحقیق
 پیغمبر صلعم منع فرمودند از ذبیحہ اسے جن براسے و نیز کہ بہ تحقیق او نہ از بزرگے بگردن پس باطل
 کرد پیغمبر خدا منع فرمود از آن و ہمچنینست در کتب شافعیہ چنانچہ گفتہ است امام نووی

بہ نیست تقرب الی اللہ یا برامی اکل خود یا برامی تجارت و دیگر امور مباحہ فرج میکند حلال است
 و الا حرام گفت و نیشا پوری زیر توره تعالی و ما اهل بصر لغیر اللہ گفتن علما اگر بہ تحقیق
 مسکما فرج کرد و ذبیحہ را قصد کرد و بیج آن تقرب بسوی غیر خدا کرد آن مسلمان مرتد و ذبیحہ
 او ذبیحہ مرتد است انتہی فرج کرد کسی بر آئین ہر دمانند آن مثل کیے از بزرگان حرام نیشود
 آن ذبیحہ چرا کہ شہرت داده شد یا بن غیر خدا اگر چه ذکر کرد نام خدا را بر آن یعنی بسم اللہ گفت
 و اگر فرج کرد برامی جہان حرام نشو و زیرا کہ جہانے سنت ابراہیم خلیل اللہ است و بزرگے کر و ن
 جہان بزرگے کردن خدا تکاست و وہ فرق میان ہر دو صورت است کہ اگر کسی فرج کرد
 آن ذبیحہ را تا کہ بخورد از گوشت آن باشد فرج بر خدا و لغوی بر آ جہان یا براسے و ذبیحہ
 یا برامی فائدہ تجارت و اگر پیش نکرد آن ذبیحہ را تا بخورد بلکہ دفع کرد اورا بر غیر خدا یا
 یا برامی بزرگے غیر خدا پس حرام نشو و یا کا فر میشود و قول اندہمچنینست و در تازیہ و شرح و تہذیب
 و در کتاب جیامیہ مذکور است کہ بہ تحقیق آن ذبیحہ مکروہ میشود و کا فر میشود و فاعلشہ زیر کہ
 بتحقق ماہر گمانے نمیکنیم مسلمان کہ بہ تحقیق تقرب میکند آن مسلمان بسوی آدمی باین فرج
 کردن دمانند آن در شرح اوہبانیہ از ذخیرہ مذکور است و نظم کرد اورا پس گفت و فاعل آن فرج
 ہمہ فقہا گفتہ اند کہ کا فر است و فضلہ و ہما حیل کا فر نیگویند و ہمچنینست در مطلوب المؤمنین و آشاہ
 و النظارہ و در حدیث مستغفرین کرد خدا کسے کہ فرج کرد براسے غیر خدا رواہ احمد و نیز طعن
 ست ہر کہ فرج کرد بلکہ غیر خدا رواہ ابوداؤد و دودغرائبے عبید و بستان فقیہ کفر العباد
 مذکور است کہ بہ تحقیق جائز نیست فرج کردن گاؤ و گوسفند نزد گور یا برامی قول آنحضرت کہ
 لا عقر فی الاشیاء کم نیست عقر در اسلام یعنی فرج نزد قبور و ہمچنینست در کتاب سنن
 ابوداؤد و ہمچنین جائز نیست فرج کردن بر عمارت نو و نزدیک خریدن سر اسے چہ بہ تحقیق
 پیغمبر صلعم منع فرمودند از ذبیحہ اسے جن براسے و نیز کہ بہ تحقیق او نہ از بزرگے بگردن پس باطل
 کرد پیغمبر خدا منع فرمود از آن و ہمچنینست در کتب شافعیہ چنانچہ گفتہ است امام نووی

در شرح صحیح مسلم و تفسیر حدیثی که روایت کرده است آنرا از قول آنحضرت نقل فرموده که خدا کس را
 که کفرین کرد و پدر خود را و انفرین کرد خدا کسے که فرج کرد و بر اسی غیر خدا و اما فرج کردن بر اسی
 غیر خدا پس مردمان فرج اینست که فرج کرده شود بنام غیر خدا مانند کسیکه فرج کرد بر اسی بت
 یا صلیب یا بر اسی معشئ و عیسی و کعبه و مانند آن پس هم اینها حرام اند و حلال نمیشود و این تبت
 برابرست که باشد از هیچ مسلمان یا نصرانی یا یهود چنانچه تصریح کرده است بر و شافعی و امامان
 کرده اند بر آن بحساب مال پس اگر اراده کرد فرج با وجود آن بزرگے مذبح را یا راسے غیر
 خدا و عبادت را بغیر خدا یا شد آن کفر پس اگر باشد فرج مسلمان پیش این فرج کردن
 سبب فرج مرتد ذکر کرد شیخ ابراهیم مروزی از اصحاب که چنین که فرج کرده شود نزد استقبال
 پادشاه برای تقرب بسوی او و تحقیق فتویٰ او اندا اهل سنجا را به تحریم آن مذبح چرا که او از جمله
 ماحل اخیر است و گفت رافعی که خبرین نیست که فرج میکنند از برای اسی طلب خوشنودی
 وقت مدن پادشاه پس آن فرج کردن مانند فرج عقیده است بر اسی پیدایش مولود مانند
 این کفایت نمیکند عزت را و الله اعلم پس اگر گفته شود که قوله تعالى وَمَا لَكُمْ اَنْ لَا تَقُولُوا
 مِمَّا ذَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اَلَا مَا اضْطُرُّكُمْ اِلَيْهِ
 یعنی حیثیت مرثما را که بنجورید از گوشت چرخیده یا کرده شد بروی نام خدا تعالی و حال آنکه
 تفصیل کرد خدا تعالی بر اسی شما آنچه حرام شده بر شما مگر آنچه لاچار شوید بسوی خودن آن
 و همچنین قوله تعالى فَكُلُوا مِنْهُمَا ذَكَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ اَنْ كُنْتُمْ بَايَاتِهِ مُؤْمِنِينَ یعنی
 پس بنجورید از آنچه یاد کرده شده نام خدا تعالی بروی مگر بقرآن ایمان آورده اید عام است
 شامل چنینے را که تصد کرده شود با تقرب بسوی خدا و غیر او پس میباشند همه حلال گویم این
 آیات عام اند مخصوص آیت دیگر و او قوله تعالى ست در سورة مائدة حرمت علیکم المیتة
 والدم و لحم الخنزیر و مَا اَهْلَ الْبَيْتِ الْمُنْفَقَةِ و الْمَوْقُودَةِ و الْمَتَوَدَةِ و الْخَلْقِ
 و مَا اَكَلَ السَّبْعُ اَلَا مَا ذَكَيْتُمْ و مَا ذَبَحَ عَلَى الْقَصَبِ نَحْبِ حَرَامِ کرده شد بر شما مردار و خوردن آن
 مردان و گوشت خوک و آنچه آواز برآورده شد غیر خدا تعالی را بآن و آنچه بنمید بر مرد و آنچه
 بسنگ ندن یا مانند آن مرد و آنچه از بند سی افتاده بر مرد و آنچه بشاخ ندن

مما ذکر الله علیه
 و قد فصل لکم
 ما حرم علیکم
 الا ما اضطرکم
 الیه
 یعنی حیثیت
 مرثما را که
 بنجورید از
 گوشت چرخیده
 یا کرده شد
 بروی نام خدا
 تعالی و حال آنکه
 تفصیل کرد خدا
 تعالی بر اسی
 شما آنچه حرام
 شده بر شما
 مگر آنچه لاچار
 شوید بسوی خودن
 آن و همچنین
 قوله تعالى
 فَكُلُوا مِنْهُمَا
 ذَكَرَ اللَّهُ
 عَلَيْهِ اَنْ
 كُنْتُمْ بَايَاتِهِ
 مُؤْمِنِينَ
 یعنی پس
 بنجورید از
 آنچه یاد کرده
 شده نام خدا
 تعالی بروی
 مگر بقرآن
 ایمان آورده
 اید عام است
 شامل چنینے
 را که تصد
 کرده شود با
 تقرب بسوی
 خدا و غیر او
 پس میباشند
 همه حلال
 گویم این آیات
 عام اند
 مخصوص آیت
 دیگر و او
 قوله تعالى
 ست در سورة
 مائدة
 حرمت علیکم
 المیتة و الدم
 و لحم
 الخنزیر و
 مَا اَهْلَ
 الْبَيْتِ
 الْمُنْفَقَةِ
 و الْمَوْقُودَةِ
 و الْمَتَوَدَةِ
 و الْخَلْقِ و
 مَا اَكَلَ
 السَّبْعُ
 اَلَا مَا
 ذَكَيْتُمْ و
 مَا ذَبَحَ
 عَلَى
 الْقَصَبِ
 نَحْبِ
 حَرَامِ
 کرده شد
 بر شما
 مردار و
 خوردن آن
 مردان و
 گوشت
 خوک و
 آنچه
 آواز بر
 آورده
 شد غیر
 خدا
 تعالی
 را بآن
 و آنچه
 بنمید
 بر مرد
 و آنچه
 بسنگ
 ندن یا
 مانند
 آن مرد
 و آنچه
 از بند
 سی
 افتاده
 بر مرد
 و آنچه
 بشاخ
 ندن

حیوانی دیگر مرد و آنچه درنده در آنچو رد مگر آنچه فوج کشید نرا از حیوانها مذکور یعنی آنها را اگر زنده
 دریا بند و فوج کنند حلال باشد و نیز حرام است آنچه فوج کرده شد بر نصیبی نشاء نه است پس
 اگر تحقیق مردی که مسلمان خفه کرد و گوشت را و لبسم الد گوشت بر آن حلال نشود و گوشت را و جوید که
 نام خدا بر مذکور شد و همچنین قتی که فوج کشد گوشت سی را بر نشان از نشانهای بر قبری از
 قبره و راه کند بآن فوج تقریباً بسوی صاحب قبر یا صاحب نشان و لبسم الد گوید بر آن گوشت
 حلال نشود باین آیت میرسد و بنا بر آن بر اراده تقریباً بسوی غیر خدا یا تبدیل کردن
 طریق که مشهور است در فوج از استعمال آله تیر کرده شده و مانند آن پس انستیم که تحقیق قوله تعالی
 قَدْ فَصَّلْ لَكُمْ حَالَاتُهَا است بر چنینکه مذکور است در آیات دیگر مانند آیه سوره مائده و غیره
 وجود وجه نزول این آیت اعتراض مشرکین که میگفتند مسلمانان بطور الزام که شما نمیخواهید
 مردار را و حال آنکه گفته است در خدا و میخواید چنینی را که میکشید از دستهای خود پس ترجیح
 دادید شما گفته خود را بر گفته خدا پس جواباً اذ خدا تعالی ازان با بیطور که به تحقیق مردار مذکور
 نشده است با اذ نام خدا پس بر آنکه همین حرام کرده شد مردار و همچنین لبسنگ مرده شده
 و از جایی بلند افتاده شده گفته نشد بطوریکه پروا نگلی اده شد در آن از جانب خدا پس
 حرام کرده شد و جانوریکه انستیم او را بدستهای خود چنین نیست که گردید حلال بر آنکه
 کشتن آن واقع شده است حکم خدا و موافق طریق مشروع بطوریکه بر آمد ازان خون منسوخ
 و با ذکر نام خدا پس جلال کردن این و حلال کردن بعینه تعظیم است بر آنکه حکم خدا اما تقریباً
 قتل پس مغالطه میست چرا که همه گفته خدا اند بر آنکه با شد قتل از دستهای یا غیر
 مایا بمیرد خود چه نیست موت نزد ما مگر حکم خدا و بر این همین اتفاق کردند اهل سنت و جماعت
 که به تحقیق مقتول مرده است بسبب اهل خود و الله علم آنچه واقع شده است در بخیاض و غیره
 آن از تعالی که مفسران گفته اند وَمَا أَهْلُ بِهِ يَعْنِي اللَّهُ اِی آنچه بلند کرده شود و از زبان
 نزدیک فوج ابرامی بت پس منتهی است بر جایی بود و عادت مشرکین بدان زمانه و
 بر آنکه همین فرق نکردند مفسران و تعالی سیر قدیم میان آنچه ذکر کرده شود نام غیر خدا
 بروی و میان آنچه کرده شود و بتج آن نزدیک بسوی غیر خدا چرا که مشرکین آنوقت

بقصد تقرب بسوی غیر خدا بلکه باشد ذکر خالص پس آن وضع مسکله علی است از مسکه که نهاده شده
 است در صورتیکه مقصود تقرب بسوی غیر خدا باشد پس البته آن صورت حرام است مطلق
 شناختی نیز این که آنچه واقع شده است در تفسیر احمدی از تفسیر قول سے پر آنچه واقع
 شده است در هدایه و نقل کرده است نزد تفسیر سمیعاً مکه ذکر کریم در آن تفسیر قولی
 است وَمِنْهُمْ سَائِلٌ أَنْ يَبْقَرَةَ الْمَنَّانُ وَرَقَةً لِلْأَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الَّذِي فِي ذِكْرِنَا
 حَلَالٌ طَيْبٌ لَا تَمْنُنْ كَمَا كَرِهَ اللَّهُ خَيْرَ النَّاسِ وَفَتْحُ الدَّيْنِ وَإِنْ كَانُوا يَتَذَكَّرُونَ كَمَا هُوَ
 مَبْنِيٌّ عَلَى بَرَفَعْتَ مِنْ كَلَامِ صَدِّيقٍ وَفَتْحُ الدَّيْنِ أَنْ يَقُولَ مَقْصُودٌ لَا عَدَّةَ
 صَوْمَةٍ وَمَعْنَى الْخَبَرِ لَيْسَ لَيْتَهُ انْفِصَالٌ مَعْنَوِي بَلْ كُنْهُ تَقْوِيَةٌ وَحَادِثٌ جَوْنٌ بِاشْتِدَادِ رِوَايَةِ
 اُولِيَاءِ لَيْسَ لَيْتَهُ اجْنِبَةُ تَقَرُّبٍ سَبْعِيٍّ غَيْرِ خَدَائِشِ نَيْتِ اَدْنَانِ بِهَيْشَةِ اسْتِثْنَاءِ وَقْتُ فَرْجِ لَيْسَ
 نَيْتِ انْفِصَالِ اِنْدَوِي مَعْنَى هَرْكَزِ بَرِيٍّ آخِرِ نَيْتِ شَدِيدِ اسْتِثْنَاءِ وَتَقْوَا صَدَقَةُ اَزْهَيْشِ مَانِدِنِ
 نَيْتِ تَاْخِرِ عَمَلِ فَنِيْرِ مَبْنِيٍّ سَرْتِ بَرِيْهِ فَرْقِ كِرْدِنِ مِيَاْنِ ذِكْرِ خَالِصِ كَيْ نَهَادِهِ اسْتِثْنَاءِ صَدِّيقِ
 مَسْكَرِ اَدْرَانِ وَمِيَاْنِ خَيْرِيْ كَيْ مَقْصُودٌ بِسَبْعِيٍّ غَيْرِ خَدَائِشِ نَيْتِ اَدْنَانِ بِهَيْشَةِ اسْتِثْنَاءِ وَقْتُ فَرْجِ لَيْسَ
 وَكَيْ اسْتِثْنَاءِ اِيْزَانِ وَالدَّاعِلُ اَوْ تَفْسِيْرُ شَيْخِ الْغُرَيْرِ مِيْنِ وَطَائِفِ مِيْنِ وَصَا
 اَهْلٍ بِهَيْشَةِ اِيْضَةً دِيْكَرِ اَنْ جَانُوْرُ كَرْدِ اَوَزِ بَرِ اَوْرَدِهِ شَدِّ شَهْرَتِ دَاوَدِهِ شَدِّ رَحِ اَنْ جَانُوْرُ كَرْدِ
 اِيْضَةً اَللّٰهُ اِيْضَةً بَرِيْ غَيْرِ خَدَائِشِ اَوْ غَيْرِ اَنْ بَرِيْ اَشَدِّ اَوْ جِيْ خَبِيْثِ كَيْ بِطَرِيقِ بَهُوْ كَيْ بِنَامِ
 بَدِيْنِدِ وَخَوَاهِجِ مَسْلُطِ بَرِ خَانَةِ يَامَرْ كَيْ كَرْدِنِ دَاوَدِ جَانُوْرِ اَزْ اِيْذَانِيْ سَكَنَةِ اَسْجَادِ سَبْتِ بَرِ اَوْرَدِهِ
 تَشْوِوْ دِيَاْ تَوْبِ رَوَانِ كِرْدِنِ نَمِيْدِ وَخَوَاهِجِ پَرِيْ يَامَرْ كَيْ رَا بَا يِنِ وَضَعِ جَانُوْرُ كَرْدِ زَنْدِهِ
 مَقْرَرِ كَرْدِهِ وَبِهَنْدِ كَيْ اِيْنِ بَهْمِ حَرَامِ سَبْتِ وَدَرِ حَدِيْثِ صِيْحِ دَارِ سَبْتِ مَلْعُوْنٌ مَنْ فَرَحَ بِغَيْرِ اَللّٰهِ
 اِيْضَةً هَرِ كَرْدِ جَانُوْرُ تَقَرُّبِ بَغِيْرِ خَدَائِشِ اَوْ غَيْرِ اَنْ بَرِيْ اَشَدِّ اَوْ جِيْ خَبِيْثِ كَيْ بِطَرِيقِ بَهُوْ كَيْ بِنَامِ
 زِيْرِ اَكْ چُونِ شَهْرَتِ دَاوَدِ اِيْنِ جَانُوْرِ بَرِيْ فَلَانِيْ سَبْتِ ذِكْرِ نَامِ خَدَا وَقْتُ فَرْجِ فَاَنْدِ كَرْدِ
 چُونِ اِيْنِ جَانُوْرِ مَنَسُوْبِ بَا نِ غَيْرِ گَرَشْتِ وَخَبَثِيْ دَرِ وِپِيْدَا گَرَشْتِ كَيْ نِيَا دِهِ اَزْ خَبَثِ مَرْدِ اَسْتِ
 رِيْ كَيْ مَرْدِ اَرَبِيْ ذِكْرِ نَامِ خَدَا جَانِ دَاوَدِهِ اسْتِ وَجَانِ اِيْنِ جَانُوْرِ اَزْ اِيْنِ غَيْرِ خَدَا وَ اَوْرَدِهِ
 كَرْدَنِ اَنْدِ اِيْنِ حِيْنِ شَرَكْتِ دَا يِنِ خَبَثِ دَرِ وِيْ سَبْتِ كَرْدِ دِيْكَرِ نَامِ خَدَا حَلَالِ نَمِيْشُوْ دَا نَمِيْشُوْ

در حدیث احمدی از تفسیر قول سے پر آنچه واقع شده است در هدایه و نقل کرده است نزد تفسیر سمیعاً مکه ذکر کریم در آن تفسیر قولی است وَمِنْهُمْ سَائِلٌ أَنْ يَبْقَرَةَ الْمَنَّانُ وَرَقَةً لِلْأَوْلِيَاءِ كَمَا هُوَ الَّذِي فِي ذِكْرِنَا حَلَالٌ طَيْبٌ لَا تَمْنُنْ كَمَا كَرِهَ اللَّهُ خَيْرَ النَّاسِ وَفَتْحُ الدَّيْنِ وَإِنْ كَانُوا يَتَذَكَّرُونَ كَمَا هُوَ مَبْنِيٌّ عَلَى بَرَفَعْتَ مِنْ كَلَامِ صَدِّيقٍ وَفَتْحُ الدَّيْنِ أَنْ يَقُولَ مَقْصُودٌ لَا عَدَّةَ صَوْمَةٍ وَمَعْنَى الْخَبَرِ لَيْسَ لَيْتَهُ انْفِصَالٌ مَعْنَوِي بَلْ كُنْهُ تَقْوِيَةٌ وَحَادِثٌ جَوْنٌ بِاشْتِدَادِ رِوَايَةِ اُولِيَاءِ لَيْسَ لَيْتَهُ اجْنِبَةُ تَقَرُّبٍ سَبْعِيٍّ غَيْرِ خَدَائِشِ نَيْتِ اَدْنَانِ بِهَيْشَةِ اسْتِثْنَاءِ وَقْتُ فَرْجِ لَيْسَ نَيْتِ انْفِصَالِ اِنْدَوِي مَعْنَى هَرْكَزِ بَرِيٍّ آخِرِ نَيْتِ شَدِيدِ اسْتِثْنَاءِ وَتَقْوَا صَدَقَةُ اَزْهَيْشِ مَانِدِنِ نَيْتِ تَاْخِرِ عَمَلِ فَنِيْرِ مَبْنِيٍّ سَرْتِ بَرِيْهِ فَرْقِ كِرْدِنِ مِيَاْنِ ذِكْرِ خَالِصِ كَيْ نَهَادِهِ اسْتِثْنَاءِ صَدِّيقِ مَسْكَرِ اَدْرَانِ وَمِيَاْنِ خَيْرِيْ كَيْ مَقْصُودٌ بِسَبْعِيٍّ غَيْرِ خَدَائِشِ نَيْتِ اَدْنَانِ بِهَيْشَةِ اسْتِثْنَاءِ وَقْتُ فَرْجِ لَيْسَ وَكَيْ اسْتِثْنَاءِ اِيْزَانِ وَالدَّاعِلُ اَوْ تَفْسِيْرُ شَيْخِ الْغُرَيْرِ مِيْنِ وَطَائِفِ مِيْنِ وَصَا اَهْلٍ بِهَيْشَةِ اِيْضَةً دِيْكَرِ اَنْ جَانُوْرُ كَرْدِ اَوَزِ بَرِ اَوْرَدِهِ شَدِّ شَهْرَتِ دَاوَدِهِ شَدِّ رَحِ اَنْ جَانُوْرُ كَرْدِ اِيْضَةً اَللّٰهُ اِيْضَةً بَرِيْ غَيْرِ خَدَائِشِ اَوْ غَيْرِ اَنْ بَرِيْ اَشَدِّ اَوْ جِيْ خَبِيْثِ كَيْ بِطَرِيقِ بَهُوْ كَيْ بِنَامِ بَدِيْنِدِ وَخَوَاهِجِ مَسْلُطِ بَرِ خَانَةِ يَامَرْ كَيْ كَرْدِنِ دَاوَدِ جَانُوْرِ اَزْ اِيْذَانِيْ سَكَنَةِ اَسْجَادِ سَبْتِ بَرِ اَوْرَدِهِ تَشْوِوْ دِيَاْ تَوْبِ رَوَانِ كِرْدِنِ نَمِيْدِ وَخَوَاهِجِ پَرِيْ يَامَرْ كَيْ رَا بَا يِنِ وَضَعِ جَانُوْرُ كَرْدِ زَنْدِهِ مَقْرَرِ كَرْدِهِ وَبِهَنْدِ كَيْ اِيْنِ بَهْمِ حَرَامِ سَبْتِ وَدَرِ حَدِيْثِ صِيْحِ دَارِ سَبْتِ مَلْعُوْنٌ مَنْ فَرَحَ بِغَيْرِ اَللّٰهِ اِيْضَةً هَرِ كَرْدِ جَانُوْرُ تَقَرُّبِ بَغِيْرِ خَدَائِشِ اَوْ غَيْرِ اَنْ بَرِيْ اَشَدِّ اَوْ جِيْ خَبِيْثِ كَيْ بِطَرِيقِ بَهُوْ كَيْ بِنَامِ زِيْرِ اَكْ چُونِ شَهْرَتِ دَاوَدِ اِيْنِ جَانُوْرِ بَرِيْ فَلَانِيْ سَبْتِ ذِكْرِ نَامِ خَدَا وَقْتُ فَرْجِ فَاَنْدِ كَرْدِ چُونِ اِيْنِ جَانُوْرِ مَنَسُوْبِ بَا نِ غَيْرِ گَرَشْتِ وَخَبَثِيْ دَرِ وِپِيْدَا گَرَشْتِ كَيْ نِيَا دِهِ اَزْ خَبَثِ مَرْدِ اَسْتِ رِيْ كَيْ مَرْدِ اَرَبِيْ ذِكْرِ نَامِ خَدَا جَانِ دَاوَدِهِ اسْتِ وَجَانِ اِيْنِ جَانُوْرِ اَزْ اِيْنِ غَيْرِ خَدَا وَ اَوْرَدِهِ كَرْدَنِ اَنْدِ اِيْنِ حِيْنِ شَرَكْتِ دَا يِنِ خَبَثِ دَرِ وِيْ سَبْتِ كَرْدِ دِيْكَرِ نَامِ خَدَا حَلَالِ نَمِيْشُوْ دَا نَمِيْشُوْ

بمغتے تبسج و غیر ذلک استعطست و اگر کسی بگوید اهلک الله بر گزمنے ذبح الله فیہ نہ خواہد شد
 غیر آنکہ اہل را بر ذبح حل کرده شود پس ذبح بغیر الله مراد خواهد شد ذبح یا سبب غیر
 الله از کجا فهمید شود تا معامی این مردم حاصل شود پس این عبارت اہل الیغتے ذبح گرفتار
 باز لغیر الله را بجای با سبب غیر الله ساختن قریب بہ تحریف کلام الہی میرسد درینجا پوری
 میگوید اجمع العلماء لو ان مسلماً ذبح ذبیحۃ و قصد بدینہا التقرب الی غیر الله
 صائر ہوتا او ذبیحہ مکررہ انتہی یعنی اجماع کردند علماء را بر اینکہ اگر مسلمان ذبح کرد
 حیوانی را قصد کرد ذبیح او نزدیک شدن قرب جتن سہوی غیر خدایتعالی آنکس بدگشت
 و حکم ذبیح او حکم ذبیح مرتد باشد فقط و کافران در جاہلیت در وقت بر آمدن از جہانہ در راہ بنام
 بتان آواز میکردند و چون بکہ معظمہ میرسیدند طواف خانہ کعبہ مینمودند این طواف ایشان
 بخاند خدا بر گزرا ایشان مقبول نبود و لہذا حکم شد کہ فلا یقربوا الشیء للحرام بعد عامہم
 هذا یعنی پس نزدیک نشوئہ مشرکان بمسجد حرام بعد ازین سال پس در اینجا نیز چون آواز
 بر آوردند و شہرت دادند کہ این جانور از فلانی ست و بنام فلانی ست و بر اے او میکنیم
 و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنند و لہذا اصل ما موجب تیب حلت گشت و مترش است کہ نزد
 عوام طریق ذبح جانور ہرگونہ کہ مقررست متعین است برائی سائیدن جان جانور بر اے
 ہر کہ منظور باشد چنانچہ فاتحہ و قل و دود خواندن طریق متعین بہت برائی سائیدن مالکات
 و مشروبات با ارواح خواہ بقصد سائیدن ثواب یا آن ارواح نماید یا بقصد تقرب دفع شہر
 و جالبوسی و تعلق آری ذکر نام خدا بر آن جانور وقتی فائدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را
 دل دور کردہ و خلاف آن شہرت و آواز شہرت آواز دیگر دہند کہ ما از یکا رہر گشتیم انتہی
 کلام المحدث المدبوسی و المدعوم بالصواب استقفا ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ کسی
 جان داری را بر اے تقرب بغیر الله ذبح سازد و عند الذبح تسمیہ ہم گوید آن جائزہ سبب
 ذکر تسمیہ حلال میشود یا بسبب بعظیم و تقرب بغیر الله حرام میشود بقیو او بخوار جواب ذبیح
 کہ تقرب یا تعلیقا بغیر الله ذبح کردہ شود حرام گردد و ذکر تسمیہ برخلاف نیت مفید نیست
 بلکہ اینچنین ذابج را اکثر علماء نسبت بکفر کردہ اند چنانچہ در تفسیر نیشاپوری مذکورست

بمغتے تبسج و غیر ذلک استعطست و اگر کسی بگوید اهلک الله بر گزمنے ذبح الله فیہ نہ خواہد شد
 غیر آنکہ اہل را بر ذبح حل کرده شود پس ذبح بغیر الله مراد خواهد شد ذبح یا سبب غیر
 الله از کجا فهمید شود تا معامی این مردم حاصل شود پس این عبارت اہل الیغتے ذبح گرفتار
 باز لغیر الله را بجای با سبب غیر الله ساختن قریب بہ تحریف کلام الہی میرسد درینجا پوری
 میگوید اجمع العلماء لو ان مسلماً ذبح ذبیحۃ و قصد بدینہا التقرب الی غیر الله
 صائر ہوتا او ذبیحہ مکررہ انتہی یعنی اجماع کردند علماء را بر اینکہ اگر مسلمان ذبح کرد
 حیوانی را قصد کرد ذبیح او نزدیک شدن قرب جتن سہوی غیر خدایتعالی آنکس بدگشت
 و حکم ذبیح او حکم ذبیح مرتد باشد فقط و کافران در جاہلیت در وقت بر آمدن از جہانہ در راہ بنام
 بتان آواز میکردند و چون بکہ معظمہ میرسیدند طواف خانہ کعبہ مینمودند این طواف ایشان
 بخاند خدا بر گزرا ایشان مقبول نبود و لہذا حکم شد کہ فلا یقربوا الشیء للحرام بعد عامہم
 هذا یعنی پس نزدیک نشوئہ مشرکان بمسجد حرام بعد ازین سال پس در اینجا نیز چون آواز
 بر آوردند و شہرت دادند کہ این جانور از فلانی ست و بنام فلانی ست و بر اے او میکنیم
 و در وقت ذبح بنام خدا ذبح کنند و لہذا اصل ما موجب تیب حلت گشت و مترش است کہ نزد
 عوام طریق ذبح جانور ہرگونہ کہ مقررست متعین است برائی سائیدن جان جانور بر اے
 ہر کہ منظور باشد چنانچہ فاتحہ و قل و دود خواندن طریق متعین بہت برائی سائیدن مالکات
 و مشروبات با ارواح خواہ بقصد سائیدن ثواب یا آن ارواح نماید یا بقصد تقرب دفع شہر
 و جالبوسی و تعلق آری ذکر نام خدا بر آن جانور وقتی فائدہ میدہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را
 دل دور کردہ و خلاف آن شہرت و آواز شہرت آواز دیگر دہند کہ ما از یکا رہر گشتیم انتہی
 کلام المحدث المدبوسی و المدعوم بالصواب استقفا ما قولہم رحمہم اللہ در صورتیکہ کسی
 جان داری را بر اے تقرب بغیر الله ذبح سازد و عند الذبح تسمیہ ہم گوید آن جائزہ سبب
 ذکر تسمیہ حلال میشود یا بسبب بعظیم و تقرب بغیر الله حرام میشود بقیو او بخوار جواب ذبیح
 کہ تقرب یا تعلیقا بغیر الله ذبح کردہ شود حرام گردد و ذکر تسمیہ برخلاف نیت مفید نیست
 بلکہ اینچنین ذابج را اکثر علماء نسبت بکفر کردہ اند چنانچہ در تفسیر نیشاپوری مذکورست

یا کبیره و در پس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضاله و مبتدعه است
از کتب لغات و احادیث و فقه مقبیره افتا ارقام فرماید جواب در صورت مرقومه
پایه نیست که از خواندن یا شیخ عبدالقادر رشید مدد یا بهیچیکه که نه اینجانب است قباح
شکر که بچند وجه لازم می آید اول اشراک فی العلم و دوم اشراک فی التصرف که این دو وجه
عبادت متعلق است سوم اشراک فی الحوادث اما بیان چه اول دوم پس حااطه علم
چه از دور و چه از نزدیک سر و وجه هر آن از بهر اعمی و ذاکر بایسته مختلفه و منتقن قاصه خدایتنا
ست که باین صفت موصوف و مختص است و همچنین صفت تصرف فی الامور باعتبار جلب نفع
و دفع ضرر و نقصان و بلا خاضعات باری است چه موهل شرک است یا نذات او سبحانه تعالی
بیاید شاید در عبادت یا در صفات مانند علم و سمع و بصر و غیره و کسی از مخلوق باری تعالی
نیست درین خیره منی کوره و عالم الغیب مطلق است جلشانه کما قال الله تعالی و عند
مفتاح الغیب لا یعلمها الا هو کذا فی سورة الانفا قال فی المدا رک و اراد انه هو الموصول
الی الغیب و حد لا یوصل الیها حیدره انتمی عاینه هکذا فی التفسیر الینشا و یقال الله
تعالی لا یعلم من السموات الا لا یدخل الغیب الا الله الیه لیکن هرگاه که از مقبولان فرگاه خود را
احیاناً بر غیب مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نه او تعالی آنحضرت صلی الله علیه و سلم را با وجود
فصل و کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الاخرین گردانید باین همه تعلیم فرمود قیل لا
املک لنفسی نفعا و لا ضررا الا ما شاء الله و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الجن و ما
مسنی السوء ان انا الانذیر و بشیر یقوم یومنون الایة لیس ازین بیت کریمه مناد و ارفع گردانید
که قدرت بنده قاصر و علم و تمی قلیل و صفت بنده بهیچیت چه هر که بنده باشد صفتش بهین خواهد
بود و به درانتن علم غیب بقصایح غیب نیست یا بنده کامل و مکمل امر بنده باطنی و البصو و به
حق لا ینسب الیه نقص لا یستام من قبل عدم العلم بالغیب فقال قیل لا املک لنفسی نفعا
و لا ضررا الی آخره لایستوفیان قدرته قاصره و علم قلیل و کل من کان عبدا کان کذا لک
و ان قدر الکامله و العلم المحیط لیس الا الله تعالی و قال الکلبی ان اهل مکة قالوا یا محمد
اخبرنا نزلک بالسحر الرخیص قیل ان یخلو فتشتری فتبیع و بلا و دخل اللق تری ان یجذب

تعمیم
چندین است که در این
حاشیه برده اند
در نظر و تفکر
نقد و در بیان
در نظر و تفکر
در بیان
ما در ادعای
و علم صوت
عبادت و غیره
و غیره
شهادت و غیره
غیب خانی
بسیار است
محققان
در کتب کونیه
در کتب کونیه

احتیاج بهین اعتقاد و آیههاستعانت بینمائند انتهی مانع التفسیر الغزیری پس ازین معلوم شد که در دایره
 عهد القادر شیعما آمد و یا بهیکه بحیث حاجت خواستن و در دفع مرض و بلا جستن ازین بزرگان
 رحمهم الله تعالى مضافت بعیده قطع نظر از نزد قبر که بیانش خواهد آمد جائز نیست که درین شرک
 لازم می آید که علم غیب بمخلوق ثابت گردست و ازین شرک فی العلم میشود و بهر حال اینچنین
 هرگز نباید کرد که ازین شرک پیدا میشود و چنانچه از آیات کریمه و احادیث و کتب عقاید پیورید گردد
 پس هر که اینچنین اعتقاد در بزرگان دارد که ندار من اند و در میشوند در هر آن ازین جهت
 و طیفه این کلمه میدارد شرک است پس اینها نماز نباید خواند که عقیده شرکیه میدارد اگر چه بظاهر خود
 را مسلم میگویند زیرا که صفت علم غیب از اکان تزییه و بعیده سرگشته هر آن که خاصه عالم الغیب
 و اشهاد و تست با اعتقاد فاسد خود در جناب انبیاء و اولیاء ثابت میکند که ازین شرک فی العلم
 لازم می آید بنا بر رد دعوی باطله اهل باطل و تعلق در سوره یوسف میفرماید و یا تو من اکثرهم
 بالله الا وههم مشرکون الا ید و تفسیر بیضاوی در سوره احقاف تحت این آیت کریمه
 و من اضل ممن یدعو من دون الله من لا یستجیب الی یوم القیامة و هم عن دعائهم
 خافلون نوشته اما جماد و اما عمار و سحر و من مشغول باحوالهم انتهی مافی البیضاوی پس ازین
 آیت هم ند کردن بنجاست و در اصطلاح جائز نیست و هم از نزدیک چه ایشان باحوال خود مشغول
 اند از ندا و دعا و معنی محض غافل اند که انفع من البیضاوی و لهذا قال العلامة
 التفتازانی فی شرح المقاصد لا تزاع فی ان الملیت لا یسمع انتهی مافی شرح المقاصد
 و در شرح القدر و کافی در کفایه و غنایه و معنی و غیره کتب فقه ازین کریمت نمیشوند مشحون اند
 پس نزدیک فتنه ند کردن بهر نحو است و عار از ایشان مفیده و جائز نشد و ازین جهت بسیار
 از فقها طلب عازریت انکار کرده اند چنانچه در کشف الغطاء شیخ الاسلام نوشته کان المراد
 من الکلام الا سماع و الملیت لیس باهل الاستماع الا ترفی فی کلماتها اند لا تسمع المولی
 و الی قول و ما انت بمسمع من فم القبر انتهی کلام المحمود العینی فی حاشیه الهدایة فی الحلیه
 هر که این اعتقاد مضافت بعید اولیاء الله ند کند که احوال مطلع میشوند و ارواح ایشان بر
 ندانے من علم میدارند و کائناتش رزق و فرائض آن و دفع بلا و نقصان و دفع تنگی میکنند

یا واجب فلا يكون مفتاح العلم لجميع المعلومات الا عند انتهی ما فی التفسیر انیشا پوری
و اما بیان اشترک فی العادت یعنی چنانکه معاخذ از استدلال عبادت خود میکنند چنانکه یا البدا
که میگویند چنین یا علی یا حسین میگوید عبادت خود قطع نظر از مذاکره پس اگر این کلمه یا شیخ
عبد القادر ^{رحمه الله} است قطع نظر از شنیدن و دانستن ایشان بطور عادت چنانکه میگویند ازین هم
پرسیده کنند که موهم شرک است و اگر باراده سفارش شفاعت کردن استدلال از ایشان میخواهد
یعنی او تکیه را شفع و سفارش کننده داشته اینچنین میگوید ما هم جایز نیست که شان
او تعالی عظیم و پس فحیم است و شایعی مطلق و فعل لما یرید و یفعل ما یشاء است و کسی از
بندگان مقبولین خود را محتار علی الاطلاق نموده و اختیار نداده که ترا محتار خزانة رحمت
خود گردانند که هر چه خواهی کن و پیر که بنحو اسی بده که بعد ازین حاجت شفاعت خدا تعالی
را گردانان بنده محتار کل او که تو اگر سفارش کنی از فلان بنده که حاجت رود بمن کرده
دید ما سر انجام کار من است آید سبحانه ما عظم شأنه آن جل جلاله را آنچنان بناید فهمید که پادشاه
دنیا از وزیر ذی لافقه را در اختیار خود در بعضی امور برانی کسی اندر تو که خود سفارش
و شفاعت میکند چنانکه آن وزیر عاقل قدر محتار کل را بهر حال اختیار نظم و نسق دست ملک شفاعت
ما را داده است که اگر خود آن پادشاه در کار با این امور مذکور بے اذن وزیر دخل و پیر
در ملک او دخل واقع شود بنا بر این صلیحت از سوی مزاحی و متذخری او شفاعت اندر تو که
خود میخواهد از آن وزیر ظهیر سلطنت خود پس اینطور در جواب ایگنی اعتقاد و بنا بر این است
که او تکیه را مالک الملک و شایعی و محتار علی الاطلاق است که درین اعتقاد و تفتیش در شان
عظمت نشان لازم می آید تعالی الله عوا کبیرا چنانکه ابو داود و ابن جریر بن مطعم روایت
کرده قال انی رسول الله صلعم اعرابی قال جهدت الالف من رجاء العیال و هکلت الاموال
و هکلت الانعام فاستق الله تبارک بازان کن از خدایتها فانا نستشفع بک علی الله
بدستیکه اطلب شفاعت میکنیم تو بخدا ریاضه ترا شفیع میکنیم و نستشفع بالله علیه و
طلب شفاعت میکنیم تو ریاضه خدا را شفیع می آیدیم نزد تو تا طلب بازان کنی از و س
قال البیضاوی علیه السلام لیکن ان الله فاما ذال فیسبح حتی عرف فی وجوه

و در نعمت را نعمت و می نویسد فی البدایع لوتزوج امته بشهادة الله و رسولہ لا یجوز النکاح
 وقال الشیخ کلامہ ابو القاسم الصفار هذا کفر شخص کذا اعتقاد ان رسول الله صلعم علم
 الغیب انتهى و در بحر الرائق شرح کثیر الدقائق می نویسد لوتزوج بشهادة الله و رسولہ
 لا ینعقد النکاح و یکفر باعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب و کذا فی العینی و المصنوع و
 تحت القلوب و العفائد السنیة و در معانی بزازیه مرقوم است من قال ان ادواح المشایخ
 حاضرة تعلم بکفر انہی و ملا حسین خباز در مفتاح القلوب می نویسد و از کلمات کفر استند اکرون
 اموات قاضیات را بگمان آنکه حاضر اند مثل رسول الله یا عبد القادر و مانند آن انتهى و در
 فتح الغریز بدل تل القرآن مایسور است و رین نوم تقرب متعرب ابید او و خیر فی آید اول
 احاطه علمی با دکار تعلیه و سانیة ذکر این با وصف تخالف آکنه و از منہ و در کذا الله تا ذکر قلبه
 و کسای هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن و در مدرک او و آدم و آنرا بر کرون و
 حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرح آنرا و نو و تدلی و نزول و قرب خج اند و این هر دو
 صفت خاصه ذات پاک و تعاضد است بیج مخلوق را حاصل نیست اری کفره و در حق بعضی از مبدء و از
 و بعضی بر پرستان از زمره مسلمین و در حق پیران خود و اولیایان است میکنند و در وقت احتیاج
 بهمین اعتقاد و با آنها استعانت می نمایند اما مطروقی یا بنید و در حقیقت در شکیبایه و اقصیه اند
 که بیان آنها شکیبایه در مقام اجنبی است انتهى و جواب سوال ثانی آنکه یا شیخ عبد القادر
 جلیکاشینا که گفتن از دو وجه ناما زست اول بجهت احتمال بر نده غائب با اعتقاد احاطه علمی
 و سی که شرک فی العلم است دوم بجهت احتیاجی این کلام به لفظ شینا که معادش شفیق و متوسل
 بر گردانیدن خدا بجا باشد شیخ عبد القادر جلیکاشینا متوسل الیه و معین بر او دادن شیخ است و این
 تنقیض ذات باری است و آن مرجع کفر است لیکن چون کلمه قد نفس لفظ محتمل معنی دیگر هم است بعضی
 فقها عدم کفر را و خشیة کفر را ترجیح داده اند و بعضی علما وجه تخریص چنان بیان کرده اند که معاد
 شینا که طلب شی است برای خدا و آن اثبات احتیاج خداست و این کفر است اخرج ابو داود
 عن جابر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعربی فقال جبرئیل انفس و جباع
 اعیال و نکت الاموال و هکلت الانعام فاستسق الله لنا فان استشفع بک الله

و در نعمت را نعمت و می نویسد فی البدایع لوتزوج امته بشهادة الله و رسولہ لا یجوز النکاح
 وقال الشیخ کلامہ ابو القاسم الصفار هذا کفر شخص کذا اعتقاد ان رسول الله صلعم علم
 الغیب انتهى و در بحر الرائق شرح کثیر الدقائق می نویسد لوتزوج بشهادة الله و رسولہ
 لا ینعقد النکاح و یکفر باعتقاد ان النبی صلعم یعلم الغیب و کذا فی العینی و المصنوع و
 تحت القلوب و العفائد السنیة و در معانی بزازیه مرقوم است من قال ان ادواح المشایخ
 حاضرة تعلم بکفر انہی و ملا حسین خباز در مفتاح القلوب می نویسد و از کلمات کفر استند اکرون
 اموات قاضیات را بگمان آنکه حاضر اند مثل رسول الله یا عبد القادر و مانند آن انتهى و در
 فتح الغریز بدل تل القرآن مایسور است و رین نوم تقرب متعرب ابید او و خیر فی آید اول
 احاطه علمی با دکار تعلیه و سانیة ذکر این با وصف تخالف آکنه و از منہ و در کذا الله تا ذکر قلبه
 و کسای هر ذاکر را معلوم کند دوم قوت نزدیک شدن و در مدرک او و آدم و آنرا بر کرون و
 حکم صفت او پیدا کردن که در عرف شرح آنرا و نو و تدلی و نزول و قرب خج اند و این هر دو
 صفت خاصه ذات پاک و تعاضد است بیج مخلوق را حاصل نیست اری کفره و در حق بعضی از مبدء و از
 و بعضی بر پرستان از زمره مسلمین و در حق پیران خود و اولیایان است میکنند و در وقت احتیاج
 بهمین اعتقاد و با آنها استعانت می نمایند اما مطروقی یا بنید و در حقیقت در شکیبایه و اقصیه اند
 که بیان آنها شکیبایه در مقام اجنبی است انتهى و جواب سوال ثانی آنکه یا شیخ عبد القادر
 جلیکاشینا که گفتن از دو وجه ناما زست اول بجهت احتمال بر نده غائب با اعتقاد احاطه علمی
 و سی که شرک فی العلم است دوم بجهت احتیاجی این کلام به لفظ شینا که معادش شفیق و متوسل
 بر گردانیدن خدا بجا باشد شیخ عبد القادر جلیکاشینا متوسل الیه و معین بر او دادن شیخ است و این
 تنقیض ذات باری است و آن مرجع کفر است لیکن چون کلمه قد نفس لفظ محتمل معنی دیگر هم است بعضی
 فقها عدم کفر را و خشیة کفر را ترجیح داده اند و بعضی علما وجه تخریص چنان بیان کرده اند که معاد
 شینا که طلب شی است برای خدا و آن اثبات احتیاج خداست و این کفر است اخرج ابو داود
 عن جابر بن مطعم قال اتی رسول الله صلعم اعربی فقال جبرئیل انفس و جباع
 اعیال و نکت الاموال و هکلت الانعام فاستسق الله لنا فان استشفع بک الله

وتشفع بالله عليك فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله سبحان الله فما زال يسبح حتى عرف
 ذلك في وجوه أصحابه ثم قال ويحك انه لا يتشفع بالله على احسان الله علم من لك
 ويحك تدري ما الله ان عرشه على سمواته لمكذوقا قال يا صابو مثل القبة وان ليها ما
 اطيها الرجل بالركب ورويت في شرح مشكوة بديل اربعين رقوم ست ولما قيل ان
 الشفاء لا انعام اني اخرنا صرا لوسا نزل عند ذي سلطان عظيم منع صلح
 ان يتشفع بالله على احد انتهى وفي المرقاة شرح المشكوة لما كان ظاهر هذه العبارة
 موهوما للتساوي في القدر والتساوي في الامر والحال ان الله سبحانه منزلة
 عن الشرك مطلقا وقال تعالى ليس لك من الامر شيء وقال من ذا الذي يشفع عنده
 يا ذنوب قال فلا يشفعون الا لمن ارتضى انكر النبي صلعم واستعظم الامر لديه وتعجب
 من هذه النسبة اليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله تنزيها له من المشاركة انتهى وفي الدرر
 المختار كما قيل شيء لله قيل بكفر وفي قبل المرائد ونظم الفرائد من قال شيئا لله بعض
 يكفر فخشى عليه الكفر بنص قيد وفي شرح وجوه التكفير انه طلب شيئا لله وهو جل
 وعلى تمنى من كل شيء وانكل محتاج اليه وفي طواع الا نوارح شيئا الله المختار حاصله
 ان الماتم ذكر خلافه في مسئلة من قال شيئا لله فبعضهم يخرجوا بالكفر وبعضهم قال الخشية
 عليه الكفر وقد علمت ان الراجح عدم الكفر انتهى وقاضى ثار الله باني تبي وترجمه رشاد الطالبيين
 سيفر ويند جهال ميكونيد كيا شيخ عبد القادر جيل شيئا له يا خواجه شمس الدين كيا شيخ
 شيئا له يا زويت انتهى واكر روح حضرت شيخ راتصرف الاموال فعاد ميكنه كفرن ديكر
 ست في البحر المراتق من طعن ان الميت يتصرف في الامور دون الله واعتقد بذلك الكفر
 انتهى جواب سوال ثالث انكر ان تسميه عبد النبي عبد الرسول تصد مغبه اضافي باشد
 اين تسميه كفرن لود الا غير جائز في شرح الفقهاء لا كبر على القاري واجامها اشتهر من
 التسمية بعد النبي فظاهرة كفر لان اراد بالعبد المملوك انتهى وفي شرحه الاسلام
 ولا يسميه حكما ولا ابا الحكم ولا ابا عيسى ولا عبد فلان انتهى وفي ملخص الانوار اتفقوا
 على تحريم كل شئ مع عبد بخير عبد عمر عبد الكعبة واشباه ذلك انتهى وفي التحفة

لا بن حجر المکی ورحمہم ملک الملوک لان ذلك ليس لغیر الله تعالیٰ کن عبد البنی او الکعبة
او الدار او علی والحسین لایتهام الشریک انتهى فی المرقاة شرح مشکوٰۃ ولا یجوز
لنحو عبد الحارث ولا عبد البنی ولا غیره مضافا شاع فیما بین الناس انتهى فی حجة الله
الباقية ولفی عبد کلاؤنک کید المسیح وعبد الغری وهذا من جمیع سرائر الیهود
والمشرکین ولعقل الخلافة من مناقق دین محمد صلعم یومها هذا انتهى فیتر حضرت
شاه ولی الدرر حتمه المد علیہ در ترجمه فارسی قرآن میفرمایند که شرک در تسمیه نوعیت از
شرک چنانچه اهل زمان غلام فلان وعبد فلان نام می نهند انتهى حضرت مولانا شمس العزیز
قدس سره الغریز در رفع الغریز در بیان انواع مشرکان میفرمایند و از اینجا اندکسانیکه در
نام نهادن خود یا بنده فلان وعبد فلان میگویند دین شرک در تسمیه است انتهى کتبہ
المسکین محمد بشیر الدین خفی عنه

تمت
منادی بجناب شریک
برای جزا الله احتمال می
بزنند و نظیر است و من
بشعین مقام خود فی تبت فقط
باسوس وایسی وقرآن
و اسلام عکس این را بنی
در تبت قبول از کلام حق
ست و ان مبالغه میگوید
نیاید و الله یقول
للحق و الله
لکافی السبیل
فقط

سید رحمت علیخان ۱۲۵۳	بشیر زندیه آید ۱۲۶۰	محمد بدریه ۱۲۶۰	قادر الدین ۱۲۶۰
عبدالتعالیه سلطانی	بشیر حواریه ۱۲۶۰	عبد السلام ۱۲۶۰	نواز شریک ۱۲۶۰
سراج العلما فیما یقفها	محمد یعقوب	محمد رکت الله ۱۲۶۰	بشیر و زبیر احمد ۱۲۶۰
فضل الرحمن ۱۲۶۰	عبد الرحیم ۱۲۶۰	محمد بشیر الدین ۱۲۶۰	نصیر الدین ۱۲۶۰
محمود علی ۱۲۶۰	محمد علی ۱۲۶۰	علاء الدین ۱۲۶۰	مکین ۱۲۶۰
عبد الرحیم ۱۲۶۰	محمد بشیر الدین ۱۲۶۰	علاء الدین ۱۲۶۰	مکین ۱۲۶۰
عبد الرحیم ۱۲۶۰	محمد بشیر الدین ۱۲۶۰	علاء الدین ۱۲۶۰	مکین ۱۲۶۰
عبد الرحیم ۱۲۶۰	محمد بشیر الدین ۱۲۶۰	علاء الدین ۱۲۶۰	مکین ۱۲۶۰

مراحمه علما و اهل
مراحمه علما و اهل

استغفار علما و اهل
استغفار علما و اهل

استغفار علما و اهل و پنجاب رباب ضرب الاقدام غفر الله له
ما قولهم هم المد اندر ضیوت که بعضی کسان بعد صلوة یا نوده قدم بطرف عراق میرودند برای
حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه میگویند که این عمل فرموده آنجناب است معمول
است و طریقه فادیه چه حکم است فاعل آنرا مرتکب خطیئه است یا کبیره یا کفر یا استحب
یا مباح جواب باید دانست که فضائل و کمالات حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر

چنانکه مناقب و معارف ایشان مثل آفتاب و شمس است و کمالات و کمالات ایشان بحدی که ترسیده
 ما آنکه گفته اند ما بلغ مبلغه من احد من مشیوخ الافاق و علم و عمل و زهد و تقوی حق تعالی
 و معارف اکمل کل ملین و مقبول با رگه رب العالمین بودند و عظمت و جلالت مرتبت ایشان
 بنابر آنست که در اتباع هفت و تسک بکتاب آمد و رسوله و نبوت فیما شرح الرسول و تنفی
 سیرت و حال صحابه عظام و توفی تمام از محدثات امور و توکل و اعتماد و جمیع احوال بر خدا
 جانشان و خلاص کل در طاعات و استقامت تمام داشتند پس امریکه خلاف این امور قولا یا
 فعلا از انجذاب و می منقول شود آنرا مسلم نباید داشت که از اکابر دین انجبین نباید
 مثل آنکه از انجذاب و می منقول شده است کرده اند که هر که بعد نماز مغرب یا زده قدم جانب عراق به تعلیم
 تمام حرکت کند و رومی حبه انطرف آورده نام من بر زبان آورد و حاجت خود خواهد حاجت
 او را کرد و چرا که این فعل خلاف نبوت با کتاب السنه و طریقه الخلفاء الراشدين المهديين
 است که فرموده حق آنها رسول خدا صلی الله علیه و سلم علیکم بسنتی و سنتی الخلفاء الراشدين
 من بعدی و هم ربطت سیرت و عمل و گریزی از صحاب سول صلی الله علیه و سلم نیز نموده که در
 حق آنها وارد شده اصحابی که لایحوم بایهم افضل یتیم اهدا یتیم بلکه از بیجا تا بعین و تبع تابعین
 و دیگر اصنام کرام و ائمه عظام مثل آن منقول و مروی نیست و اینکه عوام این عمل را از اعمال
 مشایخ میگویند قابل انتفاع نیست چه کسی از شایخ کرام که اهل علم و فقها و دینداران مثل
 آن تصریح نموده و قول و فعل بعضی غیر موقوف بهم معمول نموده اند تا بهام سواد علم میاید اگر
 بهیچ وجه موجب این قربت الی الله بودی هرگز نبوده سلف کرام بلکه خود حضرت شیخ عبد القادر
 چنانکه تقدیم آن بهمت مدینه منوره اختیار کردند و بیایا که میباید از بر صغیر زمین بزرگتر
 از هزار فاضل الا نوال حضرت نبوی صلی الله علیه و سلم نبوده و صحابه رضی الله عنهم و صحبت
 و تعلیم آنحضرت صلی الله علیه و سلم نسبت به مردم خاک تر و تحصیل ثوابات و تعارضات
 الله در این تر بودند اما قبل بعد صلوة مفروضه انحراف از قبله کردن و تعیین سمت قرار
 بیجا از بی دلی نبودن و قدمی چند بهت نماز گزارندگان تعلیم کنندگان انطرف
 از قبله و انحراف و خشی تمام نمودن هرگز درست نیست اگر چه بعضی علماء این فعل را شرک

اعطى الله كتابه بهيمته في يوم الدين فقط

سيد رحمت عليخان

عدالت العاليه سلطانم

سراج العلماء رضا الفقير

اصاب من اجاب

بشير وزير احمد

محمد بن احمد

عبد الكريم

محمد بن احمد

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

عبد الكريم

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

محمد بن احمد

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله محمد واله واصحابه اجمعين اما بعد باحث تحرير اين تحقيقات را آن

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله محمد واله واصحابه اجمعين اما بعد باحث تحرير اين تحقيقات را آن

استفاد در بيان مسئله رفع سبابه

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على رسول الله محمد واله واصحابه اجمعين اما بعد باحث تحرير اين تحقيقات را آن

ورأيت ورواية تحرير ساجدة واكثر محققين بهمين نهت انه آيا از موسى وشرعية حج كدام حارس
 كه بعضه مردمان انعين از ترك حج ام وسنت انده را كافر ميگويند و رساله ملا علي قاري هزارين گويند
 و آفته ايسر ارفع در نماز جائز نذر نذر و تقصير صلوة ماضيه حكم كنند بنو اتوجر اجواب
 علما ريشا و ريقول العاصي يا نواع المعاصي العبد الجاني الحافظ **غلام حيدر**
 عظم الله تعالى له ولا سدا فرتجا و عن تقيتوه واسر افسان الحق الصريح الذي لا يحصى ولا منا
 و الصواب الملمح الذي يحض عليه بالبر اجند الاخراس هو القول بسنية الاشارة بالمسبحة في
 التشهد فالمؤمن يكون دائما عليها على التمسك وورد فيها اعيان كثيرة وانا و شهادة طويها
 على غير هاديل عليها انصروا لائمة المجتهدين و انصروا العلماء الراسخين و يكفي للمنصف
 للحق القيد لا للمتعسف العظيمة الكتب من كتب التفقات و منها الاثبات قصيرة موطوءة
 في الحقيقة الاشارة مستحبة و هو الاصح على ما ثبت في الحديث ١٢ و من شرح كنز عزالى يوسف
 انه يعقد الخضر البصر و الحلق الوسطى والا بهام ويشير بالسبأ و من محمد انه صلى الله عليه
 وسلم كان يشير و نحن نضنع بضعه ١٢ و من شرح كنز مشهور يعني كرا ابو يوسف في الاما
 انه يعقد الخضر البصر و الحلق الوسطى والا بهام ويشير بالسبأ و ذكر محمد انه صلح كان
 يشير و نحن نضنع بضعه قال هو قول الشيخفة شمني شرح مختصر حج في فتح القدر القول
 بالاشارة و انه مروي عن ابي حنيفة كما قال محمدنا نقول ابدننا نقول الاشارة و الالهية و رواها
 في صحيح مسلم عن فعل صلى الله عليه وسلم في المجتبي لما اتفقت الروايات و علم من اصحابنا جميعا كونها
 سنة و كان عن الكوفين و المدائين و كثرة الاخبار كان العلما اولى بحمل الحق انطهرا ثمانية كما
 في البرجند و عند المشافعي يعقد الخضر البصر و الحلق الوسطى والا بهام ويشير بالسبأ عند التلغظ بها و تبين
 مثل هذا جامع علما ايضا ١٢ شرح و قد ذكر محمد غير رواية الاصول جيدنا من النبي صلح في الاشارة و قال هذا
 هو قول الشيخفة قال الفقيه ابو جعفر ان الاشارة بالسبأ و ان الشيخفة و في الاما عن ابي يوسف
 كما تقدم و عن الخواري يقيم اصبعه عند قول لا اله الا الله ليكون النصيب انفي الوضوع
 كالاشارة في المحيط قيل رفع سبأ اليمن في التشهد عند ابي حنيفة و محمد من السنن ١٢ كفاية قال محمد
 نضنع بضعه رسول الله صلح و فالحذ يفعل و هذا قول الشيخفة و قوله ١٢ عند الاشارة و المما و ابدن

تعالى وما أنتم المرسلون فخذوه وما نسلك منه فخذوا إلى أهل البيت انتهى
لا تدخل في ذلك متولين بأدينا ولا متوهمين باهوامنا فإنه أسهل في ذلك لمن علم الله تعالى
أنه ولي شعري كيف نترك لما من الأخاد المستقيمة والزمنا به في شدة القول انتهى
لاخلف دليله لا يكلفنا الله باتباع مسيل نعم نواتي بدليل قوي من أنسبها بالعلم وبصحة
خصوصا بما لم يرض لها المحققون من اصحابنا وحرصوا على خلاصته ذكرنا في هذا الباب
عن امامنا الاعظم صاحب فضل الله عليهم جميعا مكره في دفع القدر في دفع التبع في دفع
عن الله جل في شرفه المستوس من اتحاد الموطأ في اتحاد الاشارة بالمسبغة في التمسك قلت
الكثر اهل العلم على اثبات الاشارة بالمسبغة المعنى عند كلمة التمهيل ويشير عند قول لا اله الا
وهو الصحيح من مذهب الخبيثة ذكره محمد في الموطأ انتهى وقد بسط العلامة القاري في
شرح المشكوة ونقل شهادة علماء الخبيثة على دفع الشهادة من شاء فليرجع اليه ولا
حيث الوقت لبسط بسطا والله يحق الحق ويبطل الباطل " الرأى الاخير في تفسير علماء
قصوى قوله ويبسط اصابعه كمرجح في غير رواية الاصولين ثانيا عن النبي صلى الله عليه
وسلم في الاشارة ثم قال هذا قولنا وقول الخبيثة وحكي عن الخبيثة في جدهم بعد التمسك
والنصر والحق الوسط مع الايمان ويشير بالسبغ في الجامع التمسك بالحق وعن أبي يوسف
في املاكة يروي الاشارة عن النبي وقيل لهما فسر الوجه في ثم قال وقال غيره من اصحابنا
يشير بثلاثة وخمسين ثم قال ان الاشارة رواية عن الخبيثة في الاملاحة عن أبي يوسف
كما تقدم وفي قول المدعيين يجب ان يحذف الثلاث والخمسين ويشير بالسبغ عن الجليلي في
اصبع عند قول لا اله الا الله يوضع عند قول لا اله الا الله ليكون النصيب للنبي في الوضع كالاثبات
وفي المحيط وقيل دفع سبغ اليد المعنى في التمسك عند الخبيثة ومحمد الشافعي رحمه الله تعالى
من السنن وفي ظاهرها لاصول لا يرضها كذا دوى من أبي يوسف قال في الاملاحة في الموطأ
لما اتفقت الروايات عن اصحابنا جميعا في كونه سنة وكذا عند الكوفيين والمالكيين وذكر
الاجتهاد الا تارك ان العمل بها دوى كفاية في التمسك به حرره حافظ علام في محرم
لا نهوزي سله اشارت بانكثت شهادت وتشهد بما ثبت وتحقق ست ثم ما يصح وآثار

حریج و بهم با جمیع سمایه کرام و انما بر اربعه و غیر جمیع علی ماصح علی القاضی فی تفریح مولانا محمد و شمس الدین
 عبدالحق دہلوی و غیر جمیع و اختتام فیکر و بعض کتب از بعض متأخرین خفیه منقولست بجمع اصلی قابل
 اعتماد و تدار و بنیانچہ امام ابن الہمام تصریح بانخص فی مودودہ فالحق ان لاشارہ شہزادہ لاریب
 فیہا و بسیاری از متحققان علم از خفیه در اثبات سنیت اشارت بسالہ ۱۰ تالیف کردہ اند ۱۲ حرر و
 العبد الملتجی الی اللہ محمد بن محمد و می مارک اللہ عندہ و زنی از جناب محمد طیل الرحمان
 خوشایہ اللہ انفرکہ تہاد استادان ایام و بود و بود بلف می نگارم کہ یہ رسیدہ بود و م فرمودند کہ من
 خود رنغ سیاہہ نیکنہ بکر کندہ را مانع ہستم کہ عمل سجدت بنویسی فی آر و درینوقت اعقاد من است
 کہ در حق رنغ کندہ نسبت نامترا بدہا کہی نہا و نسبت نیکو اخلاصہ الکفر فی فاعل فعل النبی صلعم
 لغو و باللہ من شر و انفسا کسانیکہ مانع از منصب کفر نعب کردندا لان بالمد خود و رجاء
 معصیت مجر و رشدد کہ بر اہل آثار طاعن آمدند و حالانکہ جناب عبدالعقاد و جیلانی قدس سرہ در
 غنیہ میفرمایند و اعلم ان کاہل البدع علاما یفرون بها فاعلاما اهل البدع الوقیعة فی
 اهل الاثر و علاما التہادۃ شیعہ ہم اهل الاثر الخ مسئلہ مومن با حکم کفر کردن بلا شیوہ
 متقی عند الشرع اثبات کفر بر خود است ۱۲ اخلاصہ الفقہ الرافضی محمد عالم ساکن کپور می شاہ
 مولوی حاج محمد لاہوری درود احوال ویت مصطفی صلعم بلا اشتباہ و الحق رنغ مسجہ در شہد
 بدعائے شہ شل صحیح مسلم کہ ملو از افعال نبویست علیہ الصلوۃ والتیمہ و مثل موطا کہ در فن حدیث
 بسبب صفاست با ضبط تہر الکا درجات طبقات و خطرات ثقات عارفان سنت سید المرسلین اطہر
 من الشمس است و ما لئین کہ از اشارت نمیکنند غیرت کہ اما افعال خاتم النبیین با شکر قرار دادہ
 نسبت بحر است میا زند چنانکہ امام محمد در موطا خود و دیگر در بعض رسوال اللہ صلعم ناخذ و ہو قول
 ابی حنیفہ و با وجود این تحقق از قول امام غلام است بر دارند کہ منع رنغ انگشت شہادت میکنند ۱۳
 حافظ ولی اللہ لاہوری فی مسئلہ کیفیہ رفع التبا اختلاف المجتہدین عند الفتوی
 یلیق بالقول حقیق ان من باع لا یمنع و من لا یرض لا یجبر لکن فعل افضل لان هذا فعل رسول
 اللہ صلعم و کتب الاحادیث مشہورہ فن ادا العلم فلیتامل تحریر مولو
 غلام رسول ساکن دیرہ سمعیلیان و فی الشربلایۃ عن البرہان الصلیح

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اندیشیر بمسبته و حدایر فیهما عند النقی و فیضهما عند الانشا و حذر زبا یصح عتقا قیل
 لا یشیر لانه خلاف الروایة والدرایة و فی المسبته و حدایر عا قیل یقید عند الانشا رخ
 انتهى و فی العینی عن التحفة الاصح انها مستنبطة و فی الحیط المصانعة ۱۲: و مختار تحریر مولوی
 شیخ محمد حبیب الله والہ شاگرد مولوی حاج محمد جو کہ سنت رفع نزو اکثر فقہاء و محدثین
 ثابت شدہ پس رافع را ترک بکنستہ گفتہ میشود نہ ترک بکب الحرام فضلا ان یکفر و لیستہم لغو ذہ
 بالله منها الرافع مولوی عبد العالی الدہلوی ہذا الروایات
 صحیحة و الاشارة مسنة مولوی محمد علی ولد مولوی نظام الدین فتح پور
 ہذا الروایات صحیحة لا ریب فیہ مولوی قدرت الدہلوی اریکہ وجہ ثبوت
 آن بدون ترتب نسخ و تبدیل مشروع بلکہ سنون باشد بکہام حجت نامہ شروع تواند گردید چگونہ
 قول غیر معصوم را بر قول معصوم ترجیح میدہند مولوی حمایت الدہلوی صدق
 رسول اللہ الحمید صلعم ای شد علی الشیطان من الحدید فقیر احمد الدہلوی شکر
 رفع سببہ مختلفہ فیہا است و من قلہ و محتمل فی جہتہ فیہ فلا اشتاد و لا اعتبار علیہ ۱۳ غایبہ
 الخواشی نہ جو قائمہ تحریر مولانا صاحب نور محمد کپڑا این بندہ خود رفع سببہ محفل
 مطابق روایت خفی مذہب نمیکند و رافع را از روی احادیث صحیحہ و روایات فقیہانہ خود علمای
 کرام کہ متفقہ بندہ اند تنہا متعبد میدہند و چونکہ سوامی خلاصہ حرمت آن در بیچ کتاب معلوم
 بندہ نشدہ آقا اعتبار نمیکنند مگر تارک بسبب اختلاف بعضی علما بر یکا نمیشود و تارک سنت
 نمیداند کفر و کفریہ و تشکیک مولانا محمد جمال منع کردن رفع سببہ منع میدہم چو بر اخبار
 تن منع من ہم جاری نمیشود بر ارفع احکام حدیث چگونہ منع کنیم اگر کردہ شود بیک جا نہ دہشتہ اند و اگر
 نکردہ شود ما کوتاہ ہمتان را چو فرائض متروک مستحبات را کدام کس نظر می آرد متعصبین خفیہ
 انگشت بر آشہادت بر نمیدارند و بر خیال رش تن دست بسیار بردارند فقیر عبد العالی
 ملتان در مسئلہ رفع سببہ بیچ شکر و شہادت کہ سنت اندہ است فاعل آن و غیر فاعل آن بیچ
 نے کہ سنت اندہ اقرب بہ ثبات ۱۴ حررہ مولانا نور الدین چکوٹری و آلہ
 در نگہ بعضی میگویند کہ جناب امام ربانہ ترجیح عدم رفع نموده اند بچشم ایشی شمس الدین مزارا جانجامان

معلوم کرنا چاہیے کہ بعض بدعتی واقف علم حدیث سے جیسا کہ صحیح اور سقیم اور ضعیف و قوی میں کچھ امتیاز
 نہیں دیتے۔ کلمہ شہد ان محمد رسول اللہ کے مؤذن سے انگوٹھے چوم کے آنکھوں پر لگانے
 میں اور اس فعل کو چند احادیث جو ہوئی اور موضوع اور بناوٹ کی کو کتب طہرہ رائے سے حجت
 لاکر سنت جانتے ہیں اور درحقیقت یہ عمل بدعت ہی سوا اول ان احادیث جو ہوئی اور موضوع
 اور بناوٹ کی کو کہ جس پر بعض بدعتی استدلال کرتے ہیں سنو اور بعد اسکے حال ان احادیث کا
 معہ جواب شہادت کے دریافت کرو اور حقیقت مسئلہ کو سمجھو حدیث پہلی ان ابابکر الصديق
 لما سمع قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول الله قال اشهد ان محمدا عبدا ورسولا فقلت
 بالله ربنا وبلاسلام ديننا ومحمد نبينا وقيل باطن اعلقت السبا بطين ومسح عيني فقال
 من فعل مثل ما فعل خيلد فقد حلت عليه شفاعتي يعني تخيخ حضرت ابو بكر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 جب سنا قول مؤذن کا اشہد ان محمد رسول اللہ تو کہا اشہد ان محمد عبد ورسولہ رضیت اللہ عنہ اور باو
 بالا سلام دینا و محمد نبیا اور بوسہ یا باطن دو انگشت شہادت کو اور لگا دیا دونو آنکھوں کو پیر
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کر لگا جیسا کہ کیا دوست میرے نے پس یتیک اجب
 ہو گے اس پر شفاعت میری سو یہ حدیث جو ہوئی اور بالکل موضوع ہے حدیث دوم
 قال الحسن من قال حين سمع المؤذن يقول اشهد ان محمدا رسول الله حيا يجيبه وقره عني
 محمد بن عبد الله صلعم ثم يقبل ابهاميه ويجعلهما على عيني لم يختم ولم يرمد ابدا
 يعني فرمایا حضرت علیہ السلام نے جو شخص کہے جو وقت کہ سے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد رسول
 اللہ یہ لفظ مرحبا بحبيبہ وقرہ عني محمد ابن عبد اللہ پیر بوسہ سے دونو آنگوٹھوں کو اور
 پیر سے ان دونو کو آنکھوں اپنے پر تو نہ اندھا ہو گا اور نہ کھینکے آنکھیں اس کی کہی خدا
 خراب کرے بنائوں کو سو یہ حدیث بھی بالکل موضوع اور بناوٹ کی ہے حدیث تیسرے
 قال الحسن من قال حين سمع المؤذن يقول اشهد ان محمدا رسول الله حيا يجيبه وقره عني
 محمد بن عبد الله ويقبل ابهاميه ويجعلهما على عيني لم يختم ولم يرمد يعني فرمایا حضرت
 رضی اللہ عنہ نے جو شخص کہے جو وقت کہ سے مؤذن کو کہ کہتا ہے اشہد ان محمد رسول اللہ
 اس کے یہ لفظ مرحبا بحبيبہ وقرہ عني محمد ابن عبد اللہ پیر بوسہ سے دونو آنگوٹھوں کو اور

تذکرہ موضوعات میں یہی ایسا لکھا ہے اور حسن بن علی ہندی صاحب میل الجبان نے تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح میں بعد نقل حدیث پہلی اور پانچویں اور نویں کے لکھا ہے کہ ہاروی فی وضع الکلامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنی پانچویں روایت کیا گیا ہے کہ پھر انکو ٹھونہیں آنکھوں پر وقت سنو کلمہ شہادت کر مودن سے ثبوت کو نہیں ہو چکا ہے اور شیخ فتح محمد بڑہ پوری نے بعد حدیث پانچویں کے اپنے فروع میں لکھا ہے اور نہ صاحب تذکرہ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلاً لکما تکلمہ فی خبر الصدق انتہی یعنی لایا ہے اس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات میں اور نہیں کلام کیا اس میں عیب کیا خبر صدیق میں لانا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات میں لیل صریح وضع کی ہے اور نہ کلام کرنا اسکا شاید سبب جس نے وضع اس کے ہے اور ملا علی قاری نے مختصر موضوع میں بعد نقل کلام سخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہو جاوے عمل صدیق اکبر تو دلیل کافی ہے اس عمل کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرلو تم سنت میری اور سنت خلفاء و راشدین مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہیں ہو چکا چنانچہ سخاوی نے لکھا ہے تو نیز کوئی دلیل واسطے عمل کے اور یہی ملا علی قاری نے بعض اور رسالوں اپنے میں نصیریم موضوع ہونے ان احادیث کی کہی ہے اور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسر المتقال میں لکھا ہے و الاحادیث التي تروى في تعقيب الانامل وجعلها على العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ لکھا موضوعاً انتہی یعنی جو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں چھٹے انگلیوں اور پیر نے ان کے میں آنکھوں پر وقت سننے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن سے کلمہ شہادت میں سب موضوع ہیں اور یہی امام نے کتاب بالدرۃ المنتشرۃ فی الاحادیث المنتشرۃ میں ایسا ہی لکھا ہے اور علامہ ابواسحاق بن عبد الجبار کا بی شرح رسالہ عبد السلام لاہوری میں بعد نقل حدیث چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں کے لکھا ہے کہ ہر قدر کلام وافی احادیث وضع ابہا میں علی العینین فلم یصح شیء منہا بروایت ضعیفۃ البضا ولا اصرح بعضهم بوضع کلہا یعنی تحقیق کلام کیا ہے محدثین حدیثوں کہنے انکو ان کے میں آنکھوں پر پس نہیں ثابت ہوا ہے کچھ انہیں سے ساتھ روایت ضعیفہ یا درہو اسطر تصریح کی ہے

تذکرہ موضوعات میں یہی ایسا لکھا ہے اور حسن بن علی ہندی صاحب میل الجبان نے تعلیقات مشکوٰۃ المصابیح میں بعد نقل حدیث پہلی اور پانچویں اور نویں کے لکھا ہے کہ ہاروی فی وضع الکلامین علی العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن لم یصح انتہی یعنی پانچویں روایت کیا گیا ہے کہ پھر انکو ٹھونہیں آنکھوں پر وقت سنو کلمہ شہادت کر مودن سے ثبوت کو نہیں ہو چکا ہے اور شیخ فتح محمد بڑہ پوری نے بعد حدیث پانچویں کے اپنے فروع میں لکھا ہے اور نہ صاحب تذکرہ الموضوعات ولم یتکلم فیہ بجرح اصلاً لکما تکلمہ فی خبر الصدق انتہی یعنی لایا ہے اس حدیث کو صاحب تذکرہ موضوعات میں اور نہیں کلام کیا اس میں عیب کیا خبر صدیق میں لانا صاحب تذکرہ کا اس حدیث کو بیان موضوعات میں لیل صریح وضع کی ہے اور نہ کلام کرنا اسکا شاید سبب جس نے وضع اس کے ہے اور ملا علی قاری نے مختصر موضوع میں بعد نقل کلام سخاوی کے لکھا ہے اگر صحیح ہو جاوے عمل صدیق اکبر تو دلیل کافی ہے اس عمل کرنے ہمارے کے کیونکہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کرلو تم سنت میری اور سنت خلفاء و راشدین مگر عمل صدیق اکبر کا بالکل ثبوت کو نہیں ہو چکا چنانچہ سخاوی نے لکھا ہے تو نیز کوئی دلیل واسطے عمل کے اور یہی ملا علی قاری نے بعض اور رسالوں اپنے میں نصیریم موضوع ہونے ان احادیث کی کہی ہے اور امام جلال الدین سیوطی نے کتاب تیسر المتقال میں لکھا ہے و الاحادیث التي تروى في تعقيب الانامل وجعلها على العینین عند سماع الشہادۃ من المؤذن فی کلمۃ الشہادۃ لکھا موضوعاً انتہی یعنی جو حدیثیں کہ روایت کی گئی ہیں چھٹے انگلیوں اور پیر نے ان کے میں آنکھوں پر وقت سننے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن سے کلمہ شہادت میں سب موضوع ہیں اور یہی امام نے کتاب بالدرۃ المنتشرۃ فی الاحادیث المنتشرۃ میں ایسا ہی لکھا ہے اور علامہ ابواسحاق بن عبد الجبار کا بی شرح رسالہ عبد السلام لاہوری میں بعد نقل حدیث چھٹی اور ساتویں اور آٹھویں کے لکھا ہے کہ ہر قدر کلام وافی احادیث وضع ابہا میں علی العینین فلم یصح شیء منہا بروایت ضعیفۃ البضا ولا اصرح بعضهم بوضع کلہا یعنی تحقیق کلام کیا ہے محدثین حدیثوں کہنے انکو ان کے میں آنکھوں پر پس نہیں ثابت ہوا ہے کچھ انہیں سے ساتھ روایت ضعیفہ یا درہو اسطر تصریح کی ہے

بعض محدثین نے ساتھ موضوع ہونے کی احادیث کے اور امام ابو الحسن عبدالقادر غفراری صاحب فہم نے شرح صحیح مسلم میں اور مجمع الزوائد نے کتاب احوال الامکان میں بعد نقل احادیث و رد و نقلی کے لکھا ہوا روایات فی ہذا الباب کثیرہ الاصل لہذا بسند ضعیفہ ایضاً وقال الحافظ ابو نعیم اہل صفہانی ما دوی فی ذلک کلمہ موضوع انتہی یعنی روایات جو منکر الگو ہوں اور رکھنے ان کے میں آنکھوں پر بہت بین کہ نہیں ہر کچھ اصل انکی سند ضعیف سی ہی اور فرمایا حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اس میں روایت کی گئی ہیں سب موضوع ہیں اور محمد احمد عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے باب یقول اذا سمع المنادی میں لکھا ہے یجب علی السامع ترک کل عمل غیر الاجابۃ انتہی علیہما لیس وجب ہر شیء الموان اذان پر جواب نہ ہر کام کا سوا جواب اذان کے اور بھی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے ینبغي ان لا یتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقیم القرآن ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشغل بشی من الاحمال سوی الاجابۃ انتہی یعنی لائق یہ ہو کہ کام کر کے سنے و اقامۃ اذان اور اقامت کے اور نہ پڑھے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول ہو ساتھ کسی عمل کے سوائے دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنیان نے نیز جاری شرح صحیح بخاری میں بعد نقل عبارت عینی کے لکھا ہے واعلم انہ یستفاد من کلام العینی لہذا کہ فیہ منع وضع الایہامین علی العینین عند سماع الشہدان محمد رسول اللہ انتہی یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہاں پر مذکور ہے منع ہونے رکھنے انگوٹھوں کا آنکھوں پر وقت سننے الشہدان محمد رسول اللہ اور فتوی جامع الروایا میں بعد نقل حدیث چہٹی کے لکھا ہے آیین حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات آوردہ است موجب عمل نیست انتہی اور حضرت شاہ عبدالغفری صاحب قدس سرہ الغریز آور مولو سے مرزا حسن علی کہنوسی سے لوگوں کے اس مقدمہ میں ہفتا کیا تھا دونوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہرگز یہ قول حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ہے استقامت محمدت دہلوی کا یہ ہے

سوال در وقت اذان و اقامت دیگر ہر گاہ نام محمد مسلم میثون نہ ہو و دست یکجا میبوسند در چہ زمان می نہند این عمل جائز است یا نہ جواب در وقت اذان سوا جواب اذان

محدثین نے ساتھ موضوع ہونے کی احادیث کے اور امام ابو الحسن عبدالقادر غفراری صاحب فہم نے شرح صحیح مسلم میں اور مجمع الزوائد نے کتاب احوال الامکان میں بعد نقل احادیث و رد و نقلی کے لکھا ہوا روایات فی ہذا الباب کثیرہ الاصل لہذا بسند ضعیفہ ایضاً وقال الحافظ ابو نعیم اہل صفہانی ما دوی فی ذلک کلمہ موضوع انتہی یعنی روایات جو منکر الگو ہوں اور رکھنے ان کے میں آنکھوں پر بہت بین کہ نہیں ہر کچھ اصل انکی سند ضعیف سی ہی اور فرمایا حافظ ابو نعیم اصفہانی نے کہ جو اس میں روایت کی گئی ہیں سب موضوع ہیں اور محمد احمد عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے باب یقول اذا سمع المنادی میں لکھا ہے یجب علی السامع ترک کل عمل غیر الاجابۃ انتہی علیہما لیس وجب ہر شیء الموان اذان پر جواب نہ ہر کام کا سوا جواب اذان کے اور بھی شرح مذکور کے اسی باب میں لکھا ہے ینبغي ان لا یتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامۃ ولا یقیم القرآن ولا یسلم ولا یرد السلام ولا یشغل بشی من الاحمال سوی الاجابۃ انتہی یعنی لائق یہ ہو کہ کام کر کے سنے و اقامۃ اذان اور اقامت کے اور نہ پڑھے قرآن اور نہ سلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے اور نہ مشغول ہو ساتھ کسی عمل کے سوائے دینے اذان کے اور محمد یعقوب بنیان نے نیز جاری شرح صحیح بخاری میں بعد نقل عبارت عینی کے لکھا ہے واعلم انہ یستفاد من کلام العینی لہذا کہ فیہ منع وضع الایہامین علی العینین عند سماع الشہدان محمد رسول اللہ انتہی یعنی جان تو تحقیق مستفاد ہوتا ہے کلام عینی سے جو یہاں پر مذکور ہے منع ہونے رکھنے انگوٹھوں کا آنکھوں پر وقت سننے الشہدان محمد رسول اللہ اور فتوی جامع الروایا میں بعد نقل حدیث چہٹی کے لکھا ہے آیین حدیث ملا جلال الدین سیوطی در موضوعات آوردہ است موجب عمل نیست انتہی اور حضرت شاہ عبدالغفری صاحب قدس سرہ الغریز آور مولو سے مرزا حسن علی کہنوسی سے لوگوں کے اس مقدمہ میں ہفتا کیا تھا دونوں نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہرگز یہ قول حدیث سے ثابت نہیں ہوتا ہے استقامت محمدت دہلوی کا یہ ہے

سوال در وقت اذان و اقامت دیگر ہر گاہ نام محمد مسلم میثون نہ ہو و دست یکجا میبوسند در چہ زمان می نہند این عمل جائز است یا نہ جواب در وقت اذان سوا جواب اذان

چیری دیگر ثابت نشده و در وقت ذکر نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائی فرستادن درود
 و سلام بر آنحضرت صلعم خیرے دیگر ثابت نشده و این عمل از روی احادیث معتبرہ در زمانہ
 زمانہ خلفای اشدین بنیوہ پس این عمل را بوقت اذان یا بوقت شنیدن نام آنحضرت
 صلعم سنت یا مستحب دانستہ کردن بدعت است ازین امر احتراز باید کرد و آنچه در بعضی
 کتب فقہ این مینویسند آن کتب چند ان اعتماد ندارد نہایتی بلفظ ملخصاً اور استغفار
 محدث کهنوی کا یہ ہے **سوال** آنکہ اکثر مردمان بوقت شنیدن محمد رسول اللہ
 در اذان ہر دو تراگشت خود را بوسہ دادہ ہر چشم ہند ممنوع است یا منون **جواب**
 ممنوع است و از قبیل بدعت و آنچه درین باب حدیث از جناب آنحضرت صلعم در عمل کردن
 صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نقل کنند ہمہ موضوع است کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین سیوطی وغیرہ من محدثین
 و بحسب آیات فقہ معتبرہ ہم اصلاً ثبوت ندارد نہایتی بلفظ الجمل کلام شمس الدین سخاوی اور
 ابن طاہر فتنی اور ابن ربیع شافعی اور زرقلی مالکی اور حسن بن علی ہمدانی اور شیخ
 فتح محمد بربناپوری اور ملا علی قاری اور امام جلال الدین سیوطی اور ابو اسحاق کلبی
 اور ابو الحسن عبدالغافر فارسی شارح صحیح مسلم اور شیخ الاسلام اور محمود بن احمد عینی اور
 شاہ عبدالغزیز صاحب ہلوی اور مرزا حسن علی محدث کهنوی وغیرہ محدثون سے بخوبی ثابت
 ہو کہ جو احادیث انکو طے چمنے میں لائی جاتی ہیں سب موضوع ہیں اور یہ فعل ممنوع اور
 غیر مشروع پس قول بعض فقہاء طبقہ رابعہ کا جنہوں نے احادیث موضوعہ سے حجت پکڑ
 کر اس فعل کو جائز کیا ہے سوا ایسا فعل اور قول قابل اعتبار اور لائق التفات کے نہیں
 ہے بلکہ سرسریہاں آنحضرت صلعم پر ہر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 من یقل ما لم یقل فلیتوب مقعدۃ من النار یعنی جو کوئی وہ بات کہے جو میں نے
 نہ کہی ہو تو چاہئے کہ وہ بنا کیوے اپنی جگہ دوزخ میں اور دوسری حدیث میں یون ارد
 ہو کہ من عمل عملایس علیہ امرنا فہو رد یعنی جو کوئی کرے ایسا عمل کہ اس پر ہمارا حکم
 نہیں ہے سو وہ مردود ہے استغفار متضمن برشش مسائل
 الحمد للہ وسلام علیہ الذین اصطفے اما بعد بیگوئیہ فقیر ابو عبد اللہ

[illegible]

چه اگر از احوال دست مورث ظن است نه یقین علی ما لا یخفی علی الماهرین اگر از ستوا زت است باز هم
ازین قسم نخواهد بود که چهل غفلت از ان قاصح ایمان مغل ایقان باشد بلکه از ان قسم است
اگر همه عمر در خاطر کسی هم نگذرد و مومن کامل تصور توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل عبارت
شرح نقد ابر بعلما سلام و فضیلت عالی مقام معلوم میشود و در عبارت و ههنا مسأله
مُخِطَاتٌ لَا يَدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي بَيَانِ الْإِخْتِقَادِ يَا وَ كَوْنُ كَانَتْ مِنَ الْأُمُورِ الْخَلَاوِيَّاتِ
لَيْتُمْ بِدَلِّهَا حَادِدٌ وَيَكْمَلُ بِهِ الْعَقَائِدُ وَ ذَلِكَ لِأَنَّ حَادِدَ أَصُولِ الدِّينِ عِلْمٌ
يُتَحْتَ مِنْهُ عَمَّا يَحِبُّ بِهِ الْإِخْتِقَادُ وَهُوَ قِسْمَانِ قِسْمٌ يَقْدَحُ بِالْجَمَلِ بِهِ فِي
الْإِيمَانِ كَعَرَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ الثَّبُوتِيَّةِ وَ السَّلْبِيَّةِ وَ الرِّسَالَةِ وَ النُّبُوَّةِ
وَأُمُورِ الْآخِرَةِ وَ قِسْمٌ لَا يُضَرُّ لَتَفْصِيلِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَدْ ذَكَرْنَا الشُّكَّ
فِي تَأْيِيدِهِ لَوْ مَلَكَ الْإِنْسَانُ مَدَّةَ عُثْمَرَ كَمْ يَخْطُرُ بِإِلَهٍ تَفْصِيلُ الْغَيْبِ عَلَى
الْمَلِكِ كَمْ يَسْأَلُهُ اللَّهُ عَنْهُ أَنْهَى وَ عَرَفَتْ صَاحِبِ الْمَقَاصِدِ عِلْمُ الْكَلَامِ بِأَثَرِ
الْعِلْمِ بِالْعَقَائِدِ الَّتِي يَلِيَّةَ عَرَاكِلَهُ الَّتِي يَفْنِيَّةَ فَالْقِسْمُ الثَّانِي مِنَ الْمَقَاصِدِ
فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْصُرْ عَلَى مَا قَدْ مَنَاهُ وَمَنْ شَاءَ زِيَادَةَ الْفَائِدَةِ مِنْهَا فَلْيَتَعَلَّقْ
بِمَا الْحَقَّاهُ فَفِيهَا تَفْصِيلُ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى بَعْضِهِمْ وَهُوَ قَطْعِي بِحَسَبِ الْحُكْمِ
الْإِجْمَالِيِّ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ أَيْ بَمَزِيدِ الْعِلْمِ الَّذِي لَا يُوجُودُ إِلَّا لِلَّهِ
وَأَمَّا بِحَسَبِ الْحُكْمِ التَّفْصِيلِيِّ فَالْأَمْرُ قَطْعِي وَ الْمُعْتَمِدُ الْمُعْتَمَدُ أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ النَّبِيُّ
جِبْتِبُ الْحَقِّ وَقَدْ ادَّعَى بَعْضُهُمُ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ رِوَايَةِ
اللَّهُ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فِي حَدِيثِ مُسْلِمٍ وَ
الْبُخَارِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الْفَقِيهَ وَ الْخَطْبَاءَ وَ رَأَى أَحْمَدَ وَ
الْبُخَارِيَّ وَ ابْنَ مَلَجَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ وَ بَيْهَقِي وَ أَعْلَى الْحَمْدِ وَ الْخَطْبَاءَ بِسَبِّهِ
عبارت صحیح است که اگر کسی از عمر خود فضیلت بعضی نبیا بر بعضی اگر چه معتقد و متهم است
که بعضی احد افضل الخلق و سید البرکات الا نبینا حبیب الحق

و این قسم است که چهل غفلت از ان قاصح ایمان مغل ایقان باشد بلکه از ان قسم است اگر همه عمر در خاطر کسی هم نگذرد و مومن کامل تصور توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل عبارت شرح نقد ابر بعلما سلام و فضیلت عالی مقام معلوم میشود و در عبارت و ههنا مسأله مُخِطَاتٌ لَا يَدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي بَيَانِ الْإِخْتِقَادِ يَا وَ كَوْنُ كَانَتْ مِنَ الْأُمُورِ الْخَلَاوِيَّاتِ لَيْتُمْ بِدَلِّهَا حَادِدٌ وَيَكْمَلُ بِهِ الْعَقَائِدُ وَ ذَلِكَ لِأَنَّ حَادِدَ أَصُولِ الدِّينِ عِلْمٌ يُتَحْتَ مِنْهُ عَمَّا يَحِبُّ بِهِ الْإِخْتِقَادُ وَهُوَ قِسْمَانِ قِسْمٌ يَقْدَحُ بِالْجَمَلِ بِهِ فِي الْإِيمَانِ كَعَرَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ الثَّبُوتِيَّةِ وَ السَّلْبِيَّةِ وَ الرِّسَالَةِ وَ النُّبُوَّةِ وَأُمُورِ الْآخِرَةِ وَ قِسْمٌ لَا يُضَرُّ لَتَفْصِيلِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَدْ ذَكَرْنَا الشُّكَّ فِي تَأْيِيدِهِ لَوْ مَلَكَ الْإِنْسَانُ مَدَّةَ عُثْمَرَ كَمْ يَخْطُرُ بِإِلَهٍ تَفْصِيلُ الْغَيْبِ عَلَى الْمَلِكِ كَمْ يَسْأَلُهُ اللَّهُ عَنْهُ أَنْهَى وَ عَرَفَتْ صَاحِبِ الْمَقَاصِدِ عِلْمُ الْكَلَامِ بِأَثَرِ الْعِلْمِ بِالْعَقَائِدِ الَّتِي يَلِيَّةَ عَرَاكِلَهُ الَّتِي يَفْنِيَّةَ فَالْقِسْمُ الثَّانِي مِنَ الْمَقَاصِدِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْصُرْ عَلَى مَا قَدْ مَنَاهُ وَمَنْ شَاءَ زِيَادَةَ الْفَائِدَةِ مِنْهَا فَلْيَتَعَلَّقْ بِمَا الْحَقَّاهُ فَفِيهَا تَفْصِيلُ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى بَعْضِهِمْ وَهُوَ قَطْعِي بِحَسَبِ الْحُكْمِ الْإِجْمَالِيِّ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ أَيْ بَمَزِيدِ الْعِلْمِ الَّذِي لَا يُوجُودُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَمَّا بِحَسَبِ الْحُكْمِ التَّفْصِيلِيِّ فَالْأَمْرُ قَطْعِي وَ الْمُعْتَمِدُ الْمُعْتَمَدُ أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ النَّبِيُّ جِبْتِبُ الْحَقِّ وَقَدْ ادَّعَى بَعْضُهُمُ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ رِوَايَةِ اللَّهِ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فِي حَدِيثِ مُسْلِمٍ وَ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الْفَقِيهَ وَ الْخَطْبَاءَ وَ رَأَى أَحْمَدَ وَ الْبُخَارِيَّ وَ ابْنَ مَلَجَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ وَ بَيْهَقِي وَ أَعْلَى الْحَمْدِ وَ الْخَطْبَاءَ بِسَبِّهِ عبارت صحیح است که اگر کسی از عمر خود فضیلت بعضی نبیا بر بعضی اگر چه معتقد و متهم است که بعضی احد افضل الخلق و سید البرکات الا نبینا حبیب الحق

و این قسم است که چهل غفلت از ان قاصح ایمان مغل ایقان باشد بلکه از ان قسم است اگر همه عمر در خاطر کسی هم نگذرد و مومن کامل تصور توان نمود و تفصیل این اجمال از نقل عبارت شرح نقد ابر بعلما سلام و فضیلت عالی مقام معلوم میشود و در عبارت و ههنا مسأله مُخِطَاتٌ لَا يَدَّ مِنْ ذِكْرِهَا فِي بَيَانِ الْإِخْتِقَادِ يَا وَ كَوْنُ كَانَتْ مِنَ الْأُمُورِ الْخَلَاوِيَّاتِ لَيْتُمْ بِدَلِّهَا حَادِدٌ وَيَكْمَلُ بِهِ الْعَقَائِدُ وَ ذَلِكَ لِأَنَّ حَادِدَ أَصُولِ الدِّينِ عِلْمٌ يُتَحْتَ مِنْهُ عَمَّا يَحِبُّ بِهِ الْإِخْتِقَادُ وَهُوَ قِسْمَانِ قِسْمٌ يَقْدَحُ بِالْجَمَلِ بِهِ فِي الْإِيمَانِ كَعَرَفَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ الثَّبُوتِيَّةِ وَ السَّلْبِيَّةِ وَ الرِّسَالَةِ وَ النُّبُوَّةِ وَأُمُورِ الْآخِرَةِ وَ قِسْمٌ لَا يُضَرُّ لَتَفْصِيلِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَدْ ذَكَرْنَا الشُّكَّ فِي تَأْيِيدِهِ لَوْ مَلَكَ الْإِنْسَانُ مَدَّةَ عُثْمَرَ كَمْ يَخْطُرُ بِإِلَهٍ تَفْصِيلُ الْغَيْبِ عَلَى الْمَلِكِ كَمْ يَسْأَلُهُ اللَّهُ عَنْهُ أَنْهَى وَ عَرَفَتْ صَاحِبِ الْمَقَاصِدِ عِلْمُ الْكَلَامِ بِأَثَرِ الْعِلْمِ بِالْعَقَائِدِ الَّتِي يَلِيَّةَ عَرَاكِلَهُ الَّتِي يَفْنِيَّةَ فَالْقِسْمُ الثَّانِي مِنَ الْمَقَاصِدِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقْصُرْ عَلَى مَا قَدْ مَنَاهُ وَمَنْ شَاءَ زِيَادَةَ الْفَائِدَةِ مِنْهَا فَلْيَتَعَلَّقْ بِمَا الْحَقَّاهُ فَفِيهَا تَفْصِيلُ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَى بَعْضِهِمْ وَهُوَ قَطْعِي بِحَسَبِ الْحُكْمِ الْإِجْمَالِيِّ حَيْثُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلَى بَعْضٍ أَيْ بَمَزِيدِ الْعِلْمِ الَّذِي لَا يُوجُودُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَمَّا بِحَسَبِ الْحُكْمِ التَّفْصِيلِيِّ فَالْأَمْرُ قَطْعِي وَ الْمُعْتَمِدُ الْمُعْتَمَدُ أَنَّ أَفْضَلَ الْخَلْقِ النَّبِيُّ جِبْتِبُ الْحَقِّ وَقَدْ ادَّعَى بَعْضُهُمُ الْإِجْمَاعَ عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ رِوَايَةِ اللَّهِ فَضَّلَ مُحَمَّدًا عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ وَعَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فِي حَدِيثِ مُسْلِمٍ وَ الْبُخَارِيِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَيِّدَ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ الْفَقِيهَ وَ الْخَطْبَاءَ وَ رَأَى أَحْمَدَ وَ الْبُخَارِيَّ وَ ابْنَ مَلَجَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ وَ بَيْهَقِي وَ أَعْلَى الْحَمْدِ وَ الْخَطْبَاءَ بِسَبِّهِ عبارت صحیح است که اگر کسی از عمر خود فضیلت بعضی نبیا بر بعضی اگر چه معتقد و متهم است که بعضی احد افضل الخلق و سید البرکات الا نبینا حبیب الحق

هذا هو الحق الذي لا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له

انما اذا انفسوا الا ان يخصوا ذلك بالاول الوضع والقبح مقدّمه للسؤال جميعاً
بنيته وبين الايتين فانه شبهه فيهما الكفار بالموتى لافادة عدم سماعهم وهو فرع
سماع الموتى هذا محال ما ذكره في القبح هيئاً وفي الجنائز ومعنى الجواب الاول انه
ان صح سند كنه معلول من جهة المعنى لانه يقتضيه عدم ثبوت عند عليه السلام وهو
مخالفة للقرآن فانهم انتهى وراجع معني نوحته وكذلك الكلام لان معناه الكفار
والموتى بنا فيه لا نرى الى قوله وما انت بمسمع من القبور وروايت نوحته من قال
ان ضربتك فبدي حرقات فضر به فهو على الحياة لان الضرب اسم لفعل موصل متصل بالبدن
والا يلام لا يتحقق في الميت ومن يذبح في القبر يوضع فيه الحيوة في قول العامة وكذا
الكلام والدخول لان المقصود من الكلام الاقحام والموت بنا فيه وروايت بنو سبيد
قوله: كذلك الكلام بان حلف لا يكلم فلان لا يدخل الا في لان المقصود من الكلام
الاقحام واذ بالاسماع وهذا لا يتحقق بعد الموت الخ ودر شرح موافق نوحته كرتجوز كلام علم
وقدرت واراده وسمع وبصر ميت ندرب فرق صالحه لا معتزلة است عبارات شافيت الصالح
اصحابنا صالحى وهذا امد بهم انهم جردوا قيام العلم والهدى والارادة و
السمع والبصر الميت ويلزمهم جواز ان يكون الناس مع اتصافهم بهذا الصفاء
اصواتاً وان لا يكون تعالى حياً انتهى ودر شرح تعاضد تعاضد امر قوم است اما قوله وما انت
بمسمع من القبور فقليل حال الكفرة بحال الموتى ولا نزاع في ان الموتى لا تسمع انتهى
وورع ارب في تحقيق المذاهب في شدة رأى الامام الاعظم ابو حنيفة من ياتي القبور
اهل الصلاح فيسلم ويخطب ويكلم ويقول يا اهل القبور هل لكم من خير وهل عندكم
من اثر انى اينتكم ونا ديتكم من مشهور وليس سواى منهم الا الدعاء فصل در بيت ام غفلة
ابو حنيفة يقول مخاطبة لهم فقال هل اجابوا بك قال لا فقال سحقاً لك وقد يتيدك
كيف تكلم اجاباً لا يستطيعون جواباً ولا يمكن شيئاً ولا يسمعون صوتاً وقرم وما انت بمسمع
من القبور انتهى ودر فضول علم الاصول بنو سبيد لو حلف لا يكلم فلاناً وكلمة بعد
الموت اوضح من الموت لا يخفى عدم معناه الاقحام والكلام انتهى ودر نظم الدلائل

هذا هو الحق الذي لا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له

هذا هو الحق الذي لا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له

هذا هو الحق الذي لا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له ولا يمتنع عليه ولا يرد عليه ولا ينافي له

میونسیدان الذین فی القیور لا یسمعون ما یرکون موتی انتہی ودر شاستے میونسید من
 حلف لا یکلم فلانا فکلمه بعد الموت لا یحیث لعدم الاسماع انتہی ودر تفسیر منشور
 میونسید احراج ابو سهل السدی بن سهل الحنید النیشاپوری فی الخامس من حدیث من
 طریق عبد القدر و من ابی صالح عن ابن عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی و
 انک تسمع من فی القیور قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقف علی القتیلی یوم بدر
 ویقول هل و جنتم ما وعدکم ربکم حقایا فلان یا فلان الم تکفرون بربکم
 الم تکن ب بنبیک الم تقطع رحمکم فقالوا یا رسول اللہ اسمعنا ما نقول
 فقال ما اتمم باسمع منهم لھا قول فانزل اللہ فانک لا تسمع الموتی و ما انت بسمع
 من فی القیور انتہی ودر تفسیر رضای و منی نوشته انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین یرسمون
 بغم و قائل کقولہ تعالی اذ انزل السمع و هو شهید و هو کلام کالموتی الذین لا یسمعون
 و در جامع القرآن تحت آیت کریمہ و الموتی یعذبهم اللہ میونسید ای الکفار کالموتی
 لا یسمعون انتہی و در جلالین تحت و الموتی میونسید ای الکفار یرسمهم بعد فی عدم
 السماع انتہی و در نیشاپوری و کشاف تحت آیت کریمہ انما یتجیب الذین یرسمون
 ان الذین تحرق علی ان یصدقون بمنزلہ الموتی الذین لا یسمعون و انما یتجیب من
 سمع انتہی و در عالم التنزیل تحت ہمین آیت میونسید انهم لفظ اعراضهم عما یدعون
 اللہ کالمیت الذی لا سبیل الی سماع و انهم الذی لا یسمعون انتہی بالجملہ از کتاب
 سنت اجماع است ثابت کہ موتی راسخ حاصل نسبت سوال رسوم اعتقاد کردن کہ
 از ارشاد انبیا کریم و اولیا عظام فیض استغاضہ بر اگہ نگاران جاریست و ایشانرا
 من جانب القدیرت است کہ منصوشده راہ بایت منہا ینداید بگردید ہر طرح کہ ارادہ
 بارتہمالے باشد از ایشان بر خلق الب فیضان است و در متباینیت جواب فیض
 دستغاضہ یا در افعال اختیار یہ مقدر یہ است کہ در میان مردم در شراب طعام و کسوت
 و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطا رجای است و این فیض استغاضہ از ارواح مطلقا
 متصو را نیست بلکہ بدیہی البطلان است شرعا و عقلا و الا لغت انبیا رمرہ بعد خرسے

میونسیدان الذین فی القیور لا یسمعون ما یرکون موتی انتہی ودر شاستے میونسید من
 حلف لا یکلم فلانا فکلمه بعد الموت لا یحیث لعدم الاسماع انتہی ودر تفسیر منشور
 میونسید احراج ابو سهل السدی بن سهل الحنید النیشاپوری فی الخامس من حدیث من
 طریق عبد القدر و من ابی صالح عن ابن عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی و
 انک تسمع من فی القیور قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقف علی القتیلی یوم بدر
 ویقول هل و جنتم ما وعدکم ربکم حقایا فلان یا فلان الم تکفرون بربکم
 الم تکن ب بنبیک الم تقطع رحمکم فقالوا یا رسول اللہ اسمعنا ما نقول
 فقال ما اتمم باسمع منهم لھا قول فانزل اللہ فانک لا تسمع الموتی و ما انت بسمع
 من فی القیور انتہی ودر تفسیر رضای و منی نوشته انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین یرسمون
 بغم و قائل کقولہ تعالی اذ انزل السمع و هو شهید و هو کلام کالموتی الذین لا یسمعون
 و در جامع القرآن تحت آیت کریمہ و الموتی یعذبهم اللہ میونسید ای الکفار کالموتی
 لا یسمعون انتہی و در جلالین تحت و الموتی میونسید ای الکفار یرسمهم بعد فی عدم
 السماع انتہی و در نیشاپوری و کشاف تحت آیت کریمہ انما یتجیب الذین یرسمون
 ان الذین تحرق علی ان یصدقون بمنزلہ الموتی الذین لا یسمعون و انما یتجیب من
 سمع انتہی و در عالم التنزیل تحت ہمین آیت میونسید انهم لفظ اعراضهم عما یدعون
 اللہ کالمیت الذی لا سبیل الی سماع و انهم الذی لا یسمعون انتہی بالجملہ از کتاب
 سنت اجماع است ثابت کہ موتی راسخ حاصل نسبت سوال رسوم اعتقاد کردن کہ
 از ارشاد انبیا کریم و اولیا عظام فیض استغاضہ بر اگہ نگاران جاریست و ایشانرا
 من جانب القدیرت است کہ منصوشده راہ بایت منہا ینداید بگردید ہر طرح کہ ارادہ
 بارتہمالے باشد از ایشان بر خلق الب فیضان است و در متباینیت جواب فیض
 دستغاضہ یا در افعال اختیار یہ مقدر یہ است کہ در میان مردم در شراب طعام و کسوت
 و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطا رجای است و این فیض استغاضہ از ارواح مطلقا
 متصو را نیست بلکہ بدیہی البطلان است شرعا و عقلا و الا لغت انبیا رمرہ بعد خرسے

میونسیدان الذین فی القیور لا یسمعون ما یرکون موتی انتہی ودر شاستے میونسید من
 حلف لا یکلم فلانا فکلمه بعد الموت لا یحیث لعدم الاسماع انتہی ودر تفسیر منشور
 میونسید احراج ابو سهل السدی بن سهل الحنید النیشاپوری فی الخامس من حدیث من
 طریق عبد القدر و من ابی صالح عن ابن عباس فی قوله تعالی انک لا تسمع الموتی و
 انک تسمع من فی القیور قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقف علی القتیلی یوم بدر
 ویقول هل و جنتم ما وعدکم ربکم حقایا فلان یا فلان الم تکفرون بربکم
 الم تکن ب بنبیک الم تقطع رحمکم فقالوا یا رسول اللہ اسمعنا ما نقول
 فقال ما اتمم باسمع منهم لھا قول فانزل اللہ فانک لا تسمع الموتی و ما انت بسمع
 من فی القیور انتہی ودر تفسیر رضای و منی نوشته انما یتجیب الذین ای یتجیب الذین یرسمون
 بغم و قائل کقولہ تعالی اذ انزل السمع و هو شهید و هو کلام کالموتی الذین لا یسمعون
 و در جامع القرآن تحت آیت کریمہ و الموتی یعذبهم اللہ میونسید ای الکفار کالموتی
 لا یسمعون انتہی و در جلالین تحت و الموتی میونسید ای الکفار یرسمهم بعد فی عدم
 السماع انتہی و در نیشاپوری و کشاف تحت آیت کریمہ انما یتجیب الذین یرسمون
 ان الذین تحرق علی ان یصدقون بمنزلہ الموتی الذین لا یسمعون و انما یتجیب من
 سمع انتہی و در عالم التنزیل تحت ہمین آیت میونسید انهم لفظ اعراضهم عما یدعون
 اللہ کالمیت الذی لا سبیل الی سماع و انهم الذی لا یسمعون انتہی بالجملہ از کتاب
 سنت اجماع است ثابت کہ موتی راسخ حاصل نسبت سوال رسوم اعتقاد کردن کہ
 از ارشاد انبیا کریم و اولیا عظام فیض استغاضہ بر اگہ نگاران جاریست و ایشانرا
 من جانب القدیرت است کہ منصوشده راہ بایت منہا ینداید بگردید ہر طرح کہ ارادہ
 بارتہمالے باشد از ایشان بر خلق الب فیضان است و در متباینیت جواب فیض
 دستغاضہ یا در افعال اختیار یہ مقدر یہ است کہ در میان مردم در شراب طعام و کسوت
 و تعلیم و تعلم و اخذ و اعطا رجای است و این فیض استغاضہ از ارواح مطلقا
 متصو را نیست بلکہ بدیہی البطلان است شرعا و عقلا و الا لغت انبیا رمرہ بعد خرسے

دریافت شد که شن از صنم عام است که طلاق وی بر صورت غیر صورت کرده اند و نیز در وقت
شد که تیرسم بر تعلقه بر پیشش در او ثانی اعل است و قوله تعالی فاجتنبوا اللہ بنس من الافغان
یعنی پرہیز کنید از پلیدی بپان و در مصنف خود ابو بکر بن شیبہ کہ از محدثین سلف است آورده اند
کہ مردے در مدینہ منورہ قریب روضہ قبر شریف سرور عالم صلعم ایستادہ چپکے عرض
میکرد زین العابدین علی بن حسین اورا منع فرمود و گفت آن کسر و فرمودہ است
کہ لا تلحدن و اقبوی و ثانی از اینجا از چنین حدیث یہ یقین دریافت میشود کہ بت پرستان
رو بہر کوبتان خود میکنند اصلاً از ان جبر تا پیش قبور بنا نہ نمود کہ بعد کردن بکار و برو
قبور آن قبور بے شبہ در حدوثان داخل میشود کہ اجتناب از آنها واجبست خواہ بہار اللہ
نقشبند رحم کہ طریقہ اورا سرسبز اتباع پیغمبر گفہ اند و نیمعنی میگوید **سعر** تو تاکہ گور
مردان را پرستی بگرد کار مردان کن درستی و انتہی **حوالہ ششم** آنچہ در تقویۃ الایمان
نصیحت المسلمین از فوائد و عقائد موافق متقدمین اہل سنت مجاہد است
جواب آنچہ فوائد و عقائد در تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین بعد از تراجم آیات
احادیث واقعہ اند بعینہ مطابق مضمون آیات و احادیث اند اگر فرقہ بہت فرق اجمال
تفصیلست اگر تفسیر بیضاوی و مدارک و جلالین معالم و شرح مشکوٰۃ و ترجمہ آن بکلیط
بادہ اولاً مخفیہ آیات و احادیث کہ در تقویۃ الایمان و نصیحت المسلمین واردست بامعاز
نظر از کتب مذکورہ دریافتہ باز ترجمہ فائدہ آن کہ زبان اردو دست ملاحظہ کنند لطف
بین ہر دو رسالہ آتوق خواہند دریافت و معلوم خواہند کرد کہ از معانی متفقہ اہل
ماعت اختیار کردہ و ہم جواب اعتراضات کہ بنظر ظاہر آیت و حدیث کہ بر عقائد اہل
سنت دارند مدنظر داشتہ را رقم کردہ مرتہ این معاملہ نمودہ ہر باز فائدہ دیگر برداشتہ و
موفق والمعین ومنہ الہدایۃ والہام الیقین واخرہ عوینا ان الحمد للہ رب
عالمین از آنجا کہ این قومی کہ باتفاق علماء ہند مرقوم سنت خیلے باین جواب
وال مناسبت داشت لہذا بطریق تتمہ و درینجا درج نمودہ شد اللہم تقبل
ما انک انت السميع العليم استغفار علماء و بے و پنجاب

علوم دین ماہر قواعد اصول شرع متین اول سے آخر تک قرآن شریف کو غور سے تلاوت کرے اور اسکے مضامین عالی پر اپنی فکر صحیح اور سلیم نظر خرچ کرے اس مطلب کو صراحتہ پاؤں گا کہ مراد اور مقصد اور مہم با نشان حضرت رب العالمین جل فرکہ کا نزول قرآن سے یہ ہے دفع شرک اور انہما رتوحید وراثیات وحدانیت اپنی ذات پاک ہو اور یہی خلاصہ مضمون سب اذکار اور سب ادیان حقہ اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کا جسکو سب بنیاد اولیاء مقربین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور اثبات سے تعبیر بیان فرماتے ہیں باقی مضامین اثبات رسالت احکام معاد و حکام عباد و معاش وغیرہ مباد سے اور وسائل تحصیل اسی توحید ذاتی اور صفاتے حضرت رب العالمین کے ہیں اور یہ توحید ذاتی اور صفاتے حضرت رب الارباب کی بلا فرق و تفاوت کمرسے نیون مذہبوں جمع مزجلے آئی ہر کسی دین میں اسکا نسخ اور تبدیل نہیں ہوا اور کلام برکت الہیام حضرت خیر الاولین والآخرین رسول رب العالمین کا جو چہ کتابوں وغیرہ میں مندرج ہے جسکو صحاح ستہ کہتے ہیں وہ سب اسی شرک بدعت کے دفع اور انہما رتوحید ذاتی اور صفاتے اور اعلیٰ کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں با واز بلند ماطق ہو اور حضرت خلفائے راشدین اور سب صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علما مجتہدین اور محدثین اور صوفیہ صافیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین دفع شرک و بدعت اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتے اور اعلیٰ کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں جس جس قدر سعی اور کوشش کر گئے ہیں مطالعہ کتابوں انکے سے واضح دلالت ہے ہر شک و اندیشہ ہم اور متاخرین مثل امام غزالی اور امام رازی اور شیخ محی الدین عربی اور حضرت قطب الاقطاب عبد القادر جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی اور شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور شاہ ولی اللہ محدث اور شاہ عبدالغفر شاہ رفیع الدین شاہ عبدالقادر متعین علما دہلی نے اسے دفع شرک اور بدعت میں اور اثبات توحید ذاتی اور صفاتے میں اور اعلیٰ کلمہ اللہ اور احیاء سنت رسول اللہ میں طرح طرح سے مضمون رنگارنگ بیان فرماتے ہیں جسکو کچھ شک شبہ ہوا ان لوگوں سابقین کے کتابیں ملاحظہ کریں الغرض اس مضمون میں

پہر کیونکر ایسے بدقیقہ کے پیچھے نماز اہلسنت کی درست ہز گئی ان گروہ یوں بغیر کر گری کہ چھوٹے
بعض مسائل فریعتہ مندرجہ تقویۃ الایمان میں شک شبہ ہر انشاء اللہ تعالیٰ ہم اسکے شک
وشبہ کو رفع کردینگے تین برس پہلے اسے فضل امام بدوائی نے دس شبہ تقویۃ الایمان
اور صراط مستقیم پر چوتھائی تصانیف مولوی اسماعیل صاحب مرحوم کے ہیں لکھکر ایک سالہ نقولات
عشر نام شہور کیا تھا سو اسکے جواباً در دفع شکوک میں ہمیں ایک کتاب نشر نام فارسی
زبان میں لکھدی ہے جس صاحب کو شوق ہودی اسکا مطالعہ کر کر واضح ہو کہ اب چند
اوصاف اور محامہ حضرت مولوی اسماعیل صاحب مغفور و مرحوم مصنف اس کتاب کے ذکر کرنا ہوتا
اس ناقم الحروف نے حضرت مدوح کو بچو بے دیکھا اور فیوض برکات زمانے کی صحبت سی اور
انوار ایمانے کی مجلس و محافل و نصیحت میں پائی اور ہزاروں منکرین خدا اور رسول کے
مقرر اور ہزاروں فاسقین ائمہ الخمر اور زانے بدکار انکی صحبت کے برکت سے تائب و پارسا
ہو کر حضرت مولانا حامد اقرآن مجید ضابطہ احادیث رسول حمید حاجی الحرمین الشریفین
عالم ربنا باعمل عارف معارف سچا باخبر غازی مجاہد فی سبیل اللہ مہاجر فی محبتہ رسول اللہ
طامع بنیان شرک بدعت باعث اشیا برنت حامی دین و ملت غرض کہ اپنی جان مال و غرت
و آبرو کو اس اوصاف نے محض محبت خدا و رسول میں نثار کر کے رتبہ شہادت بکرے
حاصل کیا اللہم اوصیائے درجات رضوانک لفضیک و عتقک دیکر مجیکے مولانا مرحوم
مرتبہ اولیا رکالمین کا سار کہتے ہیں اوصاف اولیائے باقیین کے سوا نہیں پائی جاتے ہیں
کیونکہ موافق شرع شریف کے ولی خدا کا اور مقبول رسول کا وہی ہے کہ جبکہ محبت میں محبت خدا
اور رسول کے زیادہ ہودی اور ایمان میقہل پاؤں گناہ چھوٹیں عبادت بڑھیں اللہ جل شانہ
کا خوف اور رسول مقبول کے راہ کی محبتہ دلیں بڑھیں دنیا سے بیزاری اور آخرت
کے کامونین شوق زیادہ ہودی سو یہ سب خوبیاں حضرت مولانا مدوح کی محبت
میں تہیں اور انکی تصنیفات کتابونین پائی جاتے ہیں جن لوگوں کو دیدہ بعیرت
اور نور ایمان اللہ کی ہدایت سے ہر وہ دیاقت کرتے ہیں اور جو لوگ بغاوت اور
شقاوت ازلی میں گرفتار ہیں وہ اس نور کے روشنی سے محروم اور بے نصیب

پیشکش مردود ہو چکا ہے
نفع مردود ہے
چھوٹا ٹکڑا
عام گھر کا حصہ نہیں ہے
گوانت
علاقہ ہما
مردود ہے
نیک شام ثابت
بستون علی کے ہے
نیمسٹیا
دوسرے دور
لانی لاکن نوالہ

ہیں ایسوں کے شان میں یہ صدق ہو اور لکھنا کہ ہاں انعام دین ہم اخیل سبیل
اکثر اوقات فرقے و اشاعت رحمانی اور احادیث صادقہ حضرت رسول مقبول کے مولانا
کے حال صافی پر منطبق صحیح منظون ہیں بخوف تطویل بعض کو ذکر کرتا ہوں قال اللہ تعالیٰ
ومن يخرج من بيته مهاجرا الى الله ورسوله ثم يدبر مكر الموت فقد وقع اجرا على
الآية لا تحسن الذين قتلوا في سبيل الله اصواتا بل احياء عند ربهم يرزقون
فرحين بما آتاهم الله من فضله الآية الغرض مولانا صاحب شہید ہونا الہ کے
راہ میں اور عالم دنیا ارتقی اور پرہیزگار اور وحدت اور حافظ قرآن ہونا باندہ آفتاب کے
ثابت ہو اور وہ جو حدیث میں اور ہر العلماء و شریعہ الانبیاء وہ ایسے ہی علماء کے
شان میں ہر فتنہ ما قبل فمن سب العلماء فكانما سب الانبياء ومن سب
الانبياء دخل في حزب اعداء الله ورسوله فالوليك حزب الشيطان الا ان
حزب الشيطان هم الخاسرون فقط کافر اور بدکہنا اور بدکار جاننا ایسے عالموں کی تیار
کو اور انکی کتابوں کو کہ حسین بالکل آیاتین قرآن اور حدیث نبوی مندرج ہیں بردار کہنا
اشد فسق ہو بلکہ کفر کا ہے ایسے عقیدے والے پر بلا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں
اس روایت کو بیچ باب بیان کلمات ارتداد کے ذکر کیا ہے وفی الخلاصة من ابغض عالما
من غیر سب ظاہر خیف علیہ الکفر وقیل لیکن باستخفاف العلماء وهو مستلزم
لاستخفاف الانبياء عليهم السلام لان العلماء ورثة الانبياء انتهى مختصاً اور
نماز پڑھنا اور قبتہ کرنا ایسے عقیدے والے کے بھی جب کفرت اور بدعت حد کفر کو پہونچا
جاوے اور درست نہیں جیسے کہ شرح عقائد نیسی میں المنع عن الصلوة خلف المبتدع
فمحمول علی الکراهة اذا کلهم فی کراهة الصلوة خلف الفاسق والمبتدع هذا
اذ لم یؤد الفسق او البدعة الى حد الکفر فاما اذا ادى فلا کلهم فی عدم جواز
الصلوة فقط واللہ اعلم بالصواب واعلم انتم واکمل کتبہ العبد المسکین محمد
ختیم اللہ لبالحسنہ [محمد تقی خان] مر مولوی فتح علی صاحب دیوبند جامع معقول و منقول
[محمد تقی حسن] مر مولوی صاحب لکھنؤ حجتہ الخلفاظ الحدیث مولانا شہید رحمت صاحب دیوبند

﴿مَنْ جَاءَ بِهَذَا بَصِيرَةً﴾ مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی کے سلمہ اللہ تعالیٰ
 یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق
 اس آیت کریمہ کے ہیں ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان طعم
 الجنة لا یقاہلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورۃ و
 الانجیل والفرقان ومن ادنی بعد من اللہ فاستبشر ببعثکم الذی بالیستم بہ
 وذلک اللہ العون العظیم شرح محمد اسکا یہ ہے کہ اللہ نے شریعتی مسلمانوں سے ان کے بیانین
 مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہو لڑتے ہیں اللہ کے راہ میں ہر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ
 پہنچانے کے ذریعہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے
 یا وہ سو خوشیاں کہ اس معاملت پر جو عمر کے ہر اضع اور یہی ہر بڑی مراد ملے فقط
 ﴿مَنْ جَاءَ بِهَذَا بَصِيرَةً﴾ مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی کے سلمہ اللہ تعالیٰ
 یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق
 اس آیت کریمہ کے ہیں ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان طعم
 الجنة لا یقاہلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورۃ و
 الانجیل والفرقان ومن ادنی بعد من اللہ فاستبشر ببعثکم الذی بالیستم بہ
 وذلک اللہ العون العظیم شرح محمد اسکا یہ ہے کہ اللہ نے شریعتی مسلمانوں سے ان کے بیانین
 مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہو لڑتے ہیں اللہ کے راہ میں ہر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ
 پہنچانے کے ذریعہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے
 یا وہ سو خوشیاں کہ اس معاملت پر جو عمر کے ہر اضع اور یہی ہر بڑی مراد ملے فقط
 ﴿مَنْ جَاءَ بِهَذَا بَصِيرَةً﴾ مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی کے سلمہ اللہ تعالیٰ
 یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق
 اس آیت کریمہ کے ہیں ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان طعم
 الجنة لا یقاہلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورۃ و
 الانجیل والفرقان ومن ادنی بعد من اللہ فاستبشر ببعثکم الذی بالیستم بہ
 وذلک اللہ العون العظیم شرح محمد اسکا یہ ہے کہ اللہ نے شریعتی مسلمانوں سے ان کے بیانین
 مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہو لڑتے ہیں اللہ کے راہ میں ہر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ
 پہنچانے کے ذریعہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے
 یا وہ سو خوشیاں کہ اس معاملت پر جو عمر کے ہر اضع اور یہی ہر بڑی مراد ملے فقط

یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق
 اس آیت کریمہ کے ہیں ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان طعم
 الجنة لا یقاہلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورۃ و
 الانجیل والفرقان ومن ادنی بعد من اللہ فاستبشر ببعثکم الذی بالیستم بہ
 وذلک اللہ العون العظیم شرح محمد اسکا یہ ہے کہ اللہ نے شریعتی مسلمانوں سے ان کے بیانین
 مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہو لڑتے ہیں اللہ کے راہ میں ہر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ
 پہنچانے کے ذریعہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے
 یا وہ سو خوشیاں کہ اس معاملت پر جو عمر کے ہر اضع اور یہی ہر بڑی مراد ملے فقط
 ﴿مَنْ جَاءَ بِهَذَا بَصِيرَةً﴾ مہر خواجہ مولوی ضیاء الدین احمد واعظ دہلوی کے سلمہ اللہ تعالیٰ
 یہ جواب صحیح اور بہت خوب لکھا ہے مجیب نے اور جناب مولانا اسماعیل علیہ الرحمۃ مصداق
 اس آیت کریمہ کے ہیں ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان طعم
 الجنة لا یقاہلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التورۃ و
 الانجیل والفرقان ومن ادنی بعد من اللہ فاستبشر ببعثکم الذی بالیستم بہ
 وذلک اللہ العون العظیم شرح محمد اسکا یہ ہے کہ اللہ نے شریعتی مسلمانوں سے ان کے بیانین
 مال اس قیمت پر کہ انکو بہشت ہو لڑتے ہیں اللہ کے راہ میں ہر مارتے ہیں اور مرتے ہیں وعدہ
 پہنچانے کے ذریعہ پر سچا توریت اور انجیل اور قرآن میں اور کون ہی قول کا پورا اللہ سے
 یا وہ سو خوشیاں کہ اس معاملت پر جو عمر کے ہر اضع اور یہی ہر بڑی مراد ملے فقط

جزاه الله نعمه عن سائر المسلمين خير الجزاء في الدارين وكفر كندگان ایشان برادران کفر
کندگان خلفا ثلاثه رضی الله تعالی عنهم اند بدانهم السلام **عبدالله بن مسعود** **عبدالله بن عمر** **عبدالله بن عباس**
صحیح بن مولانا بارک الله صاحب کن لکھو کے ضلع فیروز پور متعلق پنجاب * سائل میگوید کہ کتب
کتاب برای استیصال شرک بدعت اند و مؤید توحید و تبلیح سنت پس بخوبی این امر
چون شکست و چو شب پس اعتراض مقررین بر نفی خودست کہ بسینه زدری بتاویلات
فاسد مخالف اہل سنت و جماعت مینماید بدانہم السلام **عبدالله بن مسعود** **عبدالله بن عمر** **عبدالله بن عباس**
بہ تفصیل نوشتہ اند فقیر عبد اللہ المشہور **عبد اللہ بن مسعود** **عبد اللہ بن عمر** **عبد اللہ بن عباس** بارہ گفتم ام
باروگو میگویم کہ من دل شدہ این ہنحو میدویم * در بر آئینہ طوطی صفت نوشتہ اند * آنچه
استاد ازل گفت بگو میگویم کہ کتاب تقویتہ الایمان بیشک موجب تقویتہ الایمان ایتناست
و نصیحتہ المسلمین باریب نصیحتہ المسلمین و خیر خواہی ایتناست کہ در سبند و عرب و خراسان
موجب ایتناست نبویہ و احادیث و رسوم شرکیہ گردیدہ اما مصنف کمال حرمت
اللہ فقل من اجتمع فیہ ما اجتمع فیہ من الفضائل و الکمال ایتناست کما سمعنا
علما عاملا حافظا و مفسرا و محمدا فقیہا و احظا و مہاجرا قد اشتد اللہ نفسہ
بان للجنة و فضل اللہ علی القاعدین و حجت و کذا مصنف الثانی ثبت اند
کان محمدا فقیہا متورعا من عادہما فقد بان اللہ بالحقار و ہذا حقیر الخلیفۃ
بل لا شئ فی الحقیقۃ احمد اللہ جعل اللہ اخر خیرا من اولاء فقط
ذلت کذا لا احب فیہ و ایضا سمعت بحدۃ الوجه من لسان شاہ عبد الغنی
مسکین محمود و غنی عنہ * ما کتبت فی ہذا القہطاس من مناقب امام الشریعہ قاضی
البدع حمی المستر رسول اللہ ما حی آثار الشرک و الکفر محمد اسمعیل اندھلوی العارمی
الشہید قدس اللہ سرہ ففی قطرۃ من بحرہا و شفتہ من دیمہا اللہ ذکر کا تیمار
محمد زہا و اما تقویتہ الایمان فصارہ ہذا المسکین بالنظر **التقصید** لکنی برایت
فی مقدمتہا نہ کتب فی دفع الشرک و قمع البدع فلا تریب فی صحتہ و اما نصیحتہ المسلمین
فصار ایتناست الی الان فلو کتب ایضا علی غلط تقویتہ الایمان فهو شقیقہ فی الصغر

رقبہ سے منہ حال صدقہ اللہ کان عالمًا خدائا و عارفًا کذا و کذا لا یاق الامین
 من الاثر انہم القبار المراقبہ کہ انہم مہرہ شیخہ قادری (نہدین) غمہ المتحقین
 زید بن القاسم بن شمس الجلیلی۔ رحمہ اللہ انہما بنو لاثمہ سمعیل صاحب غمہ اللہ علیہ حق پرستے اور
 القاسم بن زید بن شمس کے بہت کئی پرانی جہاں آیات قرآن شریف کا ترجمہ ہے پھر
 جو کوئی انکے نسبت گراں کہ کر سکے یا انکے کتاب کو برا کہے وہ خود کو اہل بیعت یا اہل
 من و کفر کہہ کر اراقم ہوتے شاہ شیاوسی۔ انکے حضرات کا ردین مرجہ ابابین سوال فادہ
 فرمودہ اند باعقاد و غیرہ منہ اما سے گرنہ بنید پرور شمسیم و پچھلے آفتاب را
 سچا اندازہ نہ رکھنا ملتفتہ الی اللہ فہات المتعبدین فانہم خائفون فی الدین و اما العبد
 المسکین و اقلہ۔ مرالدین ہو شیما لوسی عفا اللہ عنہ اسماء الرحمن التیم برناظرین
 این پانچہ ملاں پشیدہ دیا ذکر کتاب تقویۃ الایمان لغیتہ الملعین ہر دور و در شرک
 بدعت و اثبات توحید است یہ نئی اند مولوی سمعیل صاحب منہ فرور و مجرم کہ کمالا
 البشائر المہربون الشمس۔ و راہنہ شہید شدہ اند و حق شہد اخذ اتعالمے میفرماید
 و لا تقو لو الممن یعلن شمسبیل اللہ اموات بل احياء و ککن لا تشعرون
 ایت نقیہ از ستارہ و پیرا شمس کہ ہم را منی شان عبد الغنی ست نہفت و ستارہ مولو کے
 مادہ ہر صورت کبوشن خواہش نہایت نیک است پس در حق چنین عالم ربانہ گمان بودنیاید
 و انہما یغیا لہ خوف بایجاد و کہ آخر رفتن ستارہ زبا شدیا فردا پس کسی کہ چنین کتاب
 دینا پس مولو کے را بدگوید او خود گمراہ ست بلکہ خوف ایمان ہم بہت الرافق کثرین عبادہ
 اللہ بدست اللہ ہوتے یکم ماہ محرم الحرام ۱۰۸۰ ہجری ماحر و حلی ہذا القدر اس معمول
 و مقبول عند الشرح علی لسان محول الا فاضل من الناس کیف لا وقد کان مولانا اسمعیل
 علیہ رحمۃ اللہ الجلیل مصداق القولہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس من ذلک ظاہر
 من مؤانزاتہ الشرفیۃ الدالۃ علی امر الدین سیم الشفعۃ المبارکۃ المشہورۃ بین الاحیاء
 المومنین و تقویۃ الایمان و لا یجب ان ہذا الشفعۃ الکریمۃ معلومہ من توحید
 شمس الکافہ و سندہ سید المسلمین علیہ السلام و لا عبرۃ لمن انکر ما فیہا من المسائل

ہذا القدر اس معمول و مقبول عند الشرح علی لسان محول الا فاضل من الناس کیف لا وقد کان مولانا اسمعیل علیہ رحمۃ اللہ الجلیل مصداق القولہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس من ذلک ظاہر من مؤانزاتہ الشرفیۃ الدالۃ علی امر الدین سیم الشفعۃ المبارکۃ المشہورۃ بین الاحیاء المومنین و تقویۃ الایمان و لا یجب ان ہذا الشفعۃ الکریمۃ معلومہ من توحید شمس الکافہ و سندہ سید المسلمین علیہ السلام و لا عبرۃ لمن انکر ما فیہا من المسائل

التوحيد واتباع السنن وتزهيب عن البدعات المذمومة والمهزومة الشيعة والشرك
 البقيع ولا يعبا لمن كفر مسلماً خاطئاً واخطأً مجدداً ومفسراً وشهيداً في سبيل الله و
 حكم بضلالتة بل يرجع الكفر والضلالة اليه فبقى انه هل يجوز الصلوة خلف من كفر
 مثل ذلك الفاضل ام لا والمعتد عند الفقهاء كما في غاية المعطرات وانا الفقير
 الحقير محب العلماء العرفاء بالله حمايت الله عفى عنه وعن من احبه الله انجده في كتاب
 تقوية الايمان رئيس المحدثين تاج المفسرين غانمي وبجاهد حاجي وشهيد في سبيل الله
 جناب مولانا صاحب اسمعيل رحمة الله عليه وعلى اتباعه ارتام فرموده اني حين موافق
 سنت وكتاب ونصيحة المسلمين در رفع شرک بدعت مثلها كتبه احقر العباد والراعي الى
 مغفرت رب العالمين شهاب الدين احمد عفى عنه سيد شهاب ما كتب في هذه الاجوبة
 من الفضائل بلو كانا الشهيد المحرم الغانمي الباذل ماله ونفسه في سبيل الله وحقيقة
 تاليف المسماة بتقوية الايمان فهو حق وحقيق خلافة يليق كتيبة مستبين نظام الدين
 ساكن ديدة افغانان ماحررة رئيس المحدثين وتاج المفسرين مولانا محمد اسمعيل
 الشهيد الهلوي رحمه الله في تقوية الايمان ومولينا مولوي خورم علي
 في نصيحة المسلمين عين مذهب اهل السنة والجماعة واني معتقد لهما اعتقاداً سائراً
 جازها وانا الفقير المذنب المسكين سعد الدين اللاهوري عفى عنه ذنوبه
 وعيوبه اني قد اطلعت بعض ما في هذه القسطاس فلهيها صحيحاً كما قال محررها مولانا
 محمد صدر الدين سيد الله تعالى على رؤس المؤمنين فقد كتبه عاجز فقير ابراهيم عفى
 عنه ثم الحمد لله الذي ذكرني ذكر اجد خير هذه القسطاس وما انساها الا الشيطان
 ان اذكره وهو ذكر يوم كنت في حضرة وفتي اوستادي مولائي سيدي سندی
 مولانا فضل امام حرمته الله عليه وكان تذكرة في بحث الذي في مولينا شهيد
 مولائي فضل حق غفر الله ذنوبهما واستر عيوبهما فقال اوستادي لا ينبغي لوالدي
 وقررة عيني فضل حتى ان يبحث مع الذي هو امام محقق عصره ومدقق همة وهو صاف
 في دعواه سبحانه ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب

وہ ہی آج آج شدین ہیں	پر نہیں یہ تیر ہیں جان	اب بھی وہ ہی حکم حق موجود ہیں
پر نہیں یہ مانتی مردود ہیں	ختم کر اب بھی الدین اپنا سنن	خود سمجھ لیو گیکار سے ذوالمدن
ہی مبارک نام منجی المونیز	نافع ہر خاص عام مسلمین	کاٹ سرتادان کا ہو کامیاب
	ہیں دلیکین اسکے مثل آفتاب	

ولہ

چہا جوت یہ نسخہ عجیب	بھیر تاریخ کے تب فکر ہوئی
سیرت سے دل لگ کر دیا یہ	نہ مشرک جا گیا جنت میں کوئی

تاریخ طبرہ و جامع محقول و منقول مولوی عیسیٰ سلام العلی مصور

مبارک پل پا نر کہ حاصل	فراغ از طبع منجی المونیز گشت	بیاض صفو از رنگ سوادشر
طراز نسخہ عرش بریں گشت	بہ نصیب سائل چون ثریا -	نشان لوح چرخ ہشتین گشت
زلوان سائل ریزہ ریزہ	شدہ مجموعہ و کچکول این گشت	ز طبعش شیخ محی الدین تاجر
بتوفیق الہی محی دین گشت	قصوری خیال سال طبعش	سحر کہ چون عرق نری جہ گشت
سر دشت از سر صدق انجین گشت	کہ محی الدین منجی المونیز گشت	

استحار

راضع ہو کہ یہ کتب منجی المونیز ہوجب انون لستم لکھنا اور نیز باعث اسکے داخل بھی جبری
 کو ز غنٹ ہو چکے ہو بدون اجازت احقر البریک کوئی صاحب اس کے چہا پز کا قصد لغو و غیر
 مجمع محرر الدین تاجر کتب

رسالہ تنبیہ المشرکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر بسن میں ارادہ نہیں وہ شایعہ	ہر راست پر ہو وہ تو آئی والا	ہر سب سے بڑی ہر زبان والا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	ہر کلام میں ہر بیان والا
مناقض کے جیسا کہ مذہب کا ہے	وہی بہن حقیقت میں پڑھا	کہیں یہ حق ہے کہیں یہ غلط ہے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	ہر بیان میں یہ انے شر لے کہا ہے
رسو کہہ کا ہو دفعہ دہانے	ہر شکر اور بدعت کا مانع دہانے	نہ اور ترقی کا ہر تالیخ دہانے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	ہر حق حجابیت کا قاطع دہانے
صاحب بینی پر ہر قربان دہانے	طریق نبی پر ہر قربان دہانے	رسول خدا پر ہر قربان دہانے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	اور آل نبی پر ہر قربان دہانے
ایسا سطر مشرک تو اسے لہانے	ہر حق انکی سمجھنے لے خرا لے	کہیں یہ عقیدہ ہے کہ نہیں دہانے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	کہ ہر ہستی کو ہر فکر دہانے
زمین چوڑا جو کہ سنی ہر صاف	کہ سنت نبی کے ہر قہر و قابو	مستحق ہر شے کی ہر مطلق
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	ہر نامہ ہر حق کو ہر مطلق
چشمی چلے کے میں کرن ہر سننے	ہر مزہب نبی سانچے کے ہر سننے	نقصیت کہ میں آخریہ دہانے
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	ہر شے ہر زبان سے ہر سننے
کہ ہر گین تو ہر گانہ جاوے سننے	کہ ہر مشہر کوئی ہر تانک سننے	ہر بدعت ہر شر اور ہر قاتل کا
کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان والا	و غایۃ کا ہر حمان والا	ہر بدعت کہ ہر شے ہر شر لے
کہ مند تو لے سنت ہر خیر الہی کے	فرشتوں کی اور خلق ارض ہر سننے	ہر بدعت ہر شے ہر شر لے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ہر سب سے بڑی ہر زبان والا
 ہر کلام میں ہر بیان والا
 کہیں یہ حق ہے کہیں یہ غلط ہے
 ہر بیان میں یہ انے شر لے کہا ہے
 نہ اور ترقی کا ہر تالیخ دہانے
 ہر حق حجابیت کا قاطع دہانے
 رسول خدا پر ہر قربان دہانے
 اور آل نبی پر ہر قربان دہانے
 کہیں یہ عقیدہ ہے کہ نہیں دہانے
 کہ ہر ہستی کو ہر فکر دہانے
 مستحق ہر شے کی ہر مطلق
 ہر نامہ ہر حق کو ہر مطلق
 نقصیت کہ میں آخریہ دہانے
 ہر شے ہر زبان سے ہر سننے
 ہر بدعت ہر شر اور ہر قاتل کا
 ہر بدعت کہ ہر شے ہر شر لے
 ہر بدعت ہر شے ہر شر لے

کیا اور وہ بے پناہت خطا کے ہیں چاروں شراب کے قاتل و کچے نہیں کہتے کچھ بے دلائل و بے	وہ بے کا معنا ہے رحمان والا ہیں چاروں طریقوں مائل و کچے وہ بے کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا جو حق ہے اسکے ہیں مسائل و بے کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
وہ بے تو قرآن کو مانتے ہیں یہ وہ نبی مسائل بہت چٹا پڑ نہیں باپا دو کج رسوم یہ	حدیث نبی کو بدل جانتے ہیں وہ بے کا معنا ہے رحمان والا نہ تیمور بابر کے سندین پکڑتے	کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا فقہ کے کتابوں کو بچا پنتے ہیں کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
نہ تا بوقت لکڑی کے یہ پاؤں پڑتے ہنہیں پوجتے داول شیخ سدا وہ بے جو ہو گا وہی ہو گا حقلو	وہ بے کا معنا ہے رحمان والا نہیں مانتے تعزیر اور عسکرم کو وہ بے کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا جو ہیں مانتے انکو سمجھتے ہیں بدو کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
وہ بے تو بندے ہیں پور خدا کے ہنہیں پیرو صحابہ رسول خدا کے حدیث اور قرآن یہ انکا عمل ہے	وہ بے کا معنا ہے رحمان والا وہ ہیں حاصل امت رسول خدا کے صحابہ کے قولوں یہ انکا عمل ہے	یہ سب ہیں مطیع شریعت مصفا کے کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
موجود جو ہو شرک سے بے خلل ہے میں بدعتی جو کہتا ہے سنے بہلا کیونکر ہو اسکو نسبت سنی	وہ بے کا معنا ہے رحمان والا غلط آپکو وہ بتاتا ہے سنے وہ بے کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا نہذریغیر اللہ کے گہر میں آئے کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
جنہیں بدعتی بولتے ہیں بے مخالف نبی اور مخالف صحابہ وہ بے کہے سنے پاک دین کو	مطیع وہ نبی ہیں یہ وہ صحابہ وہ بے کا معنا ہے رحمان والا شفاعت کا منکر کہے مومنین کو	یہ سب بدعتی ہیں ہوائی لہا بے کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
بہلا کیا کہی کوئی اس اہل کبر کو غم و شادی چمکے ہنود و نمکی نہ کریں تہم ہکو مجنون کی مانند	وہ بے کا معنا ہے رحمان والا حقانہ ہو چکا ہو دو نمکی مانند وہ بے کا معنا ہے رحمان والا	کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا لباس و چلن چمکا کر دو نمکی مانند کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا
یہ سب گفتگو حاسدن کی غلط ہے محض فترا جو بڑا بہتیاں غلط ہے	یہ شر اور غلو مفسدین کی غلط ہے وہ بے کا معنا ہے رحمان والا یہ تہمت شریر دو نمکی یا لکل غلط ہے	کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا کچھ اور ہے سمجھتا ہے شیطان والا

یہا ہمنے مانا اے چکر پرتو	کر سو بدین بی اور سنی تمہیں سو	نعل اور پنجہ کو ثابت تو کر دو
نذر غیر اللہ کو جائز تیا دو	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
قبر کا طواف اور غسل ورمیلا	چہ ماہی و برسی چپٹی و چٹلا	کھڑی جو کے گنگنہ و جلا و سہرا
فقہ کے کتابوں میں کس جا ہو تبار	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
ہندین کے وہ بے جنہیں تم سو کہتے	وہ سب ہم کو غیر جائز ہندین کہتے	حدیثوں سے اور فقہ سے ہین تیا
تم جیسے منہ نہ دریاں ہین کرتے	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
ارسی شعلے کہول مغربی کہے	یا تو ضیغ و تلویح دہندیاں تبار	شرح سلم و بازغہ اور صدر
رواجی مسائل کسی ہین ہی تبار	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
تمہاری ہندین دین کا کچھ ٹھکانہ	ہندین ٹھکو معلوم اپنا بھکانہ	ہی ہیکانہ الا تمہارا دیوانہ
تمہارا ہی مذہب نیا اور زمانہ	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
ہمارا خدا ایک محبوب و برحق	ہندین سکسا چھٹی میں مہلتر	کلام اسکا قرآن بنی اسکا جرق
نامی صواب نبی کے ہین جرق	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
وہ بے ہندین پوچھے شیخ سید	برسی کا طبق جائز ہین ہندین	نہ میران کا کہہ کہی کہتے ہین
ہندین بہرے وہ گھوٹ پالسیوں	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
کہلاتے ہین لد فقیر و گدا کو	ثواب اسکا پہنچاتے ہین تھکو	ہندین پڑھتے گنگے بالہ و قفل کو
ہندین مانتے تغزیہ اور غسل کو	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
بالصاف دیکھو تو ہو کون منکر	شفاعت و سنت کا ہو کون منکر	فقہ اور حدیث کو کھائی کون منکر
امامت کرامت کا ہو کون منکر	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
تمہیں منکر انبیا ٹھرتے ہو	تمہیں منکر اولیا ٹھرتے ہو	تمہیں منکر رہ ہدی ٹھرتے ہو
شیاطین کے تم پیشوا ٹھرتے ہو	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
خدا کے نذر ہو خدا کے عبادت	دہی ہو برآرندہ جملہ حاجت	خلیفہ بہر چار کے حق خلافت
نہیدین میں ہی برحق عبادت	وہ بے کامعنا ہو رحمان والا	کچھ اور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
نبی کے حق ہو نبی اور مسکات	امان حق اور برحق امامت	تامی ولی کے ہی برحق کرامت

سو ہمنے مانا اے چکر پرتو
نذر غیر اللہ کو جائز تیا دو
قبر کا طواف اور غسل ورمیلا
فقہ کے کتابوں میں کس جا ہو تبار
ہندین کے وہ بے جنہیں تم سو کہتے
تم جیسے منہ نہ دریاں ہین کرتے
ارسی شعلے کہول مغربی کہے
رواجی مسائل کسی ہین ہی تبار
تمہاری ہندین دین کا کچھ ٹھکانہ
تمہارا ہی مذہب نیا اور زمانہ
ہمارا خدا ایک محبوب و برحق
نامی صواب نبی کے ہین جرق
وہ بے ہندین پوچھے شیخ سید
ہندین بہرے وہ گھوٹ پالسیوں
کہلاتے ہین لد فقیر و گدا کو
ہندین مانتے تغزیہ اور غسل کو
بالصاف دیکھو تو ہو کون منکر
امامت کرامت کا ہو کون منکر
تمہیں منکر انبیا ٹھرتے ہو
شیاطین کے تم پیشوا ٹھرتے ہو
خدا کے نذر ہو خدا کے عبادت
نہیدین میں ہی برحق عبادت
نبی کے حق ہو نبی اور مسکات

جہنم میں ہر جہنمی منکر کے شرارت	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
نبی کو نبی جانتے ہیں وہ	صاحب کو حق جانتے ہیں وہ	ولی کو ولی جانتے ہیں وہ
بڑے پیر کو جانتے ہیں وہ	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
شعاعت کرامت کا منکر ہر کافر	نبی کے طریقے کا منکر ہر کافر	بڑے پیر کو جو کہہ بد بہن والا
مسلمان پر تہمت لگاتا ہر کافر	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
سمجھتا نہیں حق کو حق جو ہر مرتد	وہ بھگتا ہوا لوگوں کو جو ہر مفسد	غافل والے اسلام میں جو توالا
ابو جہل کا بھی وہ کافر ہی مرشد	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
حسن بند کراب زبان قلم کو	کہا تنگ سمجھا دیکھا مفسد کو	نہیں فائدہ ہو گا کچھ جانوالا
عجب کیا زیادہ شرارت ہو انکو	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
دعا کر خدا سے کہ اسے رب اکبر	تصدق محمد شفیع روز محشر	مسلمان عاجز ہیں اپنا کرنا والا
کہہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
فریاد رسواں خنایوں سے	یہی مروانیوں کے جھلنا زلیوں سے	نہیں دینی شریعت کے بوجھ لوالا
بیچا نا خدا یا بھی لمحہ دن سہی	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ بے تصدق کریں جان غیاپر	تصدق شفیع الاحم مصطفیٰ پر	تصدق سب اصحاب اہل صبر
تصدق کریں آل خیر الوار پر	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
خدا سے وہ خوش انور راضی خدا پر	خوشی کا سبب ہو مصطفیٰ پر	انہوں سے بھی میں روشن باد پر
عوض اسکا فردوس اعلیٰ جزا پر	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
سود لگاتے تھا وہ دہلے	یہ پیر و نبی میں یہ پیر و صحابے	کرین قتل یا قید انکو لھانے لکو
نہ پوچھنے کے حق کے سوا یہ وہ دہلے	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
دعا کے یہ حضرت زامی میر غفا	نہ کر یو مری قبر کو بت نوز نہاں	کہ تا اسکو پوچھیں نہ اگر کے پرانے
جو پوچھ رہے کافر ہو بدکار سردار	وہ لے گا مٹا ہوا رحمان والا	کچھ آؤ رہی سمجھتا ہوں شیطان والا
نزا اور جہنم پوچھو میں ہو کیاں	پوچھنے کے یا غیر کے ہو ہر لہان	جو پوچھیں نہ ان کو حق میں صبر مانا

پوچھو جہنم میں ہر جہنمی منکر کے شرارت
 پوچھو نبی کو نبی جانتے ہیں وہ
 پوچھو بڑے پیر کو جانتے ہیں وہ
 پوچھو شعاعت کرامت کا منکر ہر کافر
 پوچھو مسلمان پر تہمت لگاتا ہر کافر
 پوچھو سمجھتا نہیں حق کو حق جو ہر مرتد
 پوچھو ابو جہل کا بھی وہ کافر ہی مرشد
 پوچھو حسن بند کراب زبان قلم کو
 پوچھو عجب کیا زیادہ شرارت ہو انکو
 پوچھو دعا کر خدا سے کہ اسے رب اکبر
 پوچھو کہہ انکو تو مضبوط راہ نبی پر
 پوچھو فریاد رسواں خنایوں سے
 پوچھو بیچا نا خدا یا بھی لمحہ دن سہی

نہیں انکو ایمان آئے یہاں
تمازین اگر فوت ہوں کچھ ہو
چلے جا ہی بخشے وہ مالک سے خفا
تو پھر دوزخی ہی نہ ہو کوئی بدکا
غضب ہی کہ ملاؤں دین بویا
کہیں حکم اقدام کا انسے ہوا
یہ ہو گفتگو حق میں مشرکین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل دین کے
یہ اہل گفتگو حق میں حجت گرین ہو
حق مشرکین بلکہ سب ملحدین ہو
بڑی بہائی ملوک ہیں پر نڈات
جبر خیشون لیتے ہیں بدذات
ہیں پیچھے لین سالیانہ مقرر
نہیں انکا کچھ دور آج
مرد انکو جو ہیں کہیں انکو باہم
ہم ہی ہو مگر خفا رخت کے اسم
نہیں گہر میں پودہ دریا پیر سے
نہیں کرنا الفت مار در چہ سے
و طبیعت پڑ ہیں پیر پر دھلے کا
کہیں اور دیکھتے ہیں یہ سب جا
فراغت یہ جب پا لہہ پوجا پیر
جو بہائی میں کوئی اسودہ پہلا
نہر انکو آئیں باہر سو آئے

لغز چور کہلے میں ہرین ملو
وٹے کا معنا ہو رحمانو
زمین زمانکا وہی ملگیا خفا
وٹے کا معنا ہو رحمانو
غضب انکے فتویٰ ہو شیطانو
وٹے کا معنا ہو رحمانو
نہ حقانیوں کے نہ راہ یقین کے
وٹے کا معنا ہو رحمانو
حق دین اسلام کے مشرکین کے
وٹے کا معنا ہو رحمانو
طوائف مرید انکو ہوتے ہنرات
وٹے کا معنا ہو رحمانو
مریدن پلیڈن سو نڈات برتر
وٹے کا معنا ہو رحمانو
تہار جو گناہ بخشو اینکے سبب
وٹے کا معنا ہو رحمانو
بہو بیٹو انکو نہیں شرم انسے
وٹے کا معنا ہو رحمانو
خدا کے سوا شیخ پیر ولی کا
وٹے کا معنا ہو رحمانو
مرید و نکو حکم گدی بجا تین
وٹے کا معنا ہو رحمانو
کہ منشی کے گہر میں لگا ہی بلا

بلا و متعجب کو دوسرین بہادر
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
مگر جبکہ ملان کے بخشش ہو ہی مار
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
سمجھ شیخ جلیان پہ تہمت ہو گویا
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
نہ طامی فخر اول و آخرین کے
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
حق پر ملاؤن احداث دین ہو
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
نیا ڈانگی نڈر ہی کہلائی دی ست
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
نہیں شرم انکو نہیں ننگ لے ڈر
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
نہیں قبر اور حشر کا نگو کچھ غم
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
کہیں پیر دی جو تعویذ لے
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
مثل بند و ن اسم بچمن جی کا
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
کہا کٹ کے نتیج کے وہ دام لائیز
کچھ آؤر ہی سمجھتا ہو شیطانو
سرخ جی نشی سو نہ تن میں سکا

نہیں انکو ایمان آئے یہاں
تمازین اگر فوت ہوں کچھ ہو
چلے جا ہی بخشے وہ مالک سے خفا
تو پھر دوزخی ہی نہ ہو کوئی بدکا
غضب ہی کہ ملاؤں دین بویا
کہیں حکم اقدام کا انسے ہوا
یہ ہو گفتگو حق میں مشرکین کے
نہ اہل شریعت کسی اہل دین کے
یہ اہل گفتگو حق میں حجت گرین ہو
حق مشرکین بلکہ سب ملحدین ہو
بڑی بہائی ملوک ہیں پر نڈات
جبر خیشون لیتے ہیں بدذات
ہیں پیچھے لین سالیانہ مقرر
نہیں انکا کچھ دور آج
مرد انکو جو ہیں کہیں انکو باہم
ہم ہی ہو مگر خفا رخت کے اسم
نہیں گہر میں پودہ دریا پیر سے
نہیں کرنا الفت مار در چہ سے
و طبیعت پڑ ہیں پیر پر دھلے کا
کہیں اور دیکھتے ہیں یہ سب جا
فراغت یہ جب پا لہہ پوجا پیر
جو بہائی میں کوئی اسودہ پہلا
نہر انکو آئیں باہر سو آئے

نہو ساقہ جام و جان جلد جا سو	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
مکلف مان فرشتہ بلعین لگو ہوں	مکلف کے عورات سب منظر ہوں	اُس کو دیکھ کر کسے سب نہ کہہ کر ہوں
کوئی پاؤں پر گر پڑے کچھ کچھ ہوں	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
کہہ دی بعد اتم کو ایک بد ذات	میں اُسی تہا سرِ سنو میر جو حال	میں ہوں جائے ہم کو تہا ذیہ بات
بیتے ہو کہہ دختر ویا پسہ نہ نشات	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
اویس وقت وہ فالنامہ مٹھا کر	مہین اُس کی خانو میں اٹھ کر	کہیں پیر چو اُس کو دے لے بنا کر
تیرے پسہ ہونڈر گد ان لا کر	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
اسی طرح سب از اپنا تباہ دین	کہہ تی تجر غم کوئی نہا دینی	غرض سب کو سب کچھ کہیں اور لگا دین
سنا پکے یہ شے کہا دین	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
اگر شے جیو تر کہے کوئی یہ بات	ہو تر اشد تنی کو گدے تر برسات	تہیں فکر و غم اسکا رہتا ہو نہ بات
نطاح اسکا کر و تو ہر یہ بُری بات	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
اٹھانا مال تیرا ہی چرنا صیہ	کہیں نشی جیہ اُس کو گناہ ہو	سہین بات پہر ایسی کہتا سمجھ کر
نطاح نہ کہے کہے کہیں میں اکثر	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
وہ چکر کرتے نشی جیہ ہو طہا	نہ کھے کھڑ کا کر و صاف اقرار	نہ ظالم نہ تانا نہ ہو تم پر ہیکار
بلا ریب منت کا شکر توفی النہا	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
کہیں نشی ہو ہم میں شہ جازی	نہیں رسم نہانی نطاح کی ہیکار	نہیں بیخ ہم بلکہ شرفا میں ہیکار
ہمارے ہین عقل ہم جیہ مار	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
غرض یہ کہیں لے لے اسی تباہی	مغل تید و شیعہ و افغان و تہا	نہیں حشر کا غم کہ ہو دوسیا
کر نیچے و دیگر حق منت یہ دہا	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
رسول خدا کا مراتب ہو ہر تر	بشر کے بل نشی ہوں ہر کر	حسب نیک شیعہ و سید یہ ہیکر
زیادہ بہرین ہم شرافت کا اُپنر	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا
نطاح و خزان میں رسول خدا کا	رقیہ و کثوم ہر دو معنا کا	ہو ابا ر ثانی ہر ان پیشو کا
شریفانہ و بکر ہر دشمن خدا کا	و طے کا معنا ہو رحمان والا	کچھ اُور ہی سمجھتا ہو شیطان والا

<p>ہوئی چار شاہی تھی اس وقت تک کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا مخالف ہی اب ہوئی شیخ گمراہ کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا ہر سب سے بڑا کہہ دین اتر سہاٹی کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا یہ فرادہ ظالم عربیت میں اب اضافہ کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا بڑے دیکھتے ہیں یہ آگاہی شیطان کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا بدرائے دلوں شرفا کہا دین کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا کہیں المذبح خج ہی سوتی اس کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا کہیں غیب یہ بات ہو یہ نہو گے کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا بخومی شکونے رمائی کو مردود کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا سمجھنے غیب نے کا دعویٰ ہر گز کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا مگر حوریتیں انکی جو ہیں بد انجام کچھ اور ہی سمجھتا ہے شیطان تو انا زیادہ طوائف سے فحشیں نکالیں تو</p>	<p>جگر پارہ فاطمہ رہنما کے دہانے کا معنا ہے رضا تو انا کیسکونہ انکار تھا ایسے ذرہ دہانے کا معنا ہے رضا تو انا شریعت ہو گہر کے انھوں نے بجا دہانے کا معنا ہے رضا تو انا جہنم کے جانیکی کر لے بدین صا دہانے کا معنا ہے رضا تو انا حرام انکی ہاؤ دلتی ہوتا ہے کچھ دہانے کا معنا ہے رضا تو انا اگر حمل ٹہرے تو کچھ گراوین دہانے کا معنا ہے رضا تو انا کرین گیا رہوین خاص انکی نفی دہانے کا معنا ہے رضا تو انا ہرین در بدر تھم شیطان سب گے دہانے کا معنا ہے رضا تو انا رہا خوار زانے شرانے کو مردود دہانے کا معنا ہے رضا تو انا نہیں غم قیامت کا ان شر کو نکو دہانے کا معنا ہے رضا تو انا وہ گادین بجاوین کین فحش نکام دہانے کا معنا ہے رضا تو انا طوائف میں ہر سہر میں گانے میں تو</p>	<p>نواستہ بدینہ مصطفیٰ کے پڑے اسکے مشکوٰۃ لغت حدیث سوا اسکے اصحاب کے ہی ہیں راہ جگہ انکی ہر افضل السالکین راہ مسلمان یہ دین اچھو تو نکو رہا ہی نکاح عیسیٰ گو بندہ کے بہائی صریحاً یہ بتی بہین حضرت انکی شیاطین کے پیرو کا دعویٰ ہے سب صریح ترک سنت سے انکو ہے نقصان دل جان انکی شرافت پر تو مان شبہ روز بدکاران یہ کراوین نہ کرنے نکاح کا ہی شرہ باوین وظیفہ بڑے میں شیطان نہ بڑے میں یا علی یا علی ورد واد ہرین ہرین گلیا تہہ میں لیکے گے جو قائل ہیں انکو وہ کافر ہیں گے دہانے کہیں خاوری کو مردود مخالف شریعت نبی سب کو مردود نہیں شرک ہے غم ان کا فرد کو نہیں کم یہ فحش کا دوسرے بد خو بہا گویں طوائف جنہا میں ہیں طوائف سے بڑے کردہ گادین ہر شام توحیت آتا ہے تو گوئی ہم کو</p>
---	--	--

